Vol. II
No. 3

Friday,
20th August, 1954.

सत्यमेव जयते

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

PAGES

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, the 20th August, 1954

The House met at half past Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS & ANSWERS.

(See Part I)

Motion for Adjournment Re: Communal Disturbances at Nizamabad

مسٹر اسپیکر:— شری اخترحسین نے جو اڈجورنمنٹ موشن پیش کیا تھا اوسکے بارے میں کل اور پرسوں کچھ گفتگو رہی اور مباحث بھی ہوئے۔ اس سلسلہ میں دونوں جانب سے احتیاط برتنے کا وعدہ پہلے ہی ہوچکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موشن پر بحث کے سلسلہ میں کافی احتیاط برتنی چاہئے۔ ظاہر ہے کہ لا اینڈ آرڈر مینٹین کرنے کی کوشش گورنمنٹ کی جانب سے کیجاتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اوس سے بھی زیادہ ذمہ داری اس اسمبلی کے ممبروں پر عائد ہوتی ہے۔ چونکہ اسکے سلسلہ میں سبجوڈیس (Sub-judice) معاملات بھی ہیں اسلئے اسکی پابندی کرنی چاہئے کہ کسی شخص کا نام وغیرہ نہ لیا جائے اور جو معاملات سبجوڈیس ہیں آن پر ڈسکشن نہ کیا جائے البتہ گورنمنٹ کی پالیسی کے بارے میں ڈسکشن ہوسکتا ہے۔ ہمارے پاس رولنگس ہیں کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے بارے میں ڈسکشن ہوسکتا ہے۔ ایک رولنگ اس طرح کی ہے۔ اسٹر بھی میں نے کوشش کی کہ نظائر فالو (Follow) کروں۔ میں نے ایسے واقعات دیکھنے کی کوشش کی لیکن ایسے واقعات دستیاب نہیں ہوسکے۔ پھر بھی ہمارے جو رولس ہیں ان کے لحاظ سے اور آنریبل ممبرس کے حسب خواهش چند لیمیٹیشنس (Limitations) رکھکر اجازت دیجاسکتی ہے۔ ڈسکشن کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ جب تک کہ کسی نافذالوقت قانون کی خلاف ورزی نہ ہو میں اس وقت تک اسکی کوشش کروں گا کہ ہر چیز کے بارے میں ڈسکشن ہو البتہ سبجوڈیس معاملات کے بارے میں کوئی بحث نہیں ہونی چاہئے۔ جو معاملات عدالت کے سامنے آگئے ہیں ان کو چھوڑتے ہوئے اس پر بحث کیجائے تو میں اسکی اجازت دیتا ہوں۔ اس بارے میں سنٹرل اسمبلی کی جو رولنگ ہے وہ یہ ہے کہ

An adjournment motion relating to the wholesale riots and arrests in several places in India which was sought to be moved in the Central Assembly to discuss the policy of

Government and not the merits of the case was held to be in order

گویا میریٹ آف دی کیس (Merit of the case) کے بارے میں کوئی ڈسکشن نہیں ہوگا - جنرل پالیسی (General Policy) کے بارے میں ڈسکشن (Discussion) ہوسکتا ہے -

رول (۳۰۱) میں یہ بتلا یا گیا ہے کہ -

"The debate on the motion, if not earlier concluded, shall terminate after one and half hours and thereafter no question in respect of the motion shall be put."

Rule 102(2) says: "After the member has asked for leave of the Assembly to move the motion, the Speaker shall read the motion to the Assembly and ask whether the member has the leave of the Assembly. If objection is taken, the Speaker shall request those members who support the motion for adjournment to rise in their seats; and if 30 members rise accordingly, the Speaker shall intimate......."

ظاہر ہے کہ ایسا موشن ووٹ پر نہیں رکھا جائیگا لہذا میں اسکی اجازت دیتا ہوں -

Shri Syed Akhtar Hussain (Jangaom): I beg leave of the House to move the motion for adjournment given notice of by me no 18th August, 1954.

Mr. Speaker : The question is :

"That leave be granted to move the motion for adjournment namely that on the date of 15th August 1954, a communal disturbance had taken place at Nizamabad proper resulting in the loot and arson of hundreds of houses of a community. Persons numbering more than 400 have been grievously injured. these deplorable incidents have taken place because of the failure of the Police Officials on the spot to check the goondaism in time. The situation is not yet under control. Nine more houses and some shops had been set on fire on 16-8-1954 even after the curfew was imposed. This communal tension is spreading to the other areas of the District as Armoor, etc., due to the callousness of the administration. This sort of provocation is likely to spread to other areas endangering the peace and order of the State. As this matter is agitating the minds of the peace-loving citizens of Hyderabad State as a whole, therefore it is highly essential to take effective steps in this regard and to give immediate relief to the victims."

This is, therefore, a matter of recent and urgent public importance and should be discussed in the Assembly on 18-8-1954.

The Deputy Minister for Home, Law and Rehabilitation: (Shi Shrinivas Rao Ekhelikar) : Mr. Speaker Sir, I take objecɔion bo gran'ing the leave.

Mr. Speaker : Now those who are in favour of to granting leave|may rise in their seats.

(More than 30 Members rose in their seats in support of the motion).

Mr. Speaker : Leave is granted. The business of the House will be adjourned at 6-30 p. m. and the discussion will begin. I wish to state again that I would like the Members to bear in mind that care should be taken to see that the matter subjudice shall not be referred to and no names shall be mentioned during the discussion on the motion.

Cosideration of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill, 1953

Clause 5

Mr. Speaker: Yesterday the House was discussing Clause 5 of the Bill and Messrs. V. D. Deshpande and Udhavarao Patil moved their amendments...............

ڈپٹی منسٹر فار میڈیکل ، پبلک ہیلتھ اینڈ رورل ری کنسٹرکشن (شری بھگونت راؤ گاڑھے) :- کل اسپر تقریریں بھی ہوچکی ہیں -

شری کے - اننت ریڈی (بالکنڈہ) :- مسٹر اسپیکر سر - اس بل کے کلاز (۵) کے بارے میں کل یہاں جو ڈسکشن ہوا اسکے بارے میں ایک جانب سے یہ کہا گیا اور جن صاحب نے امنڈمنٹ پیش کیا انہوں نے بھی کہا کہ کلاز (۵) غیرضروری ہے اور اسمیں امبی گیوٹی (Ambiguity) پائی جاتی ہے - کیونکہ کلاز ۴ میں درخواست پیش کرنے کی جو مدت رکھی گئی ہے وہ تین مہینے کی ہے- اس لحاظ سے فریقین کے اسٹیٹمنٹ داخل کرنے کے لئے جو مدت دی گئی ہے اسکے باوجود کلاز (۵) میں بتایا گیا ہے کہ

"Notwithstanding that no application has been filed under Section 4......"

اگر سکشن ۴ کے لحاظ سے درخواست داخل نہیں کی گئی ہے تو پھر بھی دائن اور مدیون اسٹیٹمنٹ داخل کرنے کی نوٹس دے سکتے ہیں اور اسکی کاپی عدالت میں داخل

کیجانی چاھئے ۔ ٹائیم کے گزرنے کے بعد فریقین کو مہلت دینگے اور ظاھر ھے کہ عدالت میں کاپی جانے کے بعد آگے اسپر کیا کارروائی ھوگی اسکی کوئی صراحت نہیں ھے ۔ اس لحاظ سے یہ دفعہ بے معنے ھوجاتا ھے۔ اسکی وضاحت میں اس طرف سے ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اسکا مقصد یہ ھے کہ جہاں اندرون میعاد درخواست دینے کی گنجائش ھے، وقفہ ھے، موقع ھے ، تو الگ نوٹس دینے کا پراویژن نہیں رھتا اسلئے یہ پراویژن رکھا گیا ھے۔ لیکن سابقہ پائیلٹ آف دی بل (Pilot of the bill) جو ھیں انہوں نے وضاحت کی کہ یہ یوں ھی رکھا گیا ھے تاکہ فریقین ایک دوسرے کے حسابات جاننے کی کوشش کریں ۔ جاننے کی کوشش کرکے کیا کرینگے؟ جب درخواست پیش کرنے کی مدت ختم ھوجائیگی تواسکے بعد حاصل کچھ نہوگا ۔ کسی کو رلیف (Relief) ملنےوالی تو نہیں ھے تو پھر اس قانون میں اس دفعہ کے رکھنے کی کیا ضرورت ھے ؟ ھاں ایک صورت اس میں یہ بتائی گئی ھے کہ سب سکشن ۳ میں دفعہ ۴ کی بجائے ۵ ھو تو اسکا مفہوم ٹھیک ھوجاتا ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ وہ بحث بھی صحیح نہیں ھے ۔ یہاں سکشن ۴ کی بجائے سکشن ۵ رکھیں تو اخراجات وغیرہ کے دلانے کے بارے میں جو کہا گیا ھے وہ بے معنے ھوجاتا ھے ۔ عدالت کوئی کارروائی سکشن ۵ کےتحت نمبر پر نہیں لیتی تو پھر اخراجات دلانے کا سوال ھی پیدا نہیں ھوتا ا سلئے اوس طرف سے جو تعبیر کی جا رھی ھے وہ غلط ھے۔ دفعہ ۵ جو رکھا گیا ھے وہ بے معنے ھے ۔ اسلئے اس دفعہ کونکال دیا جائے یا آنریبل منسٹر اسکی وضاحت کریں کہ وہ اس دفعہ کو کیوں رکھنا چاھتے ھیں؟

شری اناراؤگن مکھی (افضل پور) :— مسٹر اسپیکر سر ۔ جہاں تک کلاز (۵) کاتعلق ھے واقعی طور پر تھوڑی سی غلط فہمی ھوسکتی ھے ۔ لیکن کلاز نمبر ۴ میں یہ بتایا گیا ھے کہ ۔

Notwithstanding anything contained in section 3 an application made under this section shall contain the amounts and particulars of all debts specified in that section due by the debtor.

فرض کیا جائے کہ کوئی ڈیٹر (Debtor) یا کریڈیٹر (Creditor) ایسا ھے جو پرٹیکولرس (Particulars) نہیں دیتا ۔ یعنی تاریخ معاھدہ کی تفصیل نہیں دیتا یا دیگر تفصیلات نہیں دیتا بلکہ صرف اپنا نام یا اپنے باپ کا نام لکھدیتا ھے ۔ یا تھوڑی بہت رقم لکھدیتا ھے ۔ تو اس ایکٹ میں یہ پابندی نہیں ھے کہ ایسی درخواست جو غلط طور پر پیش کیگئی ھے اور جس میں تمام پرٹیکولرس نہیں ھیں ۔ اڈرس (Address) صحیح نہیں ۔ باپ کا نام صحیح نہیں اگر ایسی درخواست پیش ھو تو کیا اسکو خارج کیا جائے۔ اس لئے (۵) کا صاف مطلب یہ ھے کہ جہاں کریڈیٹر عدالت کے سامنے درخواست گزار بنتا ھے تو ڈیٹر کو نوٹس کے ذریعہ تفصیلات طلب کرنے کا حق پیدا ھوجاتا ھے ۔ اس کا بھی امکان ھے کہ ڈیٹر درخواست پیش کرتا ھے لیکن اس میں پورے کریڈیٹرس کا نام ظاھر کرنے کی بجائے صرف ایک دو کریڈیٹرس کا ھی نام ظاھر کرتا ھے ۔ یا قرضہ زیادہ ھے کم بتاتا ھے ۔

شری انت ریڈی :— اگر ایسا ہے تو

Notwithstanding the fact that......

کی بجائے

After the application has been filed under Section (4).

رکھا جاسکتا ہے اور یہ پروسیجر اڈاپٹ (Adopt) کیا جاسکتا ہے ۔

شری اناراؤ گن مکھی :— اس کے معنے صاف ہیں ۔

Inspite of the fact that the debtor has not filed any application creditor will give notice to the debtor. The application must be there before the court.

اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اگر کورٹ میں ڈیٹر اپلیکیشن (Application) دے تو کریڈیٹر کو حق پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ نوٹس کے ذریعہ تفصیلات معلوم کرے اگر کریڈیٹر درخواست دے تو ڈیٹر کو حق پیدا ہوجاتا ہے کہ اور وہ اندرون مدت دو ماہ انفرمیشن (Information) داخل کرسکتا ہے۔ لیکن یہ بھی صورت ہوسکتی ہے کہ نہ کریڈیٹر اور نہ ھی ڈیٹر عدالت میں رجوع ہوتا ہے ۔ اور مدت بھی ختم ہوجاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر مدت نہ رکھی جائے تو پانچ سال کے بعد بھی نوٹس دے سکینگے ۔ یعنے ڈیٹ اکسٹینگوش (Extinguish) ھی نہیں ہوگی ۔ جیسا کہ اس وقت انٹرپرٹ (Interpret) کیا جارہا ہے۔ اگر دونوں بھی درخواست عدالت میں نہ دیں تو وہ دونوں ایک دوسرے کو نوٹس بھیجکر (ڈیٹ کینسیلیشن ایکٹ کے تحت) اوسکی نقل کورٹ کو بھیج سکتے ہیں ۔ اور اسطرح انکی ذمہ داری ختم ہوجائیگی ۔ لیکن ایسا نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ........

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) :— الفاظ سے مطلب نہ نکالئے ۔

شری اناراؤ گن مکھی :— مطلب یہ ہے کہ اس ایکٹ کا عین مطلب نکالنا چاہئے انٹرپرٹ کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہونا چاہئے کہ گریمٹیکل مینگ (Grammatical meaning) ھی دیکھی جائیں ۔ اگر (۴) کے تحت کوئی درخواست پیش نہیں کی گئی تو پھر کورٹ کو نوٹس دینے کا یا کورٹ کو فرام ٹائم ٹو ٹائم (From time to time) اکسٹنشن (Extension) دینے کا جو اختیار دیا گیا ہے وہ بیکار ہوجاتا ہے ۔ اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ درخواست زیر غور رہتی ہے لیکن درخواست گزار نے سارے تفصیلات درخواست میں درج نہیں کئے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا اس بل میں کوئی ایسا دفعہ ہے جس کے تحت یہ حکم دیا جاسکے کہ چونکہ تفصیلات نہیں دی گئی ہیں اس لئے درخواست خارج کردی جائے۔ ایسا کوئی پراویژن نہیں ہے۔ اوسکے علاوہ آئندہ دفعہ میں ۱۰ ہزار قرضہ کا تعین کیا گیا ہے ۔ اختیار سماعت کا سوال پیدا کرنے کے لئے اوس سے کم بھی بتایا جاسکتا ہے اور اوس بناء پر یہ درخواست عدالت سے کیجاسکتی ہے کہ درخواست خارج کیجائے۔ نوٹس دینے کا حق تو صرف نان اپلیکنٹ (Non-applicant) کو ہے۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) :— مسٹر اسپیکرسر ۔ کل سے اس کلاز (٥) پر بحث چل رہی ہے ۔ میری یہ رائے ہے کہ دفعہ (٥) اس ایکٹ میں نہیں جڑتا ۔ اگر جڑتا بھی ہے تو وہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے ۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ دفعہ (٥) کا کوئی تعلق دفعہ (٤) سے نہیں ہے ۔ اور اس امر پر ہم لوگوں کو اختلاف رائے نہیں ہے ۔ دفعہ (٥) کے تحت جو نوٹس دیجائیگی خواہ وہ کریڈیٹر کی جانب سے ہو یاڈیٹر کی جانب سے تین ماہ کی مدت گزر جانے کے بعد اس قسم کی نوٹس دیجاسکے گی ۔ کیونکہ اس میں کہیں بھی اس قسم کی نوٹس دینے کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ دفعہ (٥) " سبجکٹ ٹو سکشن (٤) " نہیں ہے ۔ بلکہ یہ دفعہ خود اپنی جگہ انڈپنڈنٹ (Independent) ہے ۔ اس کا تعلق نہ تو دفعہ (٤) سے ہے اور نہ آنے والے دفعات سے ہے ۔ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ اس کا تعلق نا منظوری عرضی دعوی سے ہے غلط ہے ۔ دفعہ (٤) میں اماؤنٹ (Amount) سے متعلق کوئی پروسیجر (Procedure) معین نہیں کیا گیا ہے ۔ اور اگر دفعہ (٥) کی شکل عرضی دعوی کی نامنظوری کی شکل ہو تو بھی دعوی نہیں کیا جاسکتا ۔ (٥) کے الفاظ اس طرح کے ہیں کہ تین ماہ کی مدت گزرنے کے بعد نوٹس دیجائیگی ۔ تو اس کا کیا مطلب ہے ۔ دفعہ (١٦) کے لحاظ سے تین ماہ کے اندر درخواست نہ پیش کی گئی تو جملہ قرضہ جات ساقط ہو جائینگے ۔ لیکن (٥) کے تحت یہ تین ماہ کی مدت گزر جانے کے بعد مرے ہوئے قرضوں کو زندہ کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے ۔ لیکن پھر اس طرح سے زندہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا اور کس طریقہ سے پروسیڈ (Proceed) کیا جائیگا اس سلسلہ میں کوئی پروسیجر دفعہ (٥) کے بعد دفعہ (٦) سے لیکر آخری دفعہ تک نہیں ہے ۔ اور دفعہ (٥) کا تعلق پورے ٦٠ - ٦٥ دفعات میں سے کسی سے بھی نہیں ہے ۔ یہاں پر یہ دفعہ بالکل بے معنی ہو جاتا ہے ۔ آپ اس کو خواہ مخواہ یہاں بٹھانا چاہتے ہیں لیکن وہ یہاں بیٹھتا نہیں ۔ لیکن جو امنڈمنٹ پیش کی گئی ہے اوسکے ذریعہ تین ماہ کے اندر سبجکٹ ٹو سکشن (٤) یعنی (٤) کے کنٹرول میں اس کو لیا جاسکتا ہے ۔ اس امنڈمنٹ کو قبول کرنے سے ہی دفعہ (٥) کا مطلب نکل سکیگا ۔ اگر آپ قبول نہ بھی کرینگے تو دفعہ (٥) اپنی موت آپ مرجائیگا ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— مسٹر اسپیکرسر ۔ کلاز (٥) کے بارے میں کل سے مباحث ہو رہے ہیں ۔ مختلف طور پر اس کلاز (٥) کو انٹرپرٹ کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ میں یہ چیز واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اس بل میں اس کلاز کو جو رکھا گیا ہے وہ بمبئی کے ایکٹ کی عین نقل ہے ۔ یہ بھی میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں جو غلط فہمیاں مختلف آنریبل ممبرس نے یہاں پر ظاہر کی ہیں اونکی کوئی وجہ نہیں تھی ۔ میں آپ کے سامنے یہ چیز رکھونگا کہ قانون کے اندر استعمال کیا ہوا کوئی لفظ بھی ہرگز بے معنی نہیں ہوتا بلکہ اوسکا کچھ نہ کچھ مطلب ضرور ہوتا ہے ۔ یہاں تو پورا ایک کلاز رکھا گیا ہے ۔ مجھے تعجب ہوتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ غیر ضروری ہے ۔ یہاں پر جمتا نہیں وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ

بھی دیکھتا ہوں کہ کسی آنریبل ممبر کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ وہ اس کلاز کو ڈیلیٹ (Delete) کرنے کی ترمیم پیش کرتے ۔

شری اناجی راؤ گوانے :— پورا کلاز ڈیلیٹ نہیں کیا جاسکتا ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— میں یہ عرض کرونگا اس قسم کی غلط فہمیاں پیدا کرنے کی بجائے اس قانون کو اس اسپرٹ سے دیکھنا چاہئے کہ ہم کسانوں کو قرضے سے کیسے نجات دلاسکتے ہیں ۔ دفعہ (۴) کے تحت یہ حکم ہے کہ وہ لوگ صراحتاً واقعات بیان کریں ۔ اوسکے تحت درخواست پیش کرنے کا حق دونوں کو دیا گیا ہے ۔ جب دائن عدالت میں حاضر ہوگا تو اوس سے تمام واقعات صراحتاً بیان کرنے کی توقع کی جاسکتی ہے ۔ کیونکہ وہ شخص حساب کتاب رکھتا ہے ۔ اوسکو اندازہ رہتا ہے کہ کتنا قرضہ کس کے ذمے ہے ۔ اور اس مسودہ قانون کے تحت اوسکو اسکی پابندی بھی کرنی پڑیگی ۔ لیکن دوسری طرف مدیون کو یہ علم نہیں رہتا کہ اصل میں کتنی رقم اوسکے ذمہ ہے ۔ ساہوکار نے کتنی رقم جوڑا یا لکھا ہے ۔ اس لئے اوسکو بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ تین ماہ کے اندر درخواست پیش کرے ۔ اگر ہم اوسکو درخوست پیش کرنے کا حق دیں اور اس کے ساتھ فراھمی مواد کے لئے کوئی پراویژن اس قانون میں نہ رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دفعہ (۴) کے تحت تو رجوع ہونے کا حق دے رہے ہیں لیکن جو شرط ہم نے رکھی ہے اوسکی تکمیل کے لئے اوسکو کوئی موقع نہیں دے رہے ہیں ۔ پہلے کے دفعہ کو انیبل (Enable) کرنے کے لئے یہ دفعہ پرووائڈ (Provide) کیا گیا ہے ۔ اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ درخواست عدالت کے سامنے نہ بھی ہوتو ہر فریق اس طرح حساب طلب کرسکتا ہے اور عدالت کے سامنے رکھ سکتا ہے ۔ اس دفعہ کے تحت وقتاً فوقتاً مدت میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے ۔ درخواست دینے کے بعد دوسرے فریق کو بھی حق رہتا ہے کہ وہ حسابات طلب کرے ۔ ظاہر ہے کہ یہ دفعہ جو رکھا گیا ہے وہ سہولت کی خاطر رکھا گیا ہے ۔ عام طور پر کسی قسم کا مواد جو دائن یا مدیون کے پاس رہتا ہے اوسکی فراھمی کے لئے یہ دفعہ رکھا گیا ہے ۔

شری شرن گوڑہ انعامدار (اندولہ ۔ جیورگی) :— فرض کیا جائے کہ ایک مدیون حساب طلب کرتا ہے لیکن دائن حساب نہیں دیتا ۔ توکیا ایسی صورت میں عدالت اوسکو حساب پیش کرنے پر مجبور کرسکتی ہے ؟ اس اعتراض کے متعلق آنریبل منسٹر صاحب کچھ بیان فرمائیں ۔

شری بھگونت راؤ گاڑھے :— اگر حساب نہیں دیتا ہے یا تعمیل نہیں کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ دفعہ (۴) کے تحت جو احکام صادر ہونے والے ہیں اوس میں خرچہ نہیں دلایا جائیگا ۔ یہ سب سکشن (۳) میں رکھا گیا ہے ۔ سابق قانون قرضہ دھندگان میں بھی حساب کی فرد دینے کے احکام تھے اگر وہ حساب کتاب عدالت میں نہیں داخل کرتا ہے تو اوس مدت کا سود بھی نہیں دلایا جاسکتا ۔ یہ اس وقت کے قانون میں بھی ہے ۔

یہاں پر بھی یہ چیز رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص اسکی تعمیل نہیں کرتا ہے تو دفعہ (۴) کے تحت کاسٹ دلانے کا جو موقع ہے وہ نہیں دیا جائیگا - یہ چیز سب سکشن (۳) کے تحت موجود ہے- اس لئے آپ کا یہ اعتراض صاف ہو جاتا ہے - میں امنڈمنٹ کے تعلق سے یہ عرض کررہا تھا کہ جو امنڈمنٹ ہے وہ اس وجہ سے ناقابل قبول ہے کہ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا یا وہ مقصد جو اس دفعہ کو رکھنے کا ہے اس سے پورا نہیں ہوتا -

اسکے آخر میں چند الفاظ اضافہ کرنے کے لئے ایک ترمیم پیش کی گئی ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے کلاز کے سلسلہ میں عرض کیا تھا وہ الفاظ غیر ضروری ہیں کیونکہ جو درخواست پیش ہوگی وہ تا بجد علم پیش ہوگی اسلئے یہ غیر ضروری ہے اور اسکو امنڈمنٹ کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا -

ان تفصیلات کے بعد میں عرض کرنا چاھتا ھونکہ اس دفعہ .....

شری اے - راج ریڈی (سلطان آباد) :- پوائنٹ آف انفرمیشن سر - مجھے ایک چیز یہ پوچھنا ہے کہ دفعہ ۴ کے تحت درخواست دیجاسکتی ہے - وہ فریق ثانی سے حسابات طلب کرسکتا ہے- اس کے لئے دو مہینے کی مدت دیگئی ہے یا عدالت جو بھی چاھے اڈجرنمنٹ کے لئے مدت مقرر کرسکتی ہے - ہم کو جو مدت دیگئی ہے وہ صرف چار مہینے کی ہے - ایسی صورت میں دفعہ ۵ کے تحت کارروائی ہونے تک یہ مدت گزر جانے کا اندیشہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حسابات وغیرہ نہ مل سکیں تو درخواست دینا مشکل ہوگا - اسلئے اگر دفعہ ۵ کا مقصد پورا ہونا ہے تو جس تاریخ کو نوٹس جائیگی اسی تاریخ سے اس دفعہ کے تحت کارروائی ختم ہونے تک مدت ملے تو میں سمجھتا ھونکہ زیادہ مناسب ہوگا -

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- یہ بالکل علحدہ مسئلہ ہے- میں یہ کہہ رہا تھا کہ قطع نظر اسکے کہ درخواست پیش ہوئی ہے یا نہیں ہم یہ مدت دیرہے ہیں - جب درخواست دیجائے اور اسکے اندراجات سے متعلق اعتراض کیا جائے تو یہ عذر بھی ہم قابل پذیرائی سمجھتے ہیں - اسلئے میں یہ کہہ رہا ھونکہ دفعہ ۵ میں یہ لازم نہیں ہے کہ فریقین نوٹس دیں - اگر ضرورت ہوتو اسپر کارروائی ہوگی ورنہ نہیں - میں ان تمام مباحث کے بعد یہ عرض کرونگا کہ جو ترمیمات پیش کئے گئے ہیں انکو آنریبل ممبرس واپس لیں اور اصل کلاز کو پاس کریں -

* شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) :- دفعہ ۵ کے جو کنٹنٹس (**Contents**) ہیں اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دفعہ ۴ کے تحت اپلیکیشن دینے کے بعد وہ معلومات حاصل کرنا چاھتا ہے کہ ڈیٹ کی مقدار کیا ہے - لیکن سب کلاز اسطرح رکھا گیا ہے -

> 'Notwithstanding the fact that no application has been filed under section 4'.

Mr. Speaker : Discussion is over.

شری ادھورؤ پٹیل :— میں نے امنڈمنٹ دیا ہے - آپ جواب دینے کا بعض ممبرس کو ایز اے رائٹ (As a right) موقع دئے ہیں اسی طرح مجھے بھی دیا جائے - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس میں اپلیکیشن دینا بھی ضروری نہیں ہے - سب کلاز ۳ اس وقت کے لئے ہے جبکہ اپلیکیشن ہے - اگر اپلیکیشن ہی نہیں ہے تو کیا ہوگا - اسپر لازم نہیں ہے اسلئے میں نے یہ امنڈمنٹ دیا ہے -

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote.

Mr. Speaker : The question is:

"That at the end of line 4 of para (b) of sub-clause (1) add : "to the best of his knowledge"

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

(*a*) That at the end of proviso to sub-clause (1), add the following second proviso :

" **Provided further that the creditors or the debtors, as the case may be, shall cause to serve the notice, within the period of three months, from the commencement of this Act.**"

"(*b*) That at the end of sub-clause (2), add the following: "and such notice shall be deemed to be an application under Section 4."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is

"That clause 5 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Clauses 6 and 7

Mr. Speaker : There are no amendments to clauses 6 and 7. The question is :

"That clauses 6 and 7 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clauses 6 and 7 were added to the Bill.

Clause 8

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) : Sir, I beg to move :

"That in line 1 of sub-clause (1) between the words: 'if' and 'any' insert "during the period of three months after the coming into operation of this Act."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. Venkatramrao : Sir, I beg to move :

"That at the end of sub-clause (6), add :

"but the debts of such creditors as have not applied under sub-section (1) of section 4 shall be deemed to be extinguished as per section 16."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Annajirao Gavane : Sir, I beg to move :

"That in line 1 of sub-clause (2), between 'form' and 'and' insert : "within three months from the commencement of this Act"

Mr. Speaker : Amendment moved.

* श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मिस्टर स्पीकर सर, मेरी तरमीम दफा नंबर ८ के सिलसिले में है। मैंने अपनी अिब्तदाअी तकरीर में यह चीज रखने की कोशिश की थी कि जो कर्जेजात दफा ४ के तहत नोटीस न देने की वजह से दफा १६ का अमल हो कर खतम हो जाते हैं, अुनको दफा ८ के तहत किस हद तक फिर जिंदा करने की कोशिश की जा सकती है। अिस सिलसिले में दफा ८ का जिमन ६, मैं आपके सामने रखना चाहता हूं।

" If the Court is satisfied after recording such settlement that there are other debts due from the debtor which are not included in the settlement, the court shall treat the application made under sub-section (1) as an application for adjustment of debts under section 4. "

मेरा खयाल है कि अिसके माने यह निकलते हैं कि किसी क्रेडीटर (Creditor) के साथ अेक सेटलमेंट (Settlement) हो जाता है तो अुसको अदालत मान ले और अुसके बाद डेटर से पूछे कि अुसे क्रेडीटर को अैसा डेट देना है या नहीं। डेटर जब जवाब देता है कि देना है तो अिसके ये माने हुवे कि अुसके और भी क्रेडीटर्स अैसे हैं अुनके सिलसिले में भी दफा ४ के तहत कारवाही शुरू की जायेगी। अिसके माने यह होते हैं कि कोअी क्रेडीटर जो किसी वजह से दफा ४ के तहत दरखास्त नहीं दे सका है वह या तो किसी दबाव के जरिये या किसी डेटर को गैर

मामूली तौर पर कन्सेशन (Concession) देकर सेटलमेंट के लिये तैयार कर सकता है, और अुसके बाद अुस डेटर की हद तक मुमकिन है कि अुसको कुछ कम रकम मिले। या सोंच लीजिये कि कोअी फर्जी डेटर ही खडा किया जा सकता है और अिस तरह से अेक सेटलमेंट का वाक्या अगर पेश आता है तो अुस सूरत में वह तमाम कवायद जो बाकी क्रेडिटर्स के बारे में किसी डेटर को मिले हैं वह सब दफा ८ के बाद दूर हो जाते हैं और बाकी क्रेडिटर्स के सिलसिले में भी अुस डेटर को मुकाबला करना पडेगा और अिसका अुसकी जायदाद पर भी असर हो सकता है। यह कहा जा सकता है कि अिसके अिमकानात कम हैं। लेकिन आज हमारे मुल्क में देहात के अंदर जो हालात हैं और जो अनपढपन है अुसका खयाल रखेंगे तो अैसा होने के अिमकानात नहीं है, अैसा नहीं कहा जा सकता। मुल्क के अंदर दस पंदरा साल महफूज कौलदार रहने के बावजूद भी किसी सख्ती की वजह से या गुंडों की कारवाही की वजह से या पुलिस के दबाव की वजह से सरेंडरनामे दिये जा सकते हैं और हम अिस तरह की सख्ती रोजाना हर जगह देख रहे हैं। अगर अैसी चीजें होना मुमकिन हैं तो यह भी मुमकिन है कि दबाव लाकर सेटलमेंट किया जा सकता है और अुसके नतीजे के तौर पर बाकी क्रेडीटर्स भी अपना डेट जिंदा कर सकते हैं और अुसका असर डेटर पर हो सकता है। अिस खियाल से कि यह गुंजाअिश बाकी न रहे मैंने जो तरमीम पेश की है अुसमें मैं चाहता हूं कि अिस दफा के जिमन १ में

In line of sub-clause (1) between the word: "if" and "any" insert "during the period of three months after the coming into operation of this Act".

यानी यह कानून अमल में आने के तीन महीने के अंदर अगर अिस तरह से कोअी सेटलमेंट होता है तो अुस सूरत में वह सेटलमेंट अमल में आ सकता है और बाकी क्रेडिटर्स के सिलसिले में दफा ४ के तहत कारवाअी की जा सकती है। अिसलिये मैंने यहां ये अल्फाज बढाने के बारे में सुझाव पेश किया है। यह कहा जा सकता है कि फिर अिस दफा की जरूरत ही महसूस नहीं होगी। चूंकि दफा ९ के तहत अगर कोअी प्रोसीडिंग्ज (Procedings) पेंडिग (Pending) हैं तो अुस जमाने के सेटल्मेंट का आगाज किया जा सकता है और वह अमल में लाया जा सकता है। अगर अैसी दलील पेश की जाय तो वह बिल्कुल गलत है, अैसी बात नहीं है। अगर हम दफा ८ को न भी रखें तो हमने दफा ४ के तहत यह रखा है कि अगर कोअी केस अदालत के सामने हो या प्रोसीडिंग्ज पेंडिग हों तो अुस सूरत में सेटलमेंट की कारवाअी की जा सकती है और बाकी क्रेडिटर्स के सिलसिले में दफा ४ के तहत कारवाअी जारी रखी जा सकती है। लेकिन दफा ८ रखना है तो मैं समझता हूं कि मैंने जो सुझाव पेश किया है अुसके साथ अिसको रखा जाय तो अुसमें जो धोखा है अुसको दूर किया जा सकता है और अगर दफा ४ के तहत कारवाअी नहीं की गअी हो और किसी केस के सिलसिले में सिर्फ सेटलमेंट का आगाज हो जाता है तो बाकी क्रेडिटर्स भी मैदान में आ सकते हैं और दफा ४ के हालात दफा ८ के तहत पैदा हो सकते हैं। और दफा ८ का फायदा अिस तरह से अुठाया जा सकता है। अिसलिये मैं यह सुझाव मेम्बर अिन्चार्ज आफ दी बिल् (Member in charge of the Bill) के सोंच विचार के लिये सामने रखता हूं और अुमीद करता हूं कि अुस पर गौर किया जायेगा। जब कि दफा चार के तहत हमने किसी वजह से तीन महीने की मुद्दत बढाने के बारे में सुझाव पेश किया था तो [illegible] के बारे में हमको [illegible]

अिजहार करते हुअे और अुनके कर्जेजात को जितनी जल्द हो सके अुतनी जल्द खतम करना चाहिय, अिस बात का दावा करते हुअे यह कहा गया था कि आप मुद्दत क्यों बढाना चाहते हैं, अिससे डेटर का कोअी नुकसान होनेवाला नहीं, क्रेडिटर का नुकसान हुआ तो होगा और आपको अिसमें क्या अेतराज है ? अिस तरह के आर्ग्यूमेंट्स (Arguments) किये गये। जो बातें कही गअीं वह अगर सही हैं तो कोअी वजह नहीं है कि दफा ८ के तहत हमें यह बात महसूस होती है कि किसी दबाव के तहत डेटर के साथ सेटलमेंट कर के बाकी क्रेडिटर्स मैदान में आकर अुस डेटर के साथ लड सकते हैं तो अैसी दफा को क्यों न खतम किया जाय ? अिस बिल के स्पिरिट को कायम रखने के लिये मैं यह कहूंगा कि मेरी तरमीम मंजूर की जाय ताकि पिरीयड के लिहाज से दफा चार और आठ अेक ही लेव्हल (Level) में आ जायें और दफा चार के तहत जो पिरीयड गुजर चुका है अुसको खतम करने के लिये दफा आठ का फायदा क्रेडिटर न अुठा सके। अिसलिये मैंने यह तरमीम पेश की है। मैं अुमीद करता हूं कि अिस पर गौर किया जायेगा।

شری کے۔ وی رام راؤ:— دفعہ ۸ اس قانون میں ایک زائد دفعہ کے طور پر انسرٹ (Insert) کیا گیا ہے۔ یہ قانون ایسا ہونا چاہئیے کہ جو کچھ بھی سابقہ قرضہ جات ہیں انکا ادھر یا اودھر کچھ نہ کچھ تصفیہ ہو جائے۔ دفعہ ۸ کے تحت ۳ مہینے کی مدت گزر جانے کے بعد اگر کوئی پیش نہ ہو تو اسکے لئے یہ مدون کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکے تحت ایسا دائن جسنے دفعہ ۴ کے تحت کارروائی نہ کی ہو وہ آپسی تصفیہ کے نام پر کچھ بھی تصفیہ کرلیتا ہے۔ اس تصفیہ کو عدالتی قرار دینے کے لئے دفعہ ۸ رکھا گیا ہے۔ اس کو ہم ثالثی فیصلہ سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ کو بالکل بے لگام۔ بغیر کسی قید کے رکھا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعین نہیں ہے۔ اس میں الفاظ جسطرح رکھے گئے ہیں ان کا وہ مطلب نہیں نکلتا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ مردہ قرضے جن کی میعاد گزر چکی ہے اون کو زندہ کرنے کے لئے کچھ معاوضہ دیکر یا مزید کچھ قرضہ دیکر کچھ سٹلمنٹ کراسکتے ہیں۔ اور اسکو عدالتی قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ڈیٹر کے حق میں نہیں ہے۔ کیونکہ ڈیٹر کو لامحالہ کسی کے پاس سے قرضہ لینا ہی پڑتا ہے۔ یہ قانون کے اپروچ (Approach) کا نگیٹیو پارٹ (Negative part) ہے۔ اس پر طرفہ یہ ہے کہ سٹلمنٹ کی کچھ نہ کچھ مدت معین ہونی چاہئیے۔ اسطرح بے لگام رکھنے سے تو وہ ایک سال میں بھی سٹلمنٹ کرسکتا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اور قانون کے ایمس اینڈ آبجکٹس (Aims and objects) کے خلاف ہے۔ اسی لئے یہ ترمیم دی گئی ہے کہ دفعہ ۸ کے تحت جو سٹلمنٹ ہوتا ہے اوس کے لئے مدت مقرر کیجائے جسطرح دفعہ ۴ میں ہے۔ یہ مدت تین مہینے ہونی چاہئیے۔ لیکن اس کو غیر محدود نہ رکھنا چاہئیے۔

[*Shri Annarao Ganmukhi (Chairman) in the chair*].

ضمن (۳) کے تحت بھی ہمارا امنڈمنٹ ہے لیکن وہ موو نہیں ہو سکا۔ یہ تصفیہ کیسے ہوگا۔ وہ تصفیہ جو بیرون عدالت ہوگا اسکو عدالتی قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس قانون کے ذریعہ جو سہولتیں ہم پہنچائی جارہی ہیں۔ اس بیرونی فیصلہ کی صورت میں

انکی تنقیح کرنے کا اختیار اس دفعہ میں نہیں ہے - اس لئے میں نے یہ سجھاؤ رکھا ہے
کہ جب بھی فیصلہ عدالت کے سامنے آئے تو اس کی تنقیح ہونی چاہئیے کہ آیا یہ دفعات
۲۲ - اور ۳۱ کی اسپرٹ (Spirit) کے تحت ہیں یا نہیں - یہاں تو اس کے
جواب میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن عدالتیں فیصلہ کرتے وقت یہاں کی تقریروں کو
تو نہیں دیکھتیں - اس لئے اس طرح صراحت ہونی چاہئیے کہ سبجکٹ ٹو سکشن ۲۲-۳۱-
۵۵ - لیکن ایسا نہیں رکھا گیا ہے -

ضمن (۶) بھی عجیب و غریب ہے - یہ ایک بچوں کا کھیل ہے - ایک جا کر دوسرے
کو دھپہ مارتا ہے دوسرا تیسرے کو تیسرا چوتھے کو - اسطرح ہے - کریڈیٹر یا ڈیٹر
بد بختی سے کوئی تصفیہ کر لیتا ہے تو وہ تصفیہ عدالت کے سامنے آتا ہے - ایسی صورت
میں ایسے دائنین جو سوتے پڑے رہے ہیں سب کے قرضے زندہ ہو جاتے ہیں - یہ
کیا فائدہ پہنچانے والا ہے - یہ غور کرنے کی بات ہے - یہاں بمبئی کے دفعات اے ٹو زیڈ
(A to z) رکھدئے ہیں - لیکن کچھ اپنے ڈسکریشن (Discretion)
کو بھی تو استعمال کرنا چاہئیے - ایسے قرضہ جات زندہ نہونے چاہئیں جو ۱۶ کے تحت
منسوخ ہو چکے ہیں - ضمن (۶) کے تحت اگر کسی ایک شخص نے تصفیہ کیا ہے تو
محض اس گناہ کی وجہ سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے - اسطرح آپ کس کو فائدہ پہنچا رہے ہیں ؟
یہ ایک خطرناک دفعہ ہے - اور اگر اس امنڈ منٹ کو قبول نہ کیا جائے تو پورا قانون
نام ہی نام کا رہے گا - لیبل (Label) کچھ اور کنٹنٹ (Content) کچھ
ہوجائے گا -

* شری اناجی راؤ گوانے :- مسٹر اسپیکر سر - میں نے ٹائیم لمٹ کے سلسلے میں
امنڈمنٹ پیش کیا ہے - میرے امنڈمنٹ میں تھوڑا سا فرق ہے - امنڈ منٹ پیش کرنے کی
وجہ کیا ہے میں بتلاتا ہوں - میں کلاز ۱۶ کی طرف آنریبل ممبرس کی توجہ مبذول کراتا
ہوں - ڈیٹس (Debts) اکسٹنگوش (Extinguish) کرنے کا
جو اختیار ہے وہ اسطرح ہے -

"Every debt due from a debtor in respect of which no application has been made under section 4 within the period specified in the said section 4 or in respect of which no application for recording a settlement is made under section 8 within the peroiod specified in the said section 8 or in respect of which an application made to the Court is withdrawn under section 12 and no fresh application is made under section 4 and every debt due from such debtor in respect of which a statement is not submitted to the court by the creditor in compliance with the provision of section 15 shall be extinguished.

دفعہ ۸ جسطرح سے رکھا گیا ہے اسی طرح رکھا جائے اور اس میں اسٹانڈنگ
(Standing) مدت کو کم رکھا جائے تو کسی حالت میں بھی ڈیٹ

اکسٹنگوش کرنے کا اختیار آپ کو نہیں ملتا - جو چاہے درخواست پیش کیجائیگی اور
ڈیٹ کوتازہ کیا جائیگا - اگر حقیقت میں آپ ڈیٹرس کو اس ایکٹ کے ذریعہ فائدہ
پہنچانا چاہتے ہیں تو کریڈیٹرس کسی مدت مقررہ کے اندر درخواست پیش کرکے اوارڈ
نہ لیں تو بقیہ سب ڈیٹس ساقط ہونے چاہئیں - اگر دفعہ ۸ کو اسی طرح رکھ جائے تو
میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا مقصد بالکل ختم ہو جاتا ہے - لیکن کسی حالت میں دفعہ ۱۶
کے تحت قرضہ اکسٹنگوش نہیں ہوسکتا - کیونکہ کوئی مدت نہیں رکھی گئی ہے -
جس وقت چاہے سٹلمنٹ ہو سکتا ہے - چاہے چار سال میں ہو ۶ سال میں ہو ۱۰ سال
میں ہو - اس طرح آپ کا دفعہ خود اکسٹنگوش ہو جاتا ہے - شائد اس کے لئے یہ ریزننگ
(Reasoning) دی جائے گی کہ بمبئی ایکٹ سے اس کو نقل کیا گیا ہے - تو مجھے
آنریبل میمبرس معاف کریں اگر میں وہ پرانی مثل کہوں کہ "نقل نویس را عقل نہ باشد"
وہی مثل آجاتی ہے -

دیکھنا یہ چاہئیے کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں ؟ آیا اس سے مقصد پورا ہوگا یا نہیں ؟
ہمیں سوچنا چاہیئے کہ سکشن (۱) میں اس کو قائم رکھا جائے یا کیا ؟ لیکن سکشن
۱۶ ساکت ہو جاتا ہے - میرا امنڈمنٹ کلاز ۲ میں پیش کیا گیا ہے - ایک آنریبل ممبر
نے کلاز (۱) میں امنڈ منٹ پیش کیا ہے - ان کے اور میرے امنڈمنٹ میں یہ فرق ہے کہ
ان کے امنڈمنٹ میں اندرون تین ماہ درخواست پیش کرنا چاہیئے لکھا ہے - اور میرے
امنڈمنٹ میں یہ ہے کہ اندرون تین ماہ سٹلمنٹ ہوکر درخواست پیش ہونی چاہئیے -
آنریبل ممبر نے جو امنڈمنٹ اس جانب سے پیش کیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ سٹلمنٹ تین
مہینے میں ہونا چاہیئے - اس کے ساتھ ایک مہینے کی مدت ملتی ہے اور اس کے ساتھ ۴
مہینے کی مدت ملتی ہے - لیکن سٹلمنٹ کے بعد ایک مہینے کی مدت درخواست پیش
کرنے کے لئے جو دی گئی ہے وہ اندرون تین ماہ پیش ہونی چاہئیے - سٹلمنٹ کے بعد جو
درخواست کورٹ میں آئیگی وہ تین ماہ کے بعد آئیگی - کلاز ۶ کہتا ہے کہ اس طرح
درخواست آنے کے بعد درخواست سمجھکر کارروائی کریں گے کیونکہ تین مہینے میں
درخواست آنے سے ۴ اور ۸ میں مطابقت پیدا ہوجاتی ہے اور کلاز ۶ بھی اس کے مطابق
ہوجاتا ہے - اور کلاز ۱۶ کے معنی بھی پورے ہوتے ہیں - سٹلمنٹ کرنا ہمارے کریڈیٹر
کے لئے مشکل نہیں ہوتا - کیا اگریکلچرل لیبر اس پوزیشن میں ہے کہ وہ درخواست
پیش کرسکے - ہزاروں روپیوں کی زمینات کے مالک ہونے کے باوجود ٹیننٹ سے دست برداری
لکھوالینے کی کوشش کرتے ہیں - یہ ان کے لئے آسان ہے - اس طرح آپ کی دفعہ
۱۶ بھی ختم ہوجائیگی - مجھے یہ عرض کرنا ہے ....

مسٹر چیرمن :- ٹائم بار (Time bar) کے بارے میں آپکا کیا
خیال ہے ؟

شری لنا جی رلؤ گوایئے :- ٹائم بار نہیں آسکتا - وہاں جو الفاظ بڑھائے گئے ہیں
اسکی وجہ سے ٹائم بار نہیں آئیگا -

مجھے عرض کرنا ہے کہ آنریبل منسٹر ان سب حالات سے واقف ہیں کہ سٹلمنٹ کو کتنی آسان بات ہے ۔ اس طرح سٹلمنٹ کی مدت رکھی جائے تو قانون بے معنی ہوجاتا ہے اور مقصد حاصل نہیں ہوسکتا ۔

شری سری ہری (کنوٹ) :- مسٹر اسپیکرسر ۔ دفعہ ۸ کے سلسلہ میں جو ترمیم پیش ہوئی ہے میں اوس سے اختلاف کرتا ہوں ۔ اس میں جو مدت بتائی گئی ہے اوس مدت کی اصلاح کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس واسطے کہ اس قانون کی دفعہ ۴ کے احکام کے تحت ایک مدت مقرر کی گئی ہے ۔ اس مدت مقررہ کے اندر دائن یا مدیون درخواست پیش کرسکتا ہے ۔ اس مدت کے منقضی ہونے کے بعد ایک طریقہ کار رہجاتا ہے جو دفعہ ۸ کے تحت اختیار کیا جاسکتا ہے ۔ دفعہ ۸ کا تعلق دفعہ ۹ اور ۱۰ سے بھی ہے ۔ جو مقدمات زیر دوران ہیں اگر مابین فریقین سمجھوتہ ہو جائے تو دفعہ ۹ کے تحت تاریخ سمجھوتے سے ۳۰ یوم کے اندر داخل کرسکتے ہیں ۔ دفعہ ۶ میں محکوم ہے کہ جب اس قانون کا نفاذ عمل میں آجائیگا تو عدالت ہائے دیوانی میں جو مقدمات زیر دوران ہیں اونکا اختیار سماعت ختم ہو جائیگا ۔ مطلب یہ ہوا کہ ۳۰ روز کے اندر سمجھوتہ ہونا لازم ہے ۔ البتہ جو کارروائیاں زیر دوران عدالت نہیں ہیں ایسے معاملات کے سلسلہ میں دفعہ ۸ میں جو محکوم ہے وہ اس سلسلہ میں ہے کہ فریقین راضی ہوتے ہیں تو بھی دفعہ ۸ کے تحت معاہدہ ممکن الانفساخ ہوسکتا ہے ۔ دفعہ ۸ کی اسپرٹ یہ ہے کہ آج جتنے بھی قرضہ جات چاہے وہ بیرون میعاد ہوں لیکن مدیون سابقہ قرضہ ادا کرنا چاہتا ہے تو عام طور پر قانون معاہدہ کی دفعہ ۲۶ میں بلا بدل کے تحت بتایا گیا ہے کہ بیرون میعاد قرضہ جات کا دستاویز ہوتو بلا بدل کی تعریف میں نہیں آتا ۔ ایک آنریبل ممبر نے بتایا کہ دفعہ ۸ کی آڑ میں ساہوکار ناجائز فائدہ اٹھائینگے ۔ یہ بل جب سلکٹ کمیٹی میں آیا تو اس میں ضمن ۴ کا اضافہ کیا گیا ۔ دفعہ ۲۲ کے جتنے مراعات ہوسکتے ہیں سمجھوتے کی درخواست پیش ہوتو عدالت کا فرض ہوگا کہ یہ دیکھے کہ اس میں مدیون کا مفاد ہے یا نہیں ۔ اسکے بعد ہی دفعہ ۱۰ کے تحت اگر عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ دفعہ ۸ میں وہ سارے مراعات جو دفعہ ۲۲ کے تعلق سے ملنا چاہئے نہیں ملے ہیں تو دفعہ (۱۰) کے تحت سمجھوتے کو کالعدم قرار دے سکتی ہے ۔

دوسری چیز یہ کہ مدت کے سلسلہ میں دو تین ترمیمات آئی ہیں جو ایک ہی اسپرٹ کے تحت ہیں ۔ اس تعلق سے بھی میں نے جو جواب دیا ہے وہ کافی ہے ۔ مثلاً جو سمجھوتہ بیرون عدالت ہو جائے اسکو پورا کرنا چاہئے ۔ اسکے مد نظر اسکو رکھا گیا ہے ۔ اتنا کہتے ہوئے میں خواہش کرونگا کہ پیش کئے ہوئے امنڈمنٹس کو قبول نہ فرمایا جائے ۔

* شری سری پت راؤ نواسیکر (اورنگ آباد) :- مسٹر اسپیکرسر ۔ کلاز ۸ کے تعلق سے جو دو ترمیمات پیش کی گئی ہیں اگر وہ منظور کرلیجائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بل کا مقصد فوت ہو جائیگا ۔ اس وجہ سے کہ اس میں سابقہ قرضہ جات کے تصفیہ کی سہولت

نہیں ہے - بلکہ ایسے قرضہ جات دائن و مدیون کے مابین تصفیہ طلب ہونگے - انکے تصفیہ کے لئے دفعہ ۸ کے سوا کوئی دفعہ نہیں ہے - مابین فریقین تصفیہ ہو جائے تو ایسی درخواست صلح دفعہ ۸ کے تحت پیش ہونے پر تصفیہ کیا جائیگا - اسکے سب کلاز ۴ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ عدالت اسکو منظور کرتے وقت صلحنامہ کو دیکھے گی کہ اسکیل ڈاؤن (Scale down) کرنے سے مدیون کو فائدہ پہنچ سکتا ہے یا نہیں - کلاز ۱۶ کے تحت جو قرضہ جات بیرون میعاد ہوچکے ہیں اونکو دائن کسی طرح وصول نہیں کرسکتا - ایسی صورت میں کیا ایسے قرضہ‌جات کو صلحنامہ میں شریک کیا جائے تو عدالت تسلیم کریگی ؟ یہ شبہ جو ظاہر کیا گیا ہے کہ سابقہ قرضہ‌جات اس میں شریک ہونگے کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا - اگر دفعہ ۴ کے تحت تین مہینے میں درخواست پیش نہو تو وہ قرضہ جات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—ऑनरेबल मेंबर को सेक्शन ६ के बारे में क्या कहना है ? सेक्शन ६ में तो जिस तरह से कहा गया है की——

" The Court shall treat the application made under sub-section (1) as an application for adjustment of debt under section 4. "

شری کے - وینکٹ رام راؤ :— ڈیٹر کی تعریف بھی رٹراسپکٹیو (Retrospective) ہے -

شری سری پت راؤنواسیکر :— جو قرضہ جات بیرون میعاد ہوچکے ہیں انکو شریک نہیں کیا جاسکتا - جو قرضے بیرون میعاد ہوچکے ہیں ایسے قرضہ‌جات کے متعلق . . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अुसके बारे में मुलाहिजा करें कि अैसा कर्जा अुसमें आयेगा या नहीं

شری سری پت راؤ نواسیکر :— میں سمجھا نہیں - آپ اسکو دہرادیں تو مناسب ہوگا -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—ऑनरेबल मेंबर ने मेरी बात नहीं समझी है। बेरूनी मेयाद के बारे में यह नहीं है। सेक्शन ४ के तहत दरख्वास्त नहीं दी जा रही है। तब सेक्शन ६ की वजह से क्या होगा? अुसमें यह कहा गया है——

" If the court is satisfied, after recording such settlement, that there are other debts due from the debtor which are not included in the settlement, the court shall treat the application made under sub-section (1) as an application for adjustment of debts under Section 4. "

شری سری پت راؤ نواسیکر :— میں اپنی تقریر میں اس جزو کی وضاحت کرنے والا تھا - یہ جو صلحنامہ مابین فریقین ہوگا وہ دو تین طریقہ سے ہوسکتا ہے - دفعہ ۴ کے تحت یا

دفعہ ۹ کے تحت بغرض تصفیہ عدالت کے سامنے پیش ہوسکتے ہیں - دوسری شرط یہ کہ تین ماہ کی مدت نہ گزرگئی ہو - اور دفعہ ۳ کے تحت بھی درخواست پیش نہو تو مابین فریقین تصفیہ ہوسکتا ہے - تین ماہ کے اندر دفعہ ۸ کے تحت درخواست پیش ہوگی تو پھر اس میں یہ سوال نہیں پیدا ہوتا ......

شری انا جی راؤ گوانے :- کیا اس میں ایسا ہے کہ تین مہینے کے اندر درخواست پیش ہونا چاہئے -

شری سری پت راؤ نواسیکر :- اسکی تین صورتیں ہیں - پہلی صورت یہ ہے کہ قانون نافذ ہونے کے بعد مابین فریقین تصفیہ ہو جائے - جو قرضے ایسے ہوں کہ جنکا مابین فریقین تصفیہ نہیں ہوا ہے تو انکا تصفیہ مدیون کے مقابلہ میں کیا جائیگا - دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ......

شری انا جی راؤ گوانے :- اگر دوسرے کریڈیٹر کو سپرس (Suppress) کریں تو اندرون ۳۰ یوم پیش ہونا لازمی ہے -

شری سری پت راؤ نواسیکر :- مدیون کے مقابلہ میں جتنے دائنین ہیں وہ پیش ہوسکتے ہیں - عدالت اس کا تصفیہ کریگی - یہ ضمن ۲ میں بتایا گیا ہے -

میں عرض کررہا تھا کہ تین ماہ کے اندر درخواست پیش کرنے کی شرط عائد کی گئی ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی تفصیل جو قانون کے نفاذ کے تین ماہ کے اندر کی ہے وہ ھی اس کے تحت آسکتی ہے - لیکن ایسے قرضہ‌جات جو قانون کے نفاذ کے بعد کے ہیں اور جس کے متعلق ہم اس قانون کے تحت مدیونان کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں - فرض کرلیا جائے کہ یہ قانون منظور ہوگیا ....

مسٹر چیرمن :- آئندہ قرضوں کے بارے میں آپ سکشن (۶۳) دیکھئے -

شری سری پت راؤ نواسیکر :- سکشن (۶۳) میں یہ ہے -

" The Government or any officer empowered by it may by notification in the Jarida authorise in any local area any person to advance loans to debtors who are parties to any proceedings under this Act or in respect of whose debts an adjustment has been made under this Act."

یہ تو دوسرا ذکر ہے - میں یہ عرض کررہا تھا کہ قانون نافذ ہونے کے بعد جو معاملہ اگریکلچرل ڈیٹرس اور دیگر ساہوکاروں کے درمیان ہوتا ہے اس کا تصفیہ دفعہ (۸) کے تحت کیاجا سکتا ہے - آئندہ بھی یہ راستہ بند نہیں ہوگا - یہاں پر صرف یہی نہیں رکھا گیا کہ اس قانون کے تحت ایسے اڈجسٹمنٹس (Adjustments) آسکتے ہیں جو سابقہ قرضوں سے متعلق ہیں بلکہ اس قانون کے لحاظ سے اگریکلچرل ڈیٹرس آئندہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں - اس لئے دفعہ (۸) قائم کیا گیا ہے -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ :— آر بیٹریشن ایکٹ (Arbitration Act) کے تحت فائدہ دیا جا سکتا ھے۔

شری سری پت راؤ نواسی کر :— یہاں پر قانون کیا ھے اس سے بحث ھے ۔ کیا ھو سکتا ھے یہ چیز یہاں نہیں آسکتی ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ (۸) کے تحت ایسے قرضہ جات کا تصفیہ جن کے متعلق فریقین میں قانون کے نفاذ کے بعد تصفیہ ھوا ھو عدالت میں پیش ھونگے ۔ اس کے پیش ھونے کے بعد عدالت کیا کارروائی کریگی یہ کہنا قبل از وقت ھے۔ عدالت اس پر غور کریگی کہ آیا یہ تصفیہ نیک نیتی سے ھوا ھے اور یہ تصفیہ کہاں تک مفید ھے وغیرہ ۔ سلکٹ کمیٹی میں اضافہ کئے جانے کے با وجود ضمن (۴) کے لحاظ سے یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس قانون کے تحت سابقہ قرضہ جات کا مدیون کو فائدہ دیا جائے۔ (۱۰۰) کے منجملہ (۶۰) کی رقم معاف کردی گئی ھے ۔ اسی طرح آئندہ قرضہ جات کے متعلق بھی قانون کے نفاذ کے بعد دفعہ (۸) کے تحت مدیون کو فائدہ ملنا چاھئے ۔ یہ دراصل اس دفعہ کی غرض ھے ۔ اگر ھم اسکو محدود کردیں اور ھر درخواست کیلئے قانون کے نفاذ کے تین ماہ کے اندر پیش ھونے کا لزوم رکھیں تو جو اصل مقصد آئندہ رعائت دینے کا ھے وہ فوت ھوجائیگا ۔ دفعہ (۸) کا مقصد ایسے صلح نامہ جات کو جو تین ماہ کے اندر ھیں اوسی حد تک محدود کرنا نہیں ھے ۔ میں نے ابھی جو بحث کی ھے وہ اوس ترمیم کے متعلق تھی جو آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے پیش کی تھی ۔ ایک اور ترمیم آنریبل ممبر فرام پربھنی کی جانب سے پیش ھوئی ھے جس کے متعلق بیان کیا گیا ھے کہ وہ ایک دوسری ترمیم ھے اور اسکا اثر بھی مختلف ھے ۔ میں اوسکے متعلق یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ جب تک سب کلاز (۱) میں کوئی ترمیم نہ لائی جائے یہ دوسری ترمیم جو سب کلاز (۲) میں پیش کی گئی ھے وہ صحیح نہیں ھو سکتی ۔ اس لئے کہ اصل دفعہ میں تو

" within 30 days from the date of such settlements "

یعنی جس تاریخ پیش ھو اوس تاریخ سے (۳۰) دن کے اندر درخواست پیش ھونی چاھئے۔ اس کی ترمیم نہیں کی جاسکتی ۔ سب کلاز (۲) میں یہ ترمیم کیجارھی ھے۔ اگر ایسی اپلیکیشن مقررہ فارم پر تین ماہ کے اندر نہیں آسکے تو وہ مسدود ھوجائیگی ۔ کلاز (۱) میں بتلایا گیا ھے کہ.....

شری اناجی راؤ گوانے :— کونسی اپلیکیشن آئیگی اوسکو پڑھئے ۔

Shri Sripat Rao Newasikar : Every such application.....

Shri Annaji Rao Gavane : Such application means an application of the settlement wich shall be given within 30 days. But my amendment is that it should be given within 3 months.

شری سری بت راؤ نواسی کر:- وهی میں عرض کررها هوں - ایسی درخواست جو تصفیه کیلئے پیش کی جائے وہ سب کلاز (۱) کے تحت ۳۰ دن کے اندر آنی چاهئے - آپ کی ترمیم یه هے که ایسی درخواست تین مهینے کے اندر. . . . .

Shri Annaji Rao Gavane : Not from the date of the settlement, but within 3 months from the commencement of the Act.

شری سری پت راؤ نواسی کر:- میں عرض کرونگا که اگر ایسا هے تو دوسری بحث پیدا هوجاتی هے- تین مهینے کے اندر اگر پیش هوتی هے تو تین ماه گزرنے کے لئے ۳۰ دن مل سکتے هیں - اس قانون کے لحاظ سے جب ۳۰ دن کی مدت دیگئی هے تو پهر ۳۰دن کے اندر پیش هونے کی آناملی اسمیں آجاتی هے - اس لئے وہ ترمیم صحیح نہیں هوسکتی اس لئے میں عرض کرونگا که آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ اس کو واپس لیں-

شری بھگونت راؤ گاڑھے :- جو ترمیم کلاز (۸) میں سجھائی گئی هے وہ پهلی لائین میں تین ماه رکھنے کے متعلق هے- دوسری ترمیم جو پیش کی گئی هے اس میں بھی اسی طرح سے خواهش کیگئی هے که جسطرح دفعه (۴) میں مدت رکھی گئی هے ویسی هی مدت یہاں بھی درخواست پیش کرنے کے لئے رکھی جائے- اوس سے یه معلوم هوتا هے که دفعه (۸) میں اس ترمیم کے لانے سے موور کا اراده پورے قانون کو ختم کرنے کا هے- هم نے یہاں یه دفعه جو رکھا هے اوسکے متعلق معزز ممبران کو غیر ضروری شبه نہیں کرنا چاهئے - بلکه قانون کی جو صحیح اسپرٹ هے اوسکے متعلق هی مباحث هونے چاهئیں -اگر دفعه (۸) میں یه چیز نه رکھی جائے تو بھی فریقین میں کوئی مصالحت یا آپس کے سمجھوتے کی تو مانعت نہیں کیجاسکتی- کیونکه قانون معاهده اپنی جگه صاف هے- کوئی بھی قانون بنایا جائے تو قانون معاهده کے تحت آپس میں سمجھوته کی مانعت نہیں کیجاسکتی - ایسی شکل یہاں بھی لائی گئی هے- هم ایک مدت مقرر کررهے هیں که اتنی مدت کے اندر درخواست پیش هونا چاهئے- لیکن دفعه (۴) کے تحت تمام درخواستیں پیش هوتی هیں اور اگر (۸) کے تحت کمپروماٹز (Compromise) هوتا هے تو آپ کیوں روا رکھنا نہیں چاهتے - میں عرض کرونگا که قانون کے نافذ هونے کے بعد گویا کریڈیٹر کی ذهنیت اس طرف راغب هوجاتی هے که همارے ڈیٹس جو هیں وہ آئنده باقی نہیں رهیں گے - اسواسطے دفعه (۴) کے تحت ڈیٹر یا کریڈیٹر کو حق دیا گیا هے که وہ رحوع هوں اور جوکچھ بھی مراعات (۴) کے تحت حاصل کرسکتے هیں حاصل کریں - دوسری طرف ڈیٹر اسطرح سونچتا هے که اب مجھے موقع دیا گیا هے که تین ماه کے اندر رجوع هوکر اپنے قرضه جات سے نجات حاصل کرلوں - اگر انکے ذهن میں یه چیز نہیں آتی هے، وہ ال لٹریٹ هیں تو عوامی لیڈروں اور همارا (کیونکه هم انکی نمائندگی کررهے هیں) یه فرض هوجاتا هے که صحیح طور پر انکی رهبری کریں- جو پراویژن هم یہاں رکھے هیں اوسکو آئنده بھی اپلائی (Apply) کیا جانا چاهئے - لیکن اس طرح کنسٹر کٹیولی (Constructively)

نہ سوچتے ہوئے یہ خیال ظاہر کرنا کہ دفعہ (۸) کو اسطرح امنڈ کیا جائے تو میں کہونگا کہ اس دفعہ کا جو مقصد ہے وہ فوت ہوجائیگا ۔ دفعہ (۱۶) کے اثرات سے اسکو زائل کرنا کسی طرح اس قانون کی اسپرٹ نہیں ہے۔ صاف طور پر وہ دفعہ رکھا گیا ہے ۔ یہ بھی کہا گیا کہ دفعہ (۶) کے اثر سے مردہ قرضوں کو زندہ کیا جارہا ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ یہ مردہ قرضوں کو زندہ کرنے کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ سٹلمنٹ جب عدالت کے سامنے آئیگا تو عدالت اوس پر غور کرے گی اور ڈیٹر کو قرضوں سے نجات دلانے کے لئے کیا کرنا چاہئے یہ سوچے گی ۔ اوسکے ساتھ ساتھ عدالت کا منشاء یہ رہیگا کہ ایک ھی وقت میں تمام کریڈیٹرس سے اوسکو نجات دلائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اصول صحیح نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی شخص درخواست پیش نہ کرے تو دفعہ (۴) کے تحت اسکے لئے علحدہ کارروائی کیجائے اور پھر چند لوگوں کے لئے دفعہ (۸) کے تحت علحدہ کارروائی کیجائے ۔ ڈیٹر کو قرضوں کے تصفیہ کے سلسلہ میں الگ الگ طور پر مقدمہ بازی میں مبتلا نہیں کیا جا سکتا ۔ اس واسطے جہاں ایک دفعہ یہ معلوم ہوجائے کہ اس طرح ایک دائن کے ساتھ تصفیہ ہوگیا ہے اور دوسرے دائن موجود ہیں تو عدالت اپنےطور پر احکام دےسکتی ہے کہ تمام لوگ دفعہ (۴) کے تحت درخواست پیش کریں ۔ اس طرح تمام ڈیٹس کا تصفیہ ایک ھی وقت کردیا جائیگا تاکہ آئندہ کوئی نزاع باقی نہ رہے ۔ یہ بھی کہا گیا کہ اندھی تقلید کرکے یہ چیزیں قانون میں لائی جارھی ھیں۔ میں یہ کہونگا کہ اس جانب کے ممبروں سے زیادہ اوس جانب کے ممبروں کو نقل کرنے کی عادت ہے۔ اون کے اس شبہ کو رفع کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ (۸) کا ضمن (۴) جو یہاں رکھا گیا ہےوہ اصل مسودہ قانون میں نہیں تھا لیکن سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے یہ شبہ ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے کہ فرضی کارروائیاں ہوں اور فرضی صلح نامہ‌جات داخل ہوں ۔ اس لئے اس دفعہ کا استعمال یہاں رکھا گیا ہے ۔ میں انکی توجہ ضمن (۴) کی طرف مبذول کراؤنگا ۔ اوس میں صاف طور پر یہ رکھا گیا کہ اگر کوئی شبہ ہو تو عدالت سے ان تمام دفعات کی شرائط ملحوظ رکھکراور (۲۲) کو پیش نظر رکھ کر کارروائی ہوگی ۔ جو تصفیہ ہوا ہے اوسکے متعلق یہ دیکھا جائے گا کہ آیا وہ صحیح طور پر ہوا ہے یا نہیں ۔ عدالت پر یہ لازمی نہیں کہ وہ اس تصفیہ کو تسلیم کرلے ۔ اس لئے میں کہونگا کہ محض بے بنیاد شکوک و شبہات کو لیکر بحث کرنا صحیح طریقہ نہیں ہوسکتا ۔ جن الفاظ کے ساتھ سکشن (۸) رکھا گیا ہےاوسی طرح یہ سکشن منظور ہونا مناسب ہے۔ اس لئے میں اپیل کرونگا کہ آنریبل موورس اپنے امنڈمنٹس واپس لے لیں اور اصل سکشن ویسا ھی منظور کرلیں ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—स्पीकर सर, मुझे बहुत गौर से ऑनरेबल मिनिस्टर साहब का जवाब सुनने का मौका मिला, और दूसरे ऑनरेबल मेंबर्स का जवाब भी मैंने सुना। और वह सुनकर मुझे बडी हैरत हुवी।

مسٹر چیرمن :۔کیا آپ تقریر کرنا چاھتے ھیں ؟

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं जवाब दे रहा हूं।

مسٹر چیرمن :۔ اب وقت هوگیا هے۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House reassembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[*Smt. Masooma Begum (Chairman) in the Chair.*]

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—में अपनी तरमीम के जिमन में अर्ज कर रहा था कि दफा ८ के सिलसिले में बताया गया है कि सेटलमेंट तीन वक्त हो सकता है। अेक तो दफा चार के तहत अगर कार्यवाही अदालत के सामने जारी है और फरीकीन चाहते हैं कि बाहमी तसफिया करें तो वह जरूर कर सकते हैं और जो डेटस बच गये हैं अुनके बारे में बातचीत की जा सकती है। लेकिन अुसके लिये दफा आठ की जरूरत नहीं है, क्योंकि अिसके बाद की कुछ दफात हैं अुनमें कहा गया है कि अगर कोअी पेंडिंग केसेस अदालत के सामने हों तो अुनके सिलसिले में सेटलमेंट हो सकता है। दूसरी सूरत यह हो सकती है कि दफा चार के तहत जो नोटीस है वह तीन महीने के अंदर नही दी गअी है लेकिन फिर भी फरीकीन या अेक डेटर और कुछ क्रेडीटर्स चाहते हैं कि सेटलमेंट करें तो वह किस तरह से करेंगे अिसके लिये दफा आठ को अिस्तेमाल किया जा सकता है। तीसरी सूरत यह हो सकती है कि दफा चार के तहत जो मुद्दत गुजर गअी है और आम तौर पर दफा १६ के तहत हम कह सकेंगे कि कर्जे खतम हो चुके हैं लेकिन डेटर और क्रेडीटर्स चाहते हैं कि आपसमें कर्जे का तसफिया करेंतो जैसी कि अेक मिसल मशहूर है कि मियां बीवी राजी तो क्या करेगा काजी अुसके मुताबिक किसी को अेतराज नहीं हो सकता और वे आपस में सेटलमेंट कर सकते हैं। लेकिन सवाल यह पैदा हो रहा है कि दूसरी जो सूरत दफा आठ के तहत आ रही है वह यह है कि जो क्रेडीटर दफा चार के तहत अदालत के सामने नहीं गया और तीन महीने के अंदर सेटलमेंट नहीं कर सका वह या अुसके मुवाफिक जो दूसरे क्रेडीटर्स बचे हैं अुनके लिये दफा आठ के जिमन पांच और छः अेक रास्ता खुला कर रहे हैं। अगर ऑनरेबल मिनिस्टर मानते हैं कि अिस क्लाज में से जिमन ५ और ६ निकाल दिया जायेगा तो फिर मुझे अिस पर अेतराज नहीं है। लेकिन जो बाहमी तसफिया होगा अुसी के बारे में न सिर्फ आपने तजवीज की है बल्कि अुसके साथ साथ कहा है कि जो दूसरे क्रेडीटर्स बचे हैं अुनके बारे में तसव्वूर किया गया है कि अुनके भी सेटलमेंट्स होंगे। तीन महीने के अंदर के ही नहीं बल्कि दस साल के बाद के भी अगर डेटर्स और क्रेडीटर्स यह आपस में तसफिया करें और अुसको अदालत के सामने रखें और अवार्ड (award) देने के पहले अगर कोर्ट डेटर को पूछता है और डेटर हां में जवाब देता है या दफा पांच के तहत किसी तरह से अदालत के सामने अगर यह रूजू हो कि अुसके और भी क्रेडीटर्स हैं तो अुस सूरत में बाकी क्रेडीटर्स के बारे में भी अदालत नौटीसेस (Notices) सर्व (Serve) करेगी। दफा चार का अमल करने के लिये अुनको बुलाया

जायेगा और अुस डेटर की प्रापर्टी के सिलसिले में सारे तफसीलात मांगे जायेंगे और बाकी कर्जेजात किस तरह से हासिल किये जा सकेंगे. जिसका ख्याल किया जायेगा और अवार्ड तमाम क्रेडीटर्स के बारे में दिया जायगा, न सिर्फ अुन्हीं क्रेडीटर्स के बारे में जो सेटलमेंट करना चाहते हैं। मैं चाहता था कि ऑनरेबल डेप्यूटी मिनिस्टर और अुनके साथी जो यह कह रहे हैं कि दूसरे क्रेडीटर्स यहां जिंदा नहीं हो सकते, अुनके लिये गुजाजिश नहीं है. तो वह किस तरह से नहीं है वह वे बतायें। जिमन ५ और ६ में रखा गया है कि सेटलमेंट मान लेने के बाद डेटर को पूछा जायेगा ———

"After the Court has recorded and certified a settlement under sub-section (3), the court shall call upon the debtor to make a declaration whether there are any other debts due by the debtor which are not included in the settlement. If the debtor makes a declaration that there are no such debts, the court shall make an award in terms of such settlement".

दूसरे कर्जेजात नहीं है तो अुस सूरत में अवार्ड मिलेगा।

Sub-section (6) "If the court is satisfied, after recording such settlement, that there are other debts due from the debtor which are ncluded in the settlement, the court shall treat the application made under sub-section (1) as an application for adjustment of debts under section 4.

यानी गलती से कहीं अगर सेटलमेंट के बारे में अैसी दरख्वास्त सब सेक्शन अेक के तहत की गअी है तो अुसके लिये दफा आठ को नहीं पढा जायगा बल्कि दफा चार को पढा जायगा और अुस दफा चार की तमाम शरायत अिसको भी लागू होंगी। अिसके माने यह हैं कि दूसरे कर्जेजात जो आज कायम नहीं रह सकते, दफा चार के तहत वह सब फिर से हाजिर हो सकते हैं और अुनके बारे में सेटलमेंट होगा। अगर ऑनरेबल मिनिस्टर साहब अिसके सब सेक्शन ५ और ६ को निकाल लेते हैं, तो मैं अपनी तरमीम वापस लेने के लिये तैयार हूं। क्योंकि बाहमी रास्ते से जब वे सेटलमेंट करनेवाले हैं तो अुसके रास्ते में कोअी नहीं आ सकता। अिसके सिर्फ अेक से चार तक के सेक्शन्स रखे जाते हैं तो मुझे अेतराज नहीं है, लेकिन चूंकि वे अिसको पूरी तरह से नहीं मान सके, अिसलिये मैं अेक बीच का रास्ता निकालना चाहता हूं। दफा चार के तहत तीन महीने के बजाय चार महीने का वक्त अुन क्रेडीटर्स को मिलता है जो बाद में अदालत से बुलाये जाते हैं क्योंकि अेक महीना नोटिस वगैरा देने में चला जाता है। अुस अेक महीने के सवाल को अहमियत न देते हुअे मैं अपनी तरमीम वापस लेने के लिये तैयार हूं, अगर मूव्हर आफ दि बिल अिस बिल में अैसा अिन्तजाम करें या सब सेक्शन ५ और ६ को निकाल लें जिस से बाकी क्रेडीटर्स जिंदा न हो सकें। अगर वे अैसा नहीं कर सकते तो मेरी तरमीम काबिले कुबूल होनी चाहिये। मुझे यह विश्वास दिलाया जाता है कि पुराने कर्जेजात जिंदा नहीं होंगे तो अुसको साफ करने की जरूरत है। अिस लिहाज से मेरी तरमीम बिल्कुल साफ है। अगर मिनिस्टर साहब सब सेक्शन पांच और छः को हजफ करने के लिये तैयार हैं और सिर्फ सब-सेक्शन चार तक ही रहेंगे तो मैं अपनी तरमीम वापस लेने के लिये तैयार हूं। लेकिन अगर असा नहीं किया जायेगा तो पुराने कर्जेजात जिंदा करने के लिये अिस दफा के जरिये से अेक बॅक डोअर (Back door) का रास्ता खुला हो जाता है। अितना ही मुझे कहना है।

شری ہوگونت راؤ گاڑے :- حذف کرنے کے بارے میں جو کچھ کہا جا رہا ھے اسکو اس وجہ سے نہیں مانا جارہا ھے کہ بردہ قرضے فریش قرضے ہوتے ہیں وہ دفعہ ۱۶ کی روشنی میں صحیح نہیں ہیں - اسمیں انہیں اکسٹنگوئش (Extinguish) کرنے کے لئے کہا گیا ھے - دفعہ ۱۶ کے تحت وہ تمام اشکال رکھی گئی ھیں جن میں امکانی طور پر تصفیہ ہوسکتا ھے - اسمیں دفعہ (۸) بھی رکھا گیا ھے - جب یہ شکل ھے تو اسکے تحت کوئی چارہ کار اختیار نہیں کرتے اسلئے یہ قرضے تازہ کرنے کا سوال باقی نہیں رہتا - اسکے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ کو آپ وتھ ڈرا (With-draw) کرلینگے

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—दफा १६ के अल्फाज अैसे हैं—

"······or in respect of which no application for recording a settlement is made under section 8 within the peirod specified in the said section 8..."

यानी सेटलमेंट के लिये अेक मह़ीने के अंदर जिसके बारे में दरख्वास्त नहीं की गअी है अैसा कर्जा खतम हो जायगा अितना ही अिसमें कहा गया है। अिसके माने यह नहीं हैं कि पुराने कर्जे फिर से जिंदा नहीं किये जा सकते। अिसमें सेटलमेंट की हद तक ही अेतराज किया गया है। लेकिन सेटलमेंट के बाद दूसरे कर्जे फिर जिंदा हो सकते हैं, क्योंकि दफा चार के तहत अगर वह दरख्वास्त नहीं देता तो वे कर्जेजात खतम हो जायेंगे लेकिन अवार्ड देने के बाद जो बाकी कर्जेजात सामने आते हैं वे अेक्सटिंग्विश (Extinguish) नहीं होते हैं, अैसा मेरा ख्याल है।

Mr. Chairman : The question is :

" That in line 1 of sub-clause (1) between the words 'if' and 'any' insert during the period of three months after the coming into operation of this Act."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

" That at the end of sub-clause (6), add :

" but the debts of such creditors as have not applied under sub-section (1) of section 4 shall be deemed to be extinguished as per section 16."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

' That in line 1 of sub-clause (2), between 'form' and 'and' insert : 'within three months from the commencement of this Act'. "

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

"That Clause 8 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 8 was added to the Bill.

Clause 9

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

"T at in line 5 between 'benefit' and 'such' insert : 'and does not deprive the debtor from the advantages that he is entitled under Sec ions 22,31 and 33'."

Mr. Chairman : Ame dment moved.

Shri Uddhava Rao Patil : I beg to move :

"That in line 6, between "award" and "in", insert: "having regard to the provisions of Sections 22 and 31".

Mr. Chairman : Amend nent moved.

شری کے وینکٹ رام راؤ :— میڈم اسپیکر سر۔ دفعہ (۸) کے بعد دفعہ (۹) ہے جو ناٹ وِتھ اسٹانڈنگ (Notwithstanding) کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے قبل جو دفعات آئے ہیں ان سے اسکا تعلق نہیں ہے۔ اس میں یہ کہا جارہا ہے کہ باوجود اسکے کہ کوئی درخواست پیش نہ کی گئی ہو یا سٹلمنٹ نہ ہوا ہو یا دفعہ پانچ کے تحت کارروائی نہ ہوئی ہو اگر عدالت میں کوئی کارروائی چل رہی ہو تو فریقین آپسی تصفیہ کرلیتے ہیں۔آیسی تصفیہ کا اثربھی اس قانون کے مطابق ہوجائیگا۔ سوال یہ ہیکہ اس قانون کے مطابق اس فیصلہ کو عدالتی قرار دیناچاہئے۔ غرض یہ کہکر کہ یہ فیصلہ والنٹری (Voluntary) ہے یا نہیں یا وہ مقروض کے حق میں ہے یا نہیں یہ الفاظ رکھکر آپ مطمئن نہیں ہوسکتے۔ اس سے اس بل کے منشاء کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں اور ہمارا یہ تجربہ ہے کہ ڈیٹر سے اگر یہ پوچھیں کہ فیصلہ اچھا ہوا ہے یا نہیں تو آپ کو معلوم ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عدالت اس تصفیہ کے پیچھے جاکر نہیں دیکھتی کہ اس تصفیہ کے پیچھے جبرو فریب یا داب ناجائز ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ اس حقیقت کو نظرانداز کرتے ہوئے کچھ الفاظ کو اس قانون میں رکھکر یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس سے تکمیل ہوجائیگی۔ یہ سمجھنا غلط ہے۔ عدالت اس تصفیہ کی تحقیقات کرکے اسکو لازمی طور پر دیکھنے کے لئے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ دفعات ۲۲ - ۳۱ اور ۳۳ اسکیلنگ ڈاؤن اور فرد اسکیلنگ ڈاؤن کے دفعات ہیں۔ ان دفعات کا جو منشاء ہے اس کے لئے عدالت کو یہ دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ ان

تمام چیزوں کی تکمیل کیگئی ہے یا نہیں - یہ منشاء نہیں ہے کہ محض والنٹری کہنے سے اسکا مقصد پورا ہوجائے گا - تاوقتیکہ ایسے احکام کو صراحتی طور پر درج نہ کریں عدالتیں ایسا تصفیہ نہیں کرینگے - یہ الفاظ لازمی ہیں - اور دفعہ (۸) کا منشاء یہ نہ رکھنے سے فوت ہوجاتا ہے - اس میں میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے - دفعہ ۹ قانون کے نفاذ کے بعد کے قرضوں سے متعلق ہوگا یا پہلے کے قرضوں سے - قانون کے وجود میں آنے کے بعد تین مہینے گزر جانے کے بعد جو معاہدے ہونگے ان سے دفعہ ۸ متعلق ہوگا - منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ تین مہینے کے درمیان بھی دفعہ ۸ متعلق ہوسکتا ہے - دفعہ ۸ کا تعلق دفعہ ۹ سے ہے یہ ایک معمہ ہے آخر یہ دفعات کس پیرئیڈ (Periad) سے متعلق ہونگے - قانون کے پہلے کی مدت سے یا بعد کی مدت سے - یہ ایک معمہ ہے - دفعہ ۹ میں ناٹ وتھ اسٹانڈنگ رکھنے سے دفعہ ۸ کی تعمیل کی ضرورت نہیں ہے - آخر کونسی چیز اسٹانڈنگ رھیگی - فیصلوں کے سلسلہ میں دو چیزیں آسکتی ہیں - کم از کم ان معاملات کی حدتک جو قانون کے نفاذ کے قبل کے معاملات ہیں ان معاملات کی حدتک اڈجسٹمنٹ ہوتا ہے یہ بحث کیگئی کہ ایسے معاملات اکسٹنگوئشں ہوجاتے ہیں - لیکن ایک دفعہ کا دوسرے دفعہ سے تعلق نہیں ہے - یا سبجکٹ ٹوسکشن ۱۶ (Subject to section 16) یا سبجکٹ ٹو پراویژنس آف دس ایکٹ (Subject to provisions of the Act) نہیں ہیں یا ناٹ وتھ اسٹا نڈ نگ اینی تھنگ کنٹینڈ ان دی پریسیڈنگ سکشنس (Notwithstanding anything contained in the preceding sections) نہیں ہے اس طرح یہ جمہ دفعات سورج کے اطراف پھرنے والے آزاد سیاروں کے مانند ہیں - ایک دوسرے سے اسکا لنک (link) رہنا چاھئے - تمام ترمیات اسی نقط نظر سے پیش کیگئی ہیں - میں کہونگا کہ اس پر مکرر غور کیا جائے - یہ کہنا کہ ہر قانون میں ایسے الفاظ کے کچھ نہ کچھ معنے تو رہتے ہیں درست نہیں ہے کیونکہ الفاظ تو رہتے ہی ہیں مگر وہ بامعنی ہونے چاھئیں نہ کہ بے معنی - اسی لئے انکو با معنی بنانے کے لئے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے -

*شری ادھوراؤ پٹیل :- میڈم اسپیکر - سکشن (۸) میں سٹلمنٹ کی گنجائش رکھی گئی ہے - اور عدالت کے باہر سٹلمنٹ ہوتا ہے تو عدالت سے سرٹیفائی (Certify) کرانے کا پروسیجر (Procedure) رکھا گیا ہے - اسپر کافی بحث ہوچکی ہے - دفعہ (۸) کے تحت جو کارروائی عدالت میں چلتی ہے وہ (۴) کے تحت ھی آئیگی - دوران کارروائی میں اگر فریقین صلح کرلیتے ہیں تو کورٹ یہ دیکھے گی کہ کیا یہ صلح والنٹری ہے - اور ڈیٹر کے مفاد میں ہے یا نہیں - اس میں الفاظ ایسے ہیں سکشن ۸ میں باہر معاھدہ ہوتا ہے - اور سکشن ۹ میں عدالت کے سامنے ایک چیز آتی ہے - اور عدالت کے ڈسکریشن (Discretion) میں یہ ہے کہ وہ نہ صرف والنٹری بلکہ بینیفٹ (Benefit) بھی دیکھے - ہوتا

یہ ہے کہ ۲۰۰۰ میں سے ۲۰۰ چھوڑ دیتے ہیں ایسی صورت میں سکشن ۲۲ کا فائدہ نہیں ہے۔ ۵۰ فیصد انٹرسٹ اور ۵۰ فیصد اصل کم ہوسکتا ہے۔ باہر صلح ہونے میں جو بینیفٹ دیکھا جاتا ہے تو بس یہ ۲۲۰ بھی بینیفٹ ہی میں آتا ہے۔ اسطرح اس قانون کا مقصد جو ریلیف دینا ہے وہ مقصد فوت ہوتا ہے۔ اور پھر سیول پروسیجر کے تحت تو اسکی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ یہ اسپیشل قانون ریلیف ہی کے لئے بنایا جارہا ہے لیکن اس سے اس طرح نقصان ہوتا ہے۔ جب معاملہ اس طرح کورٹ کے سامنے آتا ہے تو کورٹ کیسے فیصلہ کریگی۔ کرمنل پروسیجر کوڈ (Criminal Procedure Code) میں ایسے امتیاز کیا گیا ہے۔ اور اس طرح سے مقروض کو فائدہ پہونچانا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں میں کہونگا کہ کورٹ میں آنے کے بعد والنٹری سٹلمنٹ یا بینیفٹ نہ دیکھا جائے بلکہ اسکو ۲۲ اور ۳۱ دفعات کے تابع کیا جائے تو ایسی صورت میں اس قانون کا مقصد پورا ہوجاتا ہے۔ سب آنریبل ممبرس کو معلوم ہے کہ ٹیننسی ایکٹ میں سرنڈر (Surrender) کا سکشن رکھا گیا ہے اسکو کلکٹر کے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اس طرح سرنڈر کروالیا جاتا ہے۔ آج ہمارے سماج میں حالات ہی ایسے ہیں کہ مقروض ماحول سے مجبور ہوکر ایسا معاہدہ کرلے سکتا ہے۔ انگلینڈ میں مزدور اور مالک کے درمیان یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ مزدور کے حقوق پر اثر نہ ڈالا جائے۔ لیکن ایک کمیشن بٹھاکر جب دیکھا گیا تو حکومت کو معلوم ہوا کہ اس پر برابر عمل نہیں ہوتا۔ حالات سے مجبور ہوکر وہ معاہدہ کرلیتا ہے اگر حیدرآباد اگریکلچرل ڈیٹرس ریلیف ایکٹ کے ذریعہ ریلیف دیتا ہے تو ہمیں تمام حالات پر غور کرنا پڑے گا۔ ڈیٹر حالات سے مجبور ہوکر عدالت سے باہر کچھ بھی معاہدہ کرسکتا ہے۔ اگر آپ ریلیف دینا چاہتے ہیں تو پورا پورا فائدہ دیجئے۔ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے ذریعہ کافی پابندیاں لگائی گئیں لیکن آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ کئی زمینات منتقل ہوئیں۔ مارٹگیج ہوئیں۔ کچھ اسکے گھر کے فینانشیل مشکلات بھی ہوسکتے ہیں۔ وہ کورٹ تک نہیں جاسکتا۔ وکیلوں کی فیس نہیں دےسکتا۔ یقیناً اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ ۲۲ و ۳۱ میں اسکو لایا جائے تو اڈجسٹمنٹ سے فائدہ ہوگا۔ اس میں اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سٹلمنٹ نہیں ہونا چاہئے لیکن بینیفٹ (Benefit) کی بجائے عدالت کے ڈسکریشن (Discretion) کے لحاظ سے عمل ہوگا۔ اگر ہم دفعہ ۲۲ کے تحت تعین کردیں تو مناسب ہوگا۔ ہم کوئی ریڈیکل چینج (Radical change) نہیں چاہتے۔ اتنا کہکر میں استدعا کرونگا کہ اس امنڈمنٹ کو منظور کیا جائے۔

श्री. देवीसिंग चौहान (औसा) :—स्पीकर सर, दफा आठ और नौ के तहत जो अभी बहस की गअी अुस से यह मालूम हुआ कि पहले जो दफात मुदव्विन की गअी हैं, अुनके अल्फाज को गौर से देखने के बावजूद भी अुसमें कुछ अिमोशन पैदा कर के बहस की जा रही है। चूंकि कुछ लोग अिधर

बैठे हैं और कुछ अुधर बैठे हैं अिसीलिये कोशिश हो रही है और समझा जा रहा है कि किसी न किसी तरह से हमें पब्लिक के सामने आना है, अिसलिये हमको कुछ कहना ही है। अिस नीयत से मैं समझता हूं कि बहस हो रही है। दफा ९ के लिये जो तरमीम लाओी गओी है वह मुतलक जरूरी नहीं है। दफा ८ पर गौर करते वक्त यह वाजे किया गया है। दफा ८ और ९ के अल्फाज अिस तरह से रखे गये हैं कि अिसकानून में जितने भी तहफ्फुजात डेटर को दिये गये हैं वही अदालत अपने सामने रखेगी।

شری اڈھوراؤ پٹیل :— وہ کونسے الفاظ ھیں ذرا بتائیے -

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैं अुसी की तरफ आ रहा हूं। दफा ८ के तहत जो सेटलमेंट होगा अुसके लिये भी अिसके सब सेक्शन ३ में अिन्तजाम किया गया है। मैं दफा आठ का जिक्र कर रहा हूं।

مسٹر چیرمن :— کلاز ۸ منظور ھوچکا ھے اب اس پر آپ بحث مت کیجئے بلکہ کلاز ۹ پر بحث کیجئے -

श्री. देवीसिंग चौहान :—ऑनरेबल मेंबर जिन्होंने यह तरमीम लाओी है अुनके दफा ९ अच्छी तरह से जहननशीन कराने के लिये दफा ८ का हवाला दे रहा हूं। मैं दफा ८ पर बहस नहीं कर रहा हूं। वहां पर वाजे किया गया था कि अदालत को अितमीनान हो जाय और चूंकि दफा ८ का जो सेटलमेंट होगा वह अदालत के सामने आकर नहीं होगा अिसलिये सिलेक्ट कमेटी ने यह महसूस किया कि अुस पर खास तौर पर और वाजे तौर पर अिस तजवीज की दफा २२ में और दूसरी दफा जिसमें डेटर को फायदा मिलने वाला है, अुसका जिकर किया जाय। दफा ९ के तहत भी गौर किया गया, और अुन्होंने यह देखा कि यह मामला अदालत में आया है। यह सोचा गया कि हाकिमे अदालत अुनके केसेस सुने अुस केस की पूरी हिस्ट्री (History) सुने और अुसके बाद अुसका तसफिया अदालत की तरफ से हो। हमने सिर्फ अितना ही किया है कि कर्जे को स्केलिंग डाअून (Scaling down) करने के बारे में तहकिकात करने का सब काम और अुसका तसफिया करने का काम अदालतों पर छोड दिया है। यहां पर अिसके सिलसिले में जो दो अमेंडमेंटस आओी हैं, अुनका साफ मतलब यही होता है कि आप अदालत पर अितमीनान करना नहीं चाहते हैं। आप खुद रास्ता बतलाना चाहते हैं। मैं कहना चाहता हूं कि हाकिमे अदालत कोओी लेमॅन (Layman) नहीं है। हाकिमे अदालत अिंपारशल जजमेंट (Impartial Judgement) के लिये मशहूर होते हैं। डेटर के फायदे के लिये जो करना जरूरी होता है वह सब अुनके सामने रहता है। हमने यह मुनासिब समझा कि कॅपिटल, अिंटरेस्ट, कर्जा कितना है आदि सब बातें देखकर कितना स्केलिंग डाअून होना चाहिये, अिन सब बातों को अदालतों के सॅटिसफॅक्शन (Satisfaction) पर छोडा जाय। स्केलिंग डाअून अेक ही जगह अेक ही दफा में होता है, अैसी बात नही हैं। दफात ३०, और ३३, आदि मे भी स्केलिंग डाअून होता है। यह तमाम वाक्यात देखकर अुसपर गौर करना पडता है कि स्केलिंग डाअून करना हो तो वह किस दफे के तहत किया जा सकता है। हमने मुनासिब समझा कि यह सब बातें अदालतों के समाधान पर छोड दी जायें तो। अच्छा होगा। अदालतों की तरफ से जो जजमेंट होगा वही ज्यादा से ज्यादा अिंपारशल जजमेंट होगा। हमनें अदालतों के समाधान पर अिकतफा रखा है, और सब बातें अदालतों के सॅटिसफॅक्शन पर छोड

दी है। अिस लिये अिसमें अिफ दी कोर्ट अिज सॅटिस्फाअिड (If the court is satisfied) के अलफाज रखे गये हैं। डेटर को कितना वक्त दिया जाना चाहिये और अुसको क्या क्या रिआयत मिलनी चाहिये यह सब बातें अिसमें हैं। अदालतें अुसके बारें में देखकर अिमारशल जजमेंट दे सकती हैं, अैसा हमारा ख्याल है। अिस लिये अदालतें यह शब्द रखा गया है। अिसी वजह से आपके अिस अमेंडमेंट की जरूरत नहीं है।

شری کے - وینکٹ رام راؤ:— صاف طور پر بتانے میں کیا امر مانع ہے؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—हर अेक चीज को साफ तौर पर रखने की जरूरत नहीं होती। हर कानून में हर चीज बिलकुल साफ तौर पर रखनी ही चाहिये अैसी बात नहीं है। कुछ चीजें अुसमें अिंपलाअिड (Implied) भी रहती हैं।

شری کے - وینکٹ رام راؤ:— سکشن میں کیا الفاظ ھیں اسکو دیکھنا پڑتا ھے -

श्री. देवीसिंग चौहान :—कानून का मनशा क्या होता है और अुसका अिंटर प्रीटेशन (Inter pretation) क्या होता है, यह देखने का काम हमनें अदालतों पर छोड दिया है। अदालतों पर यदि आपको भरोसा नहीं है तो बात अलग है। आप चाहते हैं कि सब बातों को अिसी कानून में लाकर रखें, ताकि अदालतों के लिये कुछ काम न रहे। अिसका साफ मतलब यह है कि आपको अदालतों पर भरौसा नहीं है। हमने यह कहा है कि अदालतों का जो फैसला होगा वह हमें अॅक्सेप्ट (Accept) करना चाहिये। अिस लिये हमनें यह काम अदालतों पर ही छोड दिया है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अध्यक्ष महोदय, अभी अेक ऑनरेबल मेंबर नें अिस तरफ के मेंबरों के नियत पर जो अिल्जाम लगाया है, अुसका मैं सख्त विरोध करता हूं, और यह साफ तौर पर—

Shri Devising Chauhan : The hon. Member can speak on the section.

Shri V. D. Deshpande : I am speaking on the section, just as the hon. Member speaking on the section.

जो अुस तरफ के मेंबर्स हैं वे ही कानूनी बहस कर सकते हैं और दूसरे नहीं कर सकते अैसा तो नहीं है। अिस तरफ भी लॉ ग्रॅज्युअेट्स हैं, और अुस तरफ भी लॉ ग्रॅज्युअेट्स हैं, और कानूनी पहलुओं पर बहस भी कर सकते हैं। सवाल यह अुठाया जा रहा है कि कानून का जो अिंटर प्रिटेशन किया जा रहा है, वह सही है या नहीं। मैं यह कहना चाहता हूं कि ऑनरेबल मेंबर ने जो तकरीर की, अुससे मुझे अैसा मालूम हुआ कि यह सब मसला अदालतों की मर्जी पर छोडा गया है। वहां डेटर के लिहाज से सब बातें सही साबीत नहीं हो सकतीं अिस लिये हमने जो अमेंडमेंट पेश किया है, वह अिस तरह से है——

"In considering whether the settlement arrived at is bona fide and voluntary and is not made with intent to defeat or delay any of the creditors of the debtor and is in the interest of the debtor, the court shall have regard also to the provisions of section 22 and such other matters as may be prescribed."

हुकूमत भी यह महसूस करती है कि सेक्शन २२ ही काफी नहीं है, बल्कि अुसके साथ और भी हिदायतें देने की जरूरत है। सेक्शन में भी सच अदर मॅटर्स (Such other matters) अैसे अलफाज रखे गये हैं।

"Such other matters as may be prescribed"

यह सच अदर मॅटर्स क्या हैं, यह मै पूछना चाहता हूं। क्या अिसका मतलब यह है कि जो सबॉरडिनेट लेजिस्लेशन बॉडी (Subordinate legis lation body) है, अुनकी तरफ से अिसके बारें में रूल्स बनेंगे, अुसके लिये क्या कोअी अॅथॉरिटी (Authority) रखी जायेगी? जब हम खुद कानून बनाते हैं तो यह देखना चाहते हैं कि सच अदर मॅटर्स क्या हैं। सेक्शन २२ के तहत स्केलिंग डाअून हुआ है या नहीं। सेक्शन ५ में कहा गया है कि——

"If the debtors make a declaration that there are no such debts, the court shall make an award in term of such settlement."

जैसा की अूपर कहा जा चुका है कि सेक्शन २२ के तहत स्केलिंग डाअून हुआ है या सेक्शन ३१ या ३३ के तहत हुआ है यह अदालत देखेगी। यह दफा सेटलमेंट के सिलसिले में आया है। दफा ३१ और ३३ में भी स्केलिंग डाअून का मौका दिया गया है। दफा ३३ सिक्युअर्ड और अन सिक्युअर्ड डेट्स के बारें में है।

"After determining the amount of debts scaled down in the manner provided in section 31, the court shall, save as otherwise provided in section 33, make an award."

सेक्शन ३३ में स्केलिंग डाअून करते वक्त अुसके पेअिंग केपॅसिटी (Paying Capacity) का लिहाज किया जाय, अैसा है। खाली सेक्शन २२ के हद तक ही सोंचा जाय, तो वह मौका कैसा मिलेगा? यह मै आपके सामने रखना चाहता हूं। मुमकिन है कि हमारा लीगल नॉलेज (Legal Knowledge) आप लोगों से कम हो लेकिन हमारा जितना भी लीगल नॉलेज है, या हम जो प्लेन अिंग्लीश जानते हैं, अुसमें यह माने नहीं निकलते हैं कि सेक्शन ३१ और ३३ को भी अदालत लागू करेगी। हम यहां पर साफ साफ अलफाजों में यह रखना चाहते हैं कि कर्ज के स्केलिंग डाअून करते वक्त कर्जा अदा करने वाले की पेअिंग कॅपॅसिटी (Paying Capacity) तथा सिक्युअर्ड और अन सिक्युअर्ड डेट्स (Secured and unsecured debts) का ख्याल करना जरूरी है।

यह अेतराज किया जा सकता है कि दफा ८ के तहत सब क्लॉज ६ में यह आ गया है। दूसरे कर्ज आ जाय तो अुस समय दफा ४ लागू होगा, और कहा गया है कि डेटर के बारें में अवार्ड देंगे। अिस सिलसिले में दफा ३१ और ३३ लागू नहीं हो सकता है। मेरा कहना है कि सेक्शन २२ के साथ ३१ और ३३ लागू किया जाय तो क्या हर्ज है? अुससे क्या नुकसान होनेवाला है? मेरे ख्याल से अुससे कुछ भी नुकसान नहीं होने वाला है। यह महसूस किया गया कि ड्यू डेट (Due debt) पर टाअिम बार लिमिट होनी चाहिये। टाअिम बार डेट को लिमिट रखनी चाहिये।

हम जो कानून बनाते हैं वह अैसा होना चाहिये कि अुसमें अेक बार कानून बनने के बाद अदालतों में अुसपर ज्यादा बहस का और अिंटरप्रिंट करने का मौका नहीं होना चाहिये। हम वकीलों को

बडाना नहीं चाहते हैं। दफे २२ के साथ दफे ३१ और ३३ रखें तो अच्छा होगा। जिससे डेटर को ज्यादा से ज्यादा फायदा मिल सकें।

यह कोओी पार्टि फीलिंग (Party feeling) का सवाल नहीं है। अगर अैसा समझा जाय तो फिर यहां पर मुख्तलिफ सवालों पर बहस करना नामुमकिन होगा। जो भी चीजें अुनके फायदे के लिये करना जरूरी हैं, वह तो की ही जानी चाहियें। अिस लिये में अपील करूंगा कि अिसे पार्टि पॉअिंट से न देखा जाय। अिसे कानूनसाजी के लिहाज से देखना चाहिये, और अिसमें अैसे अमेंडमेंटस लाये जाने चाहिये, जिससे कानून ज्यादा वसी हो, और अुसमें कोओी कॉम्प्लिकेशन्स न हों। अिस लिये ऑनरेबल मिनिस्टर साहब से मैं यह कहूंगा कि वह अिस दृष्टि से अिस तरमीम की तरफ देखें, और तरमीम मंजूर कर लें।

شری جے۔ آنند راؤ (سرسلہ ۔ عام) :— مسٹر اسپیکر سر میں اس سلسلہ میں دو تین باتیں عرض کرونگا ۔ ہمیں عدالت کے اختیار تمیزی دینے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم عدالت کے لئے صاف اور واضح طریقہ پر قانون مہیا کریں ۔ یہاں یہ کہا جارہا ہے کہ عدالت دوسرے دفعات کے لحاظ سے بھی تصفیہ کریگی ۔ ان کے حوالے سے ہی تمام معاملات کا فیصلہ ہوگا لیکن ہم بھی اس چیز کو الفاظ کی شکل میں امنڈمنٹ کے ذریعہ لارہے ہیں جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ سوال یہ ہے کہ والنٹرلی کرنی فریقین آپس میں جو معاھدہ کرلیتے ہیں یا نہیں اوسکو عدالت کس طرح صحیح سمجھیگی ۔ جیسا کہ آنریبل ممبرس کو اور خود مجھے تجربہ ہے اس میں پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مثلا قولداروں کو اون کے حقوق سے آگاہ کردیا گیا ہے ۔ محفوظ قولدار اپنی اراضی پر قابض ہیں ۔ اون کا قبضہ زائد از بارہ سالہ بھی ہے لیکن اسکے باوجود بھی پٹہ دار سے آپسی تصفیہ کررہے ہیں اور زمینات بیچے جارہے ہیں ۔ کس قیمت پر بیچ رہے ہیں ۔ اسمبلی سے مقرر کی ہوئی قیمت پر نہیں بیچ رہے ہیں بلکہ اوس سے کم قیمت پر بیچ رہے ہیں ۔ جب ہم انکو سمجھاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ زمین پٹہ دار کی ہے وہ اوسی کی ہی ملکیت ہے ۔ آپ قانون کے تحت جو قیمت مقرر کئے ہیں ہم اوس سے دس پانچ روپیہ کم لے رہے ہیں ۔ سو دیڑھسو روپیہ کم نہیں لے رہے ہیں ۔ ہمارے سمجھانے سے زیادہ سے زیادہ دس پانچ روپیہ بڑھاتے ہیں ۔ محفوظ قولداروں میں بھی یہ پولیٹیکل کانشنس پیدا ہوگئی ہے ۔ میں مثالا ہر تعلقہ اور ضلع کے واقعات بتا سکتا ہوں ۔ وہاں یہ واقعات ہورہے ہیں ۔ ایسی صورت میں اس قانون کا بھی کیا اثر ہوگا ۔ جو کریڈیٹرس ہیں وہ ڈیٹرس پر دباؤ ڈالینگے ۔ فرض کیجئے ہزار روپیہ قرض ہے سود وغیرہ ملا کر دو ہزار ہوجاتا ہے ۔ کس طرح آپس میں سمجھوتہ کرکے سو دو سو روپیہ کم کرلینگے ۔ وہ بھی خوشی سے مان لیگا یہ بھی مان لیگا ۔ وہ لوگ عدالت کے سامنے آکر حلفاً یہ بیان دینگے کہ بلا کسی مجبوری یا دباؤ کے ہم نے آپس میں تصفیہ کرلیا ہے ۔ اسکو عمل میں لائے ۔ اس طرح عدالت میں پیش ہونے کے بعد عدالت مزید تحقیقات نہیں کریگی کیونکہ بظاہر والنٹرلی یہ تصفیہ ہوا ہے ۔ عدالت ایسے سمجھوتے کو مان لیگی ۔ اور اس طرح کریڈیٹر

هی زیادہ فائدہ اٹھائیگا ۔ هم نے جو ترمیمات پیش کی هیں اگر انکو تسلیم نه کیا جائے تو یه واقعات هونگے ۔ آپ جانتے هیں که ڈیٹر کے مقابله میں کریڈیٹر زیادہ هوشیار هوتا هے ۔ هوشیار اس وجه سے هوتا هے که وہ زیادہ تعلیم یافته هوتا هے ۔ کم سے کم لکھنا پڑھنا جانتا هے ۔ کھاته وغیرہ رکھتا هے ۔ اوسکے مقابله میں ڈیٹر کی حالت خراب رهتی هے ۔ وہ حساب کتاب نہیں رکھتا ۔ ان حالات کے پیش نظر یه امنڈمنٹس منظور کرنا مناسب هے ۔ اس طرف اور اوس طرف کے آنریبل ممبرس جانتے هیں که قولداری قانون کے نفاذ کے بعد اونکی کانسٹی ٹیونسی میں کیا واقعات هوئے ۔ هم کو پارٹی اسپرٹ سے بالاتر هوکر سوچنا چاهئے که آیا حقیقت میں قولداروں کا فائدہ اس سے هورها هے یا نہیں اس لئے میں ایوان سے مودبانه طور پر عرض کرونگا که هماری ترمیمات قبول کرلیجائیں ۔ تاکه آئندہ کسی قسم کا شبه باقی نه رهے ۔ اور کوئی کریڈیٹر اس موقع سے بیجا فائدہ نه اٹھائے ۔ وہ لوگ پانچ فیصد یا دس فیصد قرضه معاف کرلیکر آپس میں سمجھوته کرلیں گے اور عدالت میں حلفنامه داخل کردینگے ۔ جسکی وجه سے اس قانون کا پورا پورا فائدہ همارے مقروض کسانوں کو نه هوسکیگا ۔ اگر هماری ترمیمات منظور کرلی جائیں تو مقروض کسانوں کا صد فیصد فائدہ هوگا ۔ مجھے امید هے که ممبر انچارج آف دی بل (Member incharge of the Bill) ان کو منظور کرلینگے ۔

شری بھگونت راؤ گاڑے :— میڈم چیرمن ۔ اس سکشن کے تعلق سے جو مباحث کئے گئے هیں میں سمجھتا هوں که اون میں جذبات کے تحت چند باتیں کہی گئی هیں ۔ میرا یه خیال هے که اس سلسله میں جذبات کا دخل نہیں هونا چاهئے ۔ یہاں صاف صاف الفاظ جو قانون میں رکھے هوئے هیں اونکے انٹرپریٹیشن کے لحاظ سے بحث هونی چاهئے ۔ میں زیادہ ان تفصیلات میں جانا نہیں چاهتا ۔ صرف ترمیم کی حد تک یه کہونگا که موور آف دی امنڈمنٹ کو اس بارے میں یه شبه هے که اگر دفعات کی صراحت نه کیجائے تو کوئی فائدہ مدیون کو نہیں پہنچ سکتا ۔ دفعه (۹) اون خاص محدود حالات اور معاملات سے متعلق هے جو عدالت کے سامنے آئینگے ۔ ایسی عدالت جسکی تعریف اس قانون میں کی گئی هے اوسکے سامنے دفعه (۴) کے تحت درخواستیں پیش هونگی ۔ یا جس قسم کی درخواستیں اس قانون کے تحت پیش کی جاسکتی هیں وہ پیش هونگی ۔ ویسی درخواستوں سے وہ دفعات متعلق هونگے اور انکی روشنی میں تصفیه کیا جائیگا ۔ اور جہاں جہاں یه قانون ساکت هے وهاں ضابطه دیوانی متعلق هوجائیگا ۔ ایسی صورت میں عدالت کے سامنے جو کیس آئیگا اور جو سٹلمنٹ آئیگا ۔ فریقین یعنی ڈیٹر اور کریڈیٹر کی جانب سے مواد پیش هوگا اوسکی روشنی میں عدالت تصفیه کرنے کے موقف میں هوگی ۔ آپسی تصفیه جب هوجاتا هے تو اون هی اشکال سے دفعه (۹) متعلق هے ۔ یه شبه ظاهر کیا جارها هے که دفعات (۲۲) اور (۳۱) جن کے ذریعه قرضه کو اسکیل ڈاؤن کیا جائیگا یا رعایتیں دیجائینگی وہ متعلق نہیں هونگے ۔ یه صحیح نہیں هے بلکه

جب عدالت کے سامنے اس قسم کا والنٹری تصفیہ آئیگا تو وہ یہ دیکھے گی کہ آیا یہ تصفیہ مدیون کے فائدے کے لئے ہوا ہے یا نہیں ۔

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

یہ شبہ بھی ظاہر کیا جارہا ہے کہ وہ ایک قسم کا اوارڈ ہوگا جسکو دوسرے چارہ کار کے ذریعہ منسوخ کیا جاسکتا ہے ۔ میں یہ کہونگا کہ آپ کے جو شبہات ہیں وہ صحیح نہیں ہیں ۔ ڈیٹر کو اس قانون کے ذریعہ جو فائدہ پہنچ سکتا ہے وہ دو دفعات کے تحت ہی پہنچ سکتا ہے ۔ دوسرے دفعات ایسے نہیں ہیں جنکے متعلق یہ کہا جائے کہ عدالت ڈیٹر کو فائدہ پہونچاسکے گی ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ عدالت لازماً ان دو دفعات کے تحت ہی غور کریگی کہ آیا اس سے مدیون کا فائدہ ہوگا یا دائن کا ۔ میں عرض کرونگا کہ اس طرح سے پورے معاملات کو دیکھا جائیگا اور اس دفعہ کے تحت وہ تمام کارروائیاں چند تحدیدات اور شرائط کے تحت ہونگی ۔ اس میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوگا کہ اون رعایتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے دائنوں کو فائدہ پہونچایا جائے ۔ اس وضاحت کے بعد میں عرض کرونگا کہ موورس آف دی امنڈمنٹس اپنی امنڈمنٹس واپس لے لیں اور اس دفعہ کو منظور کرلیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 5 between ' benefit ' and ' such ' insert: ' and does not deprive the debtor from the advantages that he is entitled under sections 22, 31 and 33 '. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 6 between ' award ' and ' in ' insert : ' having regard to the provisions of sections 22 and 31 '. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

' That Clause 9 stand part of the Bill '.

The motion was adopted.

Clause 9 was added to the Bill.

Discussion on the motion for Adjournment re : Communal Disturbances at Nizamabad

Mr. Speaker : Discussion on the motion for adjournment may be commenced now.

شری سید اختر حسین :— جناب اسپیکر صاحب - میں سب سے پہلے تو ۱۰ - اگسٹ کے روز نظام آباد میں گاندھی جی کے مجسمہ پر پاکستانی جھنڈا لہرانے کے مبینہ واقعہ کی مذمت کرتا ہوں - میرا پورا یقین ہےکہ اس معزز ایوان کے تمام اراکین چاہے اونکا تعلق کسی پارٹی سے کیوں نہ ہو ایسے واقعات کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرسکتے - ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان کی آزادی کے بعد سے پیش آنے والے واقعات میں سب سے زیادہ اہم ضرورت ہمارے سامنے یہ ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی اور فرقہ وارانہ قوتوں اور اس قسم کی سازش کرنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کردیا جائے -

ہمیں اپنی شاندار قومی تحریک کا ایک زبردست تجربہ ہے کہ کس طریقہ سے انگریزوں نے اور انگریزوں کی سامراجی حکومت نے دو سو سال تک ہندوستان پر حکومت کرکے یہاں کے مختلف فرقوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کئے اور مختلف طریقے اختیار کرکے اشتعال انگیزی سے آپس میں لڑانے کی کوشش کی - میں سمجھتا ہونکہ اس ایوان کے تمام اراکین جنہوں نے براہ راست یا بالواسطہ اس قومی تحریک کی جدوجہد میں حصہ لیا ہے وہ اچھی طرح اسبات سے واقف ہیں کہ کس طرح سامراجی حکومت اور رجعت پسند قوتیں لوگوں کے بڑھتے ہوئے جمہوری مطالبات کو کچلنے کیلئے قوت اور سازش کا استعمال کرتی رہی ہیں جسکی وجہ سے ہندوستان کی آزادی جو بہت پہلے ہی حاصل ہوسکتی تھی اس میں اتنی تاخیر ہوئی اور ہم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ۱۵ - اگسٹ سنہ ۱۹۴۷ ع کی آزادی کے بعد سے اگرچہ بظاہر ان قوتوں کا خاتمہ ہوگیا اور بظاہر ہندوستان میں جمہوریت کا دور دورہ شروع ہوا - ریاستوں اور مرکز میں جمہوری حکومت قائم ہوئی لیکن اسکے باوجود ہم نے یہ دیکھا ہے اور خود گاندھی جی کی شہادت ایک ایسا واقعہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ پرست قوتیں ہمارے دیش میں اب بھی موجود ہیں - انکو ختم کرنا - انکو کچلنا اور انکے خلاف منظم طریقہ سے اقدامات عمل میں لانا ان سب لوگوں کا پہلا فرض ہے جو جمہوریت پسند نظریہ رکھتے ہیں - یہاں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس فرض کے ادا کرنے میں ہماری مختلف ریاستیں اور خاص طور پر حکومت حیدرآباد نے جو تساہل اور جو لیت و لعل روا رکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی قابل مذمت ہےاور اگر اس جمہوری حکومت میں جنہوں نے آزادی کی تحریکوں میں حصہ لیا ہے اگر وہ بھی آگے بڑھکر ان قوتوں کو روکنے کے لئے اقدام نہیں کررہے ہیں تو مجھے افسوس ہے کہ حالات خوشگوار ہونے کے بجائے افسوسناک ہونے جائینگے اس لئے میں خاص طور پر یہاں نظام آباد کے واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - جیسا کہ میں نے ابھی کہا اسکی سب لوگ مذمت کرتے ہیں - ہمیں صرف یہی نہیں کہنا چاہئے کہ یہ پولیس اور عدالت کا کام ہے وہی اسکی تحقیقات کرے گی اور جو بھی لائق سزا ہو چاہے اسکا کسی فرقہ سے تعلق ہو اسکو سخت سے سخت سزا دیجائیگی بلکہ ساتھ ہی ساتھ آج اس ایوان میں سنجیدگی کے ساتھ اپنے دماغی توازن کو برقرار رکھتے ہوئے اور مسئلہ کی سنگینیت کو سامنے

رکھتے ہوئے ہمیں غور کرنا ہے کہ کیا ایسا واقعہ نظام‌آباد میں ہی ہوا ہے یا اس سے پہلے دوسری جگہوں پر بھی فرقہ‌واری تصادم کے واقعات ہورہے ہیں۔ اگر ہورہے ہیں تو کیوں ہورہے ہیں ۔ انکے اسباب کیا ہیں اور ان اسباب کو دور کرنے میں ہم نے کہاں تک حصہ لیا ہے اور کہاں تک اس میں تساہل کیا ہے۔ اس موقع پر میں خاص طور پر اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ نظام‌آباد کا واقعہ میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے ۔ حیدرآباد کے لوگ جانتے ہیں کہ جس طرح کہ پولس ایکشن سے پہلے ایک فرقہ‌پرست رضاکار حکومت یہاں قائم تھی اسوقت جس قسم کے ہنگامے یہاں کھڑے کئے جاتے تھے انکے پیچھے دراصل کس کا ہاتھ ہوتا تھا۔ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقوں کے لوگوں کے خلاف انکو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی نہ کوئی الزام عائد کرنے فرقہ‌واری فساد کھڑا کرتے تھے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ دور ختم ہوچکا ہے اسکے باوجود ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ ہمارے دیش میں فرقہ پرست قوتیں موجود ہیں جن کو کچلنے کی پوری کوشش نہیں کیگئی ۔ اگر آج ہم سب یہاں سے یہ فیصلہ کرکے اٹھتے ہیں کہ پوری شدت کے ساتھ ان قوتوں کو کچلینگے تو یقیناً ہم اس میں کامیاب ہوسکتے ہیں ۔

اس موقع پر میں ان مسائل کی طرف اشارہ کروں تو بیجا نہوگا جو پچھلے دنوں پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات اور پاکستان اور امریکہ کے فوجی معاہدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انکا جو اثر اور عمل و رد عمل ہمارے ملک میں ہورہا ہے وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ باہر کے سامراجی ہمارے دیش کے چپے چپے پر پھیلے ہوئے ہیں اور یقیناً انکی سازش کچھ اس قسم کی ہے کہ جواہر لعل کی خارجی پالیسی کو شکست دیجائے ۔ ہمارے ملک میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ فرقہ‌واری تصادم ہو ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ جو ترقی پسند عناصر یہاں ہیں انکو کچلا جاسکے۔ اسی عزم کے ساتھ وہ مختلف طریقوں سے کشمیر اور دوسرے علاقوں میں اپنی سازشوں کا جال پھیلا رہے ہیں۔ اسکو سامنے رکھا جائے اور اسکے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ بہر حال حیدرآباد میں بھی فرقہ برست قوتیں چاہے وہ کسی مذھب کے نام سے ابھرتی ہوں انکی نمائندگی کرنے والے لوگ ہیں۔ اس لئے ان حالات میں یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ نظام‌آباد کے واقعہ کے پیچھے جو تحریک ہے اسکو پکڑنے کی کوشش کیجائے ۔

مجھے افسوس ہے کہ مجھ پر کچھ پابندیوں کے عائد کئے جانے کی وجہ سے میں پوری تفصیلات ھاؤز کے سامنے نہیں رکھ سکتا لیکن عام طور سے یہ بتلا سکتا ہوں کہ نظام‌آباد میں آج سے کئی مہینے پہلے اس قسم کا مواد پک رہا تھا اور پچھلی عید رمضان کے موقع پر جن چند لوگوں سے پولیس نے مچلکہ لیا تھا ۔ ان کے مچلکہ ختم ہوگئے تھے اور انہوں نے عید کے موقع پر لاٹھیوں اور پتھروں سے اقلیتی فرقہ کے افراد پر حملہ کیا تھا اور اسی طرح بقرعید میں بھی کچھ واقعات ہوئے ۔ جب یہ پس منظر تھا تو اس کا امکان

نہیں کہ ذریعہ وری تشدید کی بڑھکر ایسا نا گوار واقعہ ہوسکتا ہے ۔ اس کے بعد اخبارات میں
یہ خبر آئی کہ نظام آباد کے " چوک " میں ڈھائی یا تین بجے پاکستانی جھنڈا نصب کیا
گیا ۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ یہ پاکستانی جھنڈا گاندھی جی کے
مجسمہ پر نصب کیاجاتا ہے تو نہ صرف یہ واقعہ اور اس کے ساتھ کے پچھلے حالات اور پس منظر
ہمارے سامنے آتا ہے بلکہ ساتھ ساتھ ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ پولیس اور
ذمہ دار ارباب اقتدار نے اس موقع پر کیا کیا ۔ یقیناً اس بات سے کوئی شخص اختلاف
نہیں کرسکتا کہ یہ بہت زبردست اور اشتعال انگیز واقعہ تھا ۔ اور جیسا کہ اس واقعہ کو
سب لوگ جانتے ہیں اور جیسا کہ وہاں کی رپورٹ سے ظاہر ہے نظام آباد کی پوری
بستیوں میں آگ کی طرح اس کی خبر پھیل گئی ۔ میں اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا ۔ لیکن
یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ رات کے ڈھائی بجے تک گاندھی جی کے مجسمے اور اس مقام
کی آرائش ہوتی رہی ۔ ہوٹلیں آباد تھیں چہل پہل تھی اس لئے کہ یہ جشن آزادی کی
ساتویں سالگرہ کی رات تھی اور لوگ اس کی تیاری کررہے تھے ۔ لوگ آرہے تھے اور
جارہے تھے ۔ ایسی صورت میں یہ واقعہ ہوتا ہے اگر اس کو کسی ایک فرقہ کے ساتھ منسوب
کیا جائے یا ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر اس کا الزام لگائے تو یہ مناسب نہوگا ہم کو بہرحال
اس نتیجہ پر پہنچنا پڑیگا کہ اس میں فرقہ ذات اور شخص کا سوال نہیں ہے اس میں ہندواور
مسلمان کا سوال نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک منظم سازش ہے اور جیسا کہ میں نے
کہا مجھے اندیشہ ہے کہ جو واقعہ مقامی طور سے ہوسکتا ہے اس کا سلسلہ کچھ اور دور
تک بھی جاسکتا ہے ۔ یعنی اس کا سلسلہ اگر پتہ چلایا جائے تو نظام آباد سے دلی ہوتا
ہوا واشنگٹن تک بھی پہنچ سکتا ہے ۔ لیکن اگر میرے اس فار فچڈ (Far fetched)
تصور کو قبول کرنے میں جیسا کہ میں نے اس کی جانب اشارہ کرنے کی کوشش کی ہے
کچھ تامل ہو اور اگر اس رسی کا سلسلہ اتنا دور دراز نہ بھی پہنچتا ہو تو بھی
جہاں ان واقعات کا تعلق ہے ان کی تحقیقات کرنا ضروری ہے ۔ یہ واقعات پولیس کے سامنے
اور حکومت حیدرآباد کے سامنے موجود تھے اور ارباب اقتدار اس کی سنگینیت سے واقف
تھے ۔ ایسی صورت میں چاہئیے تو یہ تھا کہ ذمہ دار عہدہ دار اس اندیشہ کو محسوس
کرتے اور نہایت ہی عجلت کے ساتھ ایسے انتظامات کرتے کہ ان کی ابتدا ہی سے کسی
اقدام کی روک تھام ہوسکتی ۔ اگر ایسے انتظامات کئے جاتے تو میں نہیں سمجھتا کہ
مار دھاڑ اور آتشزدگی کے اندوہناک واقعات پیش آتے ۔ لیکن میں نے اور اس ایوان کے
اور اراکین نے وہاں جاکر دیکھا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ۱۰ ۔ اگسٹ کو نظام آباد
پچھلے پہر سے دن کے تین ساڑھے تین بجے تک ایک انارکی (Anarchy)
کی کیفیت تھی اور جب تک حیدرآباد سے انسپکٹر جنرل پولیس اور پولیس کا دستہ
نہیں جاتا ہے نہ تو دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ عمل میں لایا جاتا ہے اور نہ کرفیو نافذ کیا جاتا
اور نہ کوئی موثر قدم اٹھایا جاتا ہے تاکہ اس کی روک تھام کی جاسکے ۔ اس کا نتیجہ
نکلتا ہے کہ جو عناصر بھی یہ چاہتے ہیں یا جن کی رہنمائی میں بھی یہ کام علانیہ

طور پر ہوتا ہے انہیں اس کا کافی موقع ملتا ہے اور بڑے پیمانہ پر مکانات اور دوکانات کو لوٹا اور جلایا جاتا ہے ۔

اس موقع پر میں حکومت کے اس پریس نوٹ کی طرف اشارہ کرتا ہوں جس میں اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے اور کافی گھٹا کر بیان کیا گیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کو گھٹانے کی ضرورت نہیں تھی ۔ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ خود حکومت اپنے مجرمانہ ضمیر کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہے اس لئے کہ عین موقع پر حکومت کی مشنری متحرک نہیں ہوتی اور جب بعد میں اس کا احساس ہوتا ہے تو اس کا مجرمانہ ضمیر اسے اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ واقعات کو کم کرکے بیان کرے ۔ چنانچہ حکومت کے پریس نوٹ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب نقصان ہوا اور ایک سو سے اوپر زخمی ہسپتال میں موجود ہیں لیکن میں آپ کو بتاؤں اور جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے اور اس اسمبلی کے آنریبل ممبرس بھی جانتے ہیں تقریباً چار سو اشخاص کو غنڈوں نے مارا پیٹا اور سیکڑوں گھروں کو لوٹا لیکن جیسا کہ میں نے کہا اس کی روک تھام کی کوشش نہیں کی گئی ۔ تقریباً دو سو مکانات جلائے اور لوٹے گئے جن میں عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر ہر نوجوان اور بوڑھے پر غنڈوں نے لاٹھیوں سے حملہ کیا ۔ ظاہر ہے کہ اس دہشت کے عالم میں جبکہ غنڈوں کا حملہ ہو رہا تھا سب لوگ اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرانے کے لئے ہسپتال نہیں جاسکتے تھے اس لئے ہسپتال کی تعداد غیر صحیح ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جن لوگوں کے مکانات و دوکانات جلائے گئے اور جو بری طرح جلے ہوئے ہیں ان کی تعداد بھی پچاس سے اوپر ہے ۔ جو لوگ زخمی ہوئے انکی تعداد میرا اپنا اندازہ ہے اور جس کو ثابت کرنے کے لئے میں تیار ہوں وہ چار سو سے زائد ہے ۔ ایک خاتون پر کلہاڑی سے حملہ کیا گیا ۔ سرکاری ملازمین کو بھی غنڈوں نے نہ چھوڑا اور آر ۔ ٹی ۔ ڈی کے ملازمین بھی ان کے حملہ سے نہ بچ سکے ۔ صبح کے وقت گاندھی چوک سے جانیوالی دو بسوں کو روک کر اقلیتی فرقہ کے مسافروں اور ملازمین آر ۔ ٹی ۔ ڈی پر حملہ کیا گیا ۔ مقامی نظم و نسق کو اور پولیس کو اسکی اطلاع ہوتی ہے اور اسکی بھی اطلاع ہوتی ہے کہ یہ آگ تیزی سے پھیلتی جارہی ہے لیکن اس کے باوجود کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جاتا کہ اسکی روک تھام ہوسکے ۔ صبح کے وقت جب یہ واقعات شروع ہوئے (اگر چہ حکومت کے پریس نوٹ میں بھی بتلایا گیا ہے کہ دس گیارہ بجے سے یہ واقعات شروع ہوئے) حکومت کے ذمہ دار عہدہ دار اور تمام کانگریسی اراکین مقننہ وہاں جاکر ہندوؤں اور مسلمانوں سے اور ہر فرقہ کے لوگوں سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ واقعات کی ابتداً چار بجے سے ہوئی اور اس کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ یہاں سے پولیس کا دستہ نہیں پہنچا ۔ اس لئے کہ یہاں کے اور وہاں کے ذمہ دار افسروں کو اسکی اطلاع تھی ۔ کلکٹر اور پولیس کو اسکی اطلاع تھی ۔ لیکن انہوں نے ایسا کوئی اقدام نہیں کیا ۔ نہ لاٹھی چارج کیا گیا ہے جیسا کہ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے ۔ اور نہ لاٹھی چارج سے لوگ زخمی ہوئے ۔ مجھے معلوم ہوا کہ ۱۱ بجے کے بعد ایک مقام پر ہلکا لاٹھی چارج ہوتا ہے ۔ ۱۱ بجے تک پولس کی دو چار جیپس گھومتی رہیں ۔ مجمع کو روکنے کی موثر کوشش

نہیں کی جتی - بہرحال یہ واقعہ ہوتا ہے - ان واقعات کے نتائج میں سیکڑوں انسان تباہ ہوجاتے ہیں - لٹ جاتے ہیں - انسانیت کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ ایسا بڑا جرم ہے ایک ایسا سیاہ دھبہ ہے جو اس سرکار کے دامن سے جو اس وقت حکمران ہے کبھی نہیں مٹ سکتا - اور تاریخ میں ہمیشہ کے لئے یہ محفوظ ہو جائیگا - میں یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں کہ اگر حکومت واقعات کو کم کرکے بیان کرتی ہے تو - ع -

جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو بکاریگا آستین کا

وہ لہو جو آج بھی زخمیوں کی آستینوں بستیوں میں بھرا ہوا ہے جس کے نشان مختلف گھروں میں موجود ہیں اور آج بھی اسکے دھبے نظام آباد کے متعدد در و دیوار پر نظر آئینگے ذمہ دار منسٹر وہاں جا کر اسے دیکھ سکتے ہیں - یہاں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دوسرے دن جب ہمارے منسٹر دورہ کرنے کے لئے نظام آباد جاتے ہیں تو صرف ایک مکان پر وزٹ (Visit) کرتے ہیں ایک دولتمند کا مکان جو لٹ گیا اور چند جلی ہوئی لٹی ہوئی ہوٹلوں کو موٹر پر بیٹھے بیٹھے دیکھ لیتے ہیں - وہ یہ زحمت نہیں کرتے کہ ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کریں - جو اس حادثہ کا شکار ہوئے ہیں ان کا تعلق کسی فرقہ سے نہیں بلکہ وہ زیادہ تر غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس طبقے کا تعلق اسلام سے نہیں ہے - اس کا تعلق ہندومت سے نہیں ہے - وہ معاشی حالات سے مجبور ہیں جو صبح سے شام تک محنت مزدوری کر کے اپنے بال بچوں کا پیٹ بہ مشکل بھر سکتے ہیں - وہ اپنے آپ کو اسی کام میں مصروف رکھتے ہیں - میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ جو وزیر یا کانگریس کے لیڈر وہاں تشریف لے گئے تھے انہوں نے اس جانب توجہ نہیں کی - جب مغرب کے بعد ہم نے ان سے ملنا چاہا تو بلکہ بقول اکبر مجھے معلوم ہوا کہ ع

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ

نظام آباد میں ایک امن کمیٹی اس سلسلہ میں بنائی گئی ہے اور اس میں ایسے لوگ شریک ہیں جو کسی نہ کسی طرح اپنا دوسرا کردار رکھتے ہیں آج وہی امن کے پرچارک بن گئے ہیں - یہ تو اس واقعہ کا سیاسی اور انتظامی پہلو تھا لیکن آج اس کا سب سے اہم پہلو اس کا انسانی پہلو ہے - اور مجھے یہ کہنا ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اس کو آئندہ نہونے دینا چاہئیے - آج ہمیں اس کا عزم بصمم کرنا چاہئیے کہ اگر موجودہ حکومت جمہوری حکومت ہونے کا دعوی کرتی ہے اور حکومت کے ذمہ دار لوگ ایسے ہیں جنہوں نے عوامی کاموں میں حصہ لیا ہے اور وہ آئی - سی - ایس قسم کے عہدہ دار نہیں ہیں اور انہیں قوم کا درد ہے تو انہیں اس بات کا عہد کرنا چاہئیے کہ ایسا واقعہ آئندہ کسی گوشہ میں بھی نہ ہوگا - ہماری حکومت کی لاٹھی اور گولی مزدوروں پر تو بڑی پھرتی کے ساتھ چلتی ہے جو اپنی مانگیں پیش کرتے ہیں - اور اپنے جائز مطالبات کے لئے آگے بڑھتے ہیں وہ کسانوں کو آگے بڑھنے سے تو روک سکتی ہیں - لیکن جب فرقہ وارانہ تصادم ہوتا ہے ......

مسٹر اسپیکر :- میں آنریبل ممبر کی توجہ رول (۱۰۳) (۲) کی جانب مبذول کراتا ہوں جس میں یہ ہے کہ

No speech during the d b te shall exceed 15 minutes in duration.

شری سید اخترحسین:— مجھے اور ۱۰ منٹ کی اجازت دیں۔

مسٹر اسپیکر:— رواس اجازت نہیں دیتے۔

شری سید اختر حسین:— رولس سے بڑھکر آپ کی رولنگ ہے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं समझता हूं कि यह अेक मोशन है और अुसको मुव्ह करनेवाले के लिये आधे घंटे की अिजाजत है।

مسٹر اسپیکر:— یہاں تو یہ ہے کہ

No speech during the debate shall exceed 15 minutes in duration.

اس میں موور کی کوئی صراحت نہیں ہے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हम में से कोअी ज्यादा लोग बोलना नहीं चाहते। जो लोग खुद वहां जाकर आये हैं वे हालात के लिहाज से चीजें रखेंगे। अुनकी हद तक पांच मिनट ज्यादा दिये जायें तो अच्छा होगा।

مسٹر اسپیکر:— رولس مجھے اسکی اجازت نہیں دیتے۔

شری سید اخترحسین:— خیر یہ دو چار منٹ ضائع ہوگئے ہیں انکی تو اجازت مجھے ملنی چاہئے۔

میں یہ عرض کررہا تھا کہ اس مسئلہ کا ایک سیاسی پہلو ہے اور دوسرا انتظامی پہلو ہے۔ یہ دونوں اہم ہیں۔ لیکن اس مسئلہ کا ایک انسانی پہلو بھی ہے۔ اس نقطہ نظر سے ہمیں بہت زیادہ سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہئے۔ ہمیں یہ نہیں دیکھنا ہے کہ کس فرقہ کے لوگ تباہ ہوئے ہیں۔ یا یہ کہ اقلیتی فرقہ کے لوگوں پر مصیبت آئی ہے تو ہم کیوں اس مصیبت میں ان کا ساتھ دیں۔ نظام آباد میں دو چار نہیں سو دو سو گھر اس طرح لوٹے گئے ہیں کہ ان کے پاس اناج کا ایک دانہ نہیں رہا پہننے کے لئے ایک کپڑا باقی نہیں رہا۔ گھر کا تمام ساز و سامان لوٹ لیا گیا۔ آج وہ لوگ فاقہ کشی کی زندگی بسر کررہے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ان بلبلاتی ہوئی ماؤں اور ان روتی ہوئی بیواؤں اور انکے معصوم بچوں کو دیکھا ہے۔ وہ بلک رہے تھے۔ بھوک سے بے حال تھے تباہ حال تھے۔ یہ تباہ حالی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ میں کہونگا کہ اگر آج بھی ہمارے وزرائے کرام زحمت فرمائیں اور کانگریس کے عہدہ داران عظام وہاں جائیں تو اس منظر کو آج بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد میں اونکے سماجی شعور سے اپیل کرتا ہوں انکے انسانیت کے جذبہ سے اپیل کرتا ہوں جو بہرحال ہر انسان کے پاس تھوڑا بہت موجود ہوتا ہے کہ اگر وہ اس مسئلہ کے سیاسی پہلو کو کسی نہ کسی وجہ سے دباتے ہیں تو وہ اپنے تنہائی کے لمحوں میں اس واقعہ کا تصور کریں اس یاد کو تازہ کریں۔ میں کہونگا کہ وہاں تمام پارٹیوں کے زیادہ سے زیادہ نمائندے جاکر دیکھیں۔ حکومت کے اعداد کے لحاظ سے دیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا اسے مان بھی لیا جائے تو یہ تو جائداد منقولہ ہے اسکے علاوہ جائداد غیر منقولہ بھی ہے جو تباہ ہوئی ہے اسطرح وہاں چھ لاکھ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کا نقصان ہوا ہے جنکا تعلق زیادہ تر غریب طبقے

سے تھے - جو برسوں میں جا کر اپنا گھر بناتے ھیں - برسوں میں کچھ پونجی جمع کرسکتے ھیں - ایسے گھر کو بھی میں نے دیکھا جہاں دو روز پہلے شادی ھو کر بہو آئی تھی - اس پر غنڈے پہنچتے ھیں - گھر کا بوڑھا ان سے درخواست کرتا ھے کہ یہ شادی کے کپڑے ھیں - یہ شادی کا جہیز ھے - یہ دلہن کے زیور ھیں - اس کو چھوڑ دو باقی سب لیجاؤ - لیکن وہ بے رحم غنڈے جن کے پاس کوئی مذھب نہیں ھوتا جنکا مذھب صرف بے رحمی اور ظلم ھوتا ھے اس کو بھی معاف نہیں کرتے - اس بوڑھے کے سینے پر لاٹھی مارتے ھیں اور گھر کا سب مال لوٹ لیتے ھیں میں نے جہیز کی وہ مسہری چکنا چور اپنی آنکھوں سے دیکھی - ایسے غمگین واقعات ایک نہیں دو نہیں بیسیوں اور سیکڑوں کی تعداد میں وھاں ھوئے ھیں - اس لئے ھم سب کا انسانی فرض ھے کہ اس پر سنجیدگی سے سوچیں - ان کا تعلق کسی فرقہ سے ھو ھماری ھمدردی اس طبقہ سے ھونی چاھئے جو لٹا ھوا طبقہ ھے جو ایسے لوگوں کا طبقہ ھے جنکا ھمیشہ استحصال کیا جاتا رھا ھے - سیاسی اور فرقہ وارانہ استحصال - اس سے نجات دلانے کے لئے ھمیں ایک ھوکر اٹھنا ھے - حکومت کی جانب سے کھلے الفاظ میں یہ اعلان ھونا چاھئے کہ جن لوگوں کا مالی نقصان ھوا ھے حکومت اسکی پوری تلافی کرے گی - اسکے لئے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام پارٹیوں کے نمائندے رھیں - یہ میرا مطالبہ ھے - مجھے دو چار باتیں اور عرض کرنی ھیں - حکومت کو اس بارے میں کوئی قطعی بات طے کرنی چاھئے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہو - ایک سیکولر گورنمنٹ کی جو پالیسی ھونی چاھئے اس کے لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ جمہوریت اور انسانیت کے نقطہ نظر سے ایسے واقعات کا اعادہ ھرگز نہونا چاھئے - یہاں اس بات کی ضرورت ھے کہ ایک ایسی تحقیقاتی کمیٹی ایک ایسا انکوائری کمیشن قائم کیا جائے جس میں تمام پارٹیوں کے نمائندے ھوں تاکہ وہ کسی ایسے نتیجے پر پہنچ سکیں جسکی وجہ سے وہ سیاسی منصوبہ اور وہ سیاسی سازش چاھے وہ کسی حلقہ سے ھو منظر عام پر آسکے اور ضروری کارروائی ھوسکے - میرا دوسرا مطالبہ یہ ھے کہ وھاں جو لوگ تباہ ھوئے ھیں جو پریشان حال ھیں ان میں اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت ھے - مختلف ذریعوں سے جن لوگوں کے متعلق ایسی خبر آتی ھے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے اکسانے والے ھیں پولس انہیں اپنی نظر میں رکھے - اب تک انہیں اریسٹ نہیں کیا گیا ھے تو اریسٹ کرے اور وھاں کے لوگوں میں اعتماد پیدا کرنے کیلئے ایک گڈول مشن فوری بھیجا جائے - اور ان لوگوں کو ریلیف کے طور پر مفت راشن اور مفت کپڑا سربراہ کیا جائے اور تباہ شدہ مکانات کی درستگی کا بندوبست کیا جائے - یہ مسئلہ کا انسانی پہلو ھے اور میں سمجھتا ھوں کہ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ھوسکتا - ممکن ھے میں نے جو سیاسی پہلو رکھا ھے اس سے بعض آنریبل ممبرس کو کچھ اختلاف ھو لیکن اسکے باوجود ھرج ھی کیا ھے اگر ان تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ھوئے ایک انکوائری کمیشن قائم کیا جائے اور تحقیقات کروائی جائیں جو نتیجہ برآمد ھوگا وہ ھمارے اور آپکے سامنے آجائیگا - اس بارے میں کافی اور ٹھوس

وجوہ ہمارے پاس موجود ہیں کہ اسکے پیچھے ایک ایسی سازش ہے جیسی کہ سازش انگریز دور میں اور رضاکار دور میں ہوتی رہی ہیں ۔ اور اس سازش کا انکشاف ضروری ہے اس وقت اس سے زیادہ دوسرے واقعات کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھتا اور یہیں پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری محمد داور حسین (نظام آباد) :— مسٹر اسپیکر سر ۔ نظام آباد کے واقعات اور اسکی سنگینیت سے متعلق حکومت نے انکار نہیں کیا ہے ۔ واقعہ حقیقت میں کس حد تک ہوا ظاہر ہے کہ اس کی تفصیلات پر یہ مسئلہ عدالتی تحقیقات میں ہونے کی وجہ سے میرا کچھ عرض کرنا احتاط سے باہر ہے ۔ تاہم میں یہ تسلیم کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی متمدن حکومت کی مشنری سے ایسے ہنگامی واقعہ پر قابو پانے کے لئے جلدی کے ساتھ اقدام کرنے کی توقع کی جاسکتی ہے میرے آنریبل دوست اور اس ایوان کے ممبرس اس کو محسوس کرینگے کہ ہماری موجودہ حکومت کی مشنری نے جیسے ہی اس واقعہ کی سنگینیت اس کے علم میں آئی اپنے اعلی ترین پولس عہدہ دار کو اس مقام پر پہنچا کر اپنا فرض پورا کیا ہے گیارہ بجے جیسے ہی انسپکٹر جنرل پولس کو اس واقعہ کی اطلاع ملی (اور وہ پہلے ہی سے محسوس کرتے تھے کہ نظام آباد ایک پر امن ضلع ہے جہاں کے امن کی حفاظت ضروری ہے ۔ ایک ایسا ضلع ہے جس سے آئندہ ملک کی ترقیات کی بڑی توقعات ہیں) وہ خود بہ نفس نفیس تین بجے دن تک موقع پر پہنچگئے ۔ اور اپنے ساتھ اپنی جمعیت لیکر گئے ۔ اور حالات پر قابو پایا ۔ جس کا خود لائق دوست نے اعتراف کیا ہے جیسے ہی انسپکٹر جنرل صاحب وہاں پہنچے ایک میجک ....

شری سید اختر حسین :— ۱٦ ۔ اگسٹ کو بھی ۹ جھونپڑیاں جلائی گئیں ۔

شری محمد داور حسین :— میں اپنے نظام آباد کی نمائندگی کرنے میں پہلو تہی کرونگا اگر میں نظام آباد کے اہلیان کی جانب سے انسپکٹر جنرل مسٹر شیوکمار لال کی فرض شناسی اور فوری حالات پر قابو پانے میں انکی کامیابی کے لئے ان کا شکریہ نہ ادا کروں ۔

ایک آواز ۔ انہیں مڈل بنا کر دیجئے ۔

شری محمد داور حسین :— اس کے بعد دوسرے روز کے جس واقعہ کے بارے میں لائق دوست نے ذکر کیا ۔ ظاہر ہے کہ انسپکٹر جنرل صاحب واقعہ کی فوری اطلاع کے ساتھ اس واقعہ کی سنگینی کا اپنے ذاتی شعور اور احساس سے اندازہ کرکے ضروری جمعیت لیکر وہاں گئے تھے اور فوری حالات پر بھی قابو پالیا جس سے ان کے فرض شناسی کا اندازہ ہوسکتا ہے ۔ ممکن ہے کسی خاص پوسٹ کے بارے میں اسکی اہمیت کی انہیں فوری اطلاع نہ ملی ہو اور وہاں غنڈوں نے موقع پا کر چند جھونپڑیاں جلادی ہوں ۔ لیکن دوسرے روز کے واقعہ پر جلد قابو پا جانے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ کسی مزید پھیلاؤ کے بغیر وہ واقعہ بھی رک گیا اور امن بحال ہوگیا ۔ ظاہر ہے کہ جو واقعات ہوئے اور جو تفصیلات میرے لائق دوست نے بیان کیں اون سے انکار مقصود نہیں لیکن جس مقام پر سنگین

و تعصب سب کے ساتھ ہوں اور جب جذبات ایک دفعہ برانگیختہ ہو جائیں تو پھر مشکل ہی سے ٹھنڈے کئے جاسکتے ہیں۔ کچھ افراد جن کے جذبات برانگیختہ ہوچکے تھے انہوں نے ایسے افعال کا ارتکاب کیا۔ جن کا ابھی ذکر کیا گیا فسادات کی ذمہ داری ایک خاص طبقے پر عائد کی جاسکتی ہے جو دوسرے طبقہ کی پرسکون زندگی اور خوشحالی سے کھٹک محسوس کرتا تھا۔ لیکن میرے لائق دوست اس سے انکار نہیں کرسکتے کہ حالات کو جلد سے جلد قابو میں لانے کی کوشش کی گئی۔

اب میں ایک اور چیز اس ایوان میں پیش کرونگا۔ اصل مسئلہ کی حد تک جو واقعات ہوئے ہیں ان کو حکومت نے شدت کے ساتھ محسوس کیا اور حالات کو قابو میں لانے کی جتنی تدابیر ہوسکتی تھیں اختیار کررہی ہے۔ واقعات یقیناً سنگین ہیں میں اسکا اعتراف کرتاہوں۔ اس میں شک نہیں کہ حکومت نے فسادات سے متاثرہ رقبہ سے متعلق جو پریس نوٹ جاری کیا ہے اور اس میں جو اعداد و شمار بنائے گئے ہیں وہ حقیقت سے کم ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ اس واقعہ کے بعد دوسری جگہ چلے گئے تھے۔ کچھ لوگ علاج وغیرہ کے لئے رجوع تھے اس لئے پورے اعداد و شمار حکومت کے آگے پیش نہ ہوسکے۔ بہت سے لوگ کل تک بھی جبکہ میں نظام آباد میں تھا پولس میں درخواستیں پیش کررہے تھے۔ متعاقب حکومت کی طرف سے جو پریس نوٹ جاری کیا جائیگا مجھے یقین ہے کہ اس میں تازہ اور صحیح اعداد و شمار پیش ہوسکینگے۔ لیکن ایک درمیانی پریس نوٹ کی بناء پر حکومت پر کسی قسم کا شبہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ سب سے ضروری مسئلہ جو قابل غور ہے یہ ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ کیا تدابیر ہوسکتے ہیں جن سے آئندہ کے لئے اس قسم کے حالات کا اعادہ نہوسکے اور ان کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکے۔ کیونکہ آج نظام آباد میں جو کچھ ہوا ہے اسکا امکان ہے کہ کل ہمارے پر امن دیش میں کہیں اور بہت سے نظام آباد نہ پیدا ہوجائیں۔ اس ملک کے اندرونی امن و امان اور اپنی امن دوستی کی وجہ سے هندوستان نے انٹرنیشنل میدان میں جو وقار حاصل کیا ہے اسکی بقاء و برقراری ہم سب پر فرض ہے۔ ہمارے لئے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ ایسی کونسی جماعتیں ہوسکتی ہیں جو هندوستانیوں کے باهمی تعلقات کو دوسرے ممالک سے کشیدہ کرنے اور اندرونی فضاء متاثر کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ نظام آباد کے اس واقعہ میں کوئی فرقہ وارانہ رنگ نہیں تھا بلکہ غنڈہ عناصر نے نا معلوم افراد کے اشارے پریہ ننگا ناچ کیا۔ یہ ساری کارستانیاں غنڈوں کی تھیں۔ رہا یہ امر کہ یہ غنڈے کس طرح سے اور کس جماعت کا آلہ کار بنے۔ کس طرح سے یہ سارے واقعات ہوئے۔ اس کے پیچھے کیا محرکات ہیں اس کے متعلق ایک سے زیادہ ریڈنگس (Readings) ہوسکتی ہیں۔ ایک ریڈنگ تو یہ ہوسکتی ہے کہ کسی ملک دشمن پاکستانی ذہنیت والے نے اس کا ارتکاب هندوستانی قوم کے جذبات کو مجروح کرنے کی نیت سے کیا ہو۔ ایک سبب یہ ہوسکتا ہے کہ شر پسند عناصر نے ایک خاص فرقہ کے افراد کی دولت لوٹنے کے لئے منصوبہ بنایا ہو اور اس طرح جذباتی اشتعال کے ذریعہ لوٹ مار کا موقع پیدا کیا ہو۔ ایک ریڈنگ یہ ہوسکتی ہے کہ کسی سیاسی

جماعت نے حکومت کی جانب سے عوام کو بد ظن کرنے اور اپنے لئے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی غرض سے یہ تدبیر اختیار کی ہو۔ اور ایک ریڈنگ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کسی بیرونی ملک کی سازش نے اس طرح ملک کے امن و امان کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہو۔ یہ بھی خیال ہوسکتا ہے کہ ایک جماعت یہ چاہتی تھی کہ جو روپیہ پیسہ کسی خاص فرقہ کے لوگوں کے پاس ہے اور اس فرقہ کے جو لوگ نئے حالات کے تحت سلیقے سے زندگی گزارنا چاہتے ہیں اون سے ان کی زندگی کا سرمایہ چھین لیا جائے انہوں نے سوچے سمجھے ہوے منصوبہ کے ذریعہ ہنگامہ برپا کرکے اون کی دولت لینی چاہی۔ اس طرح کی ایک سے زیادہ ریڈنگس ہوسکتی ہیں۔ میں اس موقف میں نہیں ہوں کہ ان میں سے کونسی بات صحیح ہے اس کی وضاحت کرسکوں۔

یہ بھی صحیح ہے کہ جس وقت ایک خاص فرقہ کے خلاف غنڈہ گردی ہو رہی تھی مقامی پولیس اس کی روک تھام کے لئے موثر تدابیر اختیار نہ کرسکی آیا اس کے پاس قوت کم تھی یا کیا وجہ تھی اس کی وضاحت تو کنسرنڈ منسٹر صاحب اپنے جواب میں کرینگے۔ جن لوگوں کے مکانوں میں لوٹ ہوئی وہ اپنے گھروں کے اندر غنڈوں کو لوٹ مار مچاتے ہوے اور دروازہ پر پولیس کو کھڑے ہوئے ان پر قابو پانے میں ناکام دیکھکر وہ یہ محسوس کریں تو بیجا نہیں کہ پولیس بھی ان شرپسندوں کے شریک کار ہوگی۔ مجھ سے بعض متاثرہ لوگوں نے ایسے واقعات بیان کئے ہیں کہ وہ بعض پولیس عہدہداروں کے پاس درخواست لے گئے تھے لیکن وہ قبول نہیں کی گئی۔ کسی نے کہا کہ ان کے مکان کی لوٹ مار کے سلسلہ میں مرتکبین جرم کا نام ظاھر کرکے جب درخواست پیش کی گئی تو سب انسپکٹر صاحب نے درخواست واپس کردی اور کہا کہ نام نکال کر لاؤ۔ ان صاحب نے کہا کہ اطلاع دھندہ کی حیثیت سے جو قانونی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اس کو وہ قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میری رائے میں یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ متعلقہ سب انسپکٹر کے درخواست سے ملزم کا نام نکال دینے کے مشورے میں کوئی بد نیتی تھی۔ بہر حال کچھ ایسے واقعات ہیں جن کی وجہ سے متاثرہ اشخاص میں ایک قسم کی بدگمانی مقامی پولیس کے متعلق موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعات کے سدباب کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنا چاہئے جو ایسے واقعات کی چھان بین کرے اور پتہ چلائے کہ وہ کونسے عناصر ہیں جو اس قسم کے واقعات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ میرے ایک پارسی دوست فیروز شاہ نے بھی کہا کہ واقعی ایسے حادثات کی چھان بین ضروری ہے۔ میرے ایک اور دوست منسارام جی نے بھی کہا کہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہونا چاہئے اس کا سدباب ضروری ہے۔ یہ دونوں اصحاب ذمہ دار اور ریلیف کمیٹی کے ارکان ہیں۔ نظام آباد کے مسلم ذمہ دار اشخاص نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ ان واقعات کی غیرجانبدارانہ تحقیقات کروائی جائے ایسی صورت میں حکومت کو چاہئے کہ ان کی تحقیقات کروا کر ان کی روک تھام کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرے۔

ممکن ہے کہ جو یہ واقعات کسی بیرونی ملک کی ریشہ دوانی کا نتیجہ ہوں لہذا عوام کی جان و مال کی حفاظت و بھلائی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے واقعات کا ارتکاب کرنے والے اور ان کے پیچھے کونسے عناصر کام کر رہے ہیں اس کا پتہ چلائے ۔ آئندہ تفتیش اور انتظام سے متعلق وہاں کی مقامی پولیس کے خلاف متاثرہ فرقہ کو کافی بدگمانیاں ہیں اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ نہ صرف مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرے بلکہ مقامی پولیس میں ضروری تبدیلیوں کا ذریعہ ان میں اس کا احساس پیدا کرے کہ اون کے ساتھ انصاف کیا جائے گا ۔

یہ واقعہ ہے کہ اس وقت تک وہاں جو ریلیف دی گئی ہے وہ کم ہے اس کی وجہ یہ بھی ہوئی کہ پورے متاثرہ لوگوں کی درخواستیں وصول نہیں ہوئی تھیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لائق دوست کا منشاء اس موشن کے پیش کرنے سے یہ ہے کہ حکومت کے سامنے واقعات لائے جائیں ۔ میری رائے میں حکومت کے سامنے یہ واقعات پہلے سے ہیں اور ان کے روک تھام اور انسداد کی تدابیر اوسی روز سے اختیار کی جا رہی ہیں ۔ اب رہا یہ سوال کہ آئندہ کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں ۔ میں میرے لائق دوست سے اس بارے میں متفق ہوں کہ ایک غیر جانبدار اور با اقتدار کمیشن جو ہائیکورٹ کے ججس کے درجہ کے افراد کا ہو تحقیقات کے لئے مقرر کیا جائے ۔

"To investigate what is the root cause".

آخر میں میں کہونگا کہ ہمیں حکومت سے امید رکھنا چاھئے کہ وہ نظام آباد کا انتظام اور بحالی امن و بازآبادکاری کا کام بہ احسن وجوہ کریگی ۔

شری کے ۔ اننت ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر ۔ نظام آباد میں جو افسوسناک واقعات رونما ہوئے ان کے متعلق ہاؤز میں کافی چرچا ہوئی ہے ۔ ان واقعات کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔ وہ کیا اسباب و وجوہات ہوے جن کی بناء پر نظام آباد جیسے پرامن اور امن پسند شہر میں دنگا فساد ہوا اون کا دریافت کرنا ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے ۔ میں ہاؤز کو یاد دلانا چاھتا ہوں کہ پولیس ایکشن سے پہلے رضاکاروں کے دور میں نظام آباد میں کوئی افسوسناک ہنگامہ نہیں ہوا لیکن پولیس ایکشن کے بعد ساری ریاست میں جو واقعات ہوئے اس کی نظیر شائد کہیں نہ مل سکیگی لیکن اون واقعات سے نظام آباد ۶-۷ سال تک محفوظ رہا ۔ کیوں محفوظ رہا ۔ اس وجہ سے کہ گذشتہ حکومت کے زمانے میں رضاکاروں کے دور میں اس قسم کا انیائے (अन्याय) نہیں ہوا کہ جس کا رد عمل اسی طرح کا ہوتا ۔ لیکن آج جب کہ پولیس ایکشن ہو کر چھ سال ہو گئے اس قسم کے واقعات نظام آباد جیسے امن پسند شہر میں کیوں رونما ہوئے اس کے پیچھے کیا محرکات ہیں اس پر ہمیں گمبھیرتا (गंभीरता) سے سوچنے کی ضرورت ہے ۔ آنریبل موور نے جن واقعات کا اظہار کیا میں معدودے چند کے سوا پورے واقعات سے متفق ہوں ۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے بیان میں کچھ مبالغہ آمیزیاں ہوں یا آئندہ کے متعلق واقعہ کے تعلق سے منظم سازش اسکے پیچھے رہنے کے جو اندیشے . . .

شری سید اختر حسین :— میں نے آئندہ کے متعلق صرف اندیشے کا اظہار کیا ہے اون کو میں نے مانا نہیں ہے ۔

شری کے ۔ اننت ریڈی :— بہرحال جو اندیشے انہوں نے ظاہر کئے ہیں اون سے اختلاف کرتا ہوں ۔ بقیہ جو چیزیں انہوں نے ھاؤز کے سامنے بیان کی ھیں میں اون سے متفق ھوں ۔ یہ صحیح ہے کہ اس ہنگامے اور گڑبڑ میں ایسے لوگوں کی تباھی و بربادی ھوئی ہے جو غریب تھے یا متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور ایسے لوگ ھیں جو اپنی کمائی کا وسیلہ و ذریعہ وھی رکھتے تھے جو لوٹا گیا ۔ ایسے لوگ متاثر ھوئے ھیں جو پھل بیچ کر اپنی زندگی بسر کرتے تھے یا چھوٹی موٹی پان وغیرہ کی دوکان لگا کر یا اسی طرح کے چھوٹے موٹے دھندے کرکے اپنی گذر بسر کرتے تھے ۔ ایسے ھی لوگوں کا زیادہ نقصان ھوا ہے اس کو تسلیم کرنے میں پس و پیش نہیں کرنا چاھئے ۔ یہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نظام آباد کی پر امن فضا کو مکدر کرنے کے ذمہ دار کون ھیں اور محرکات کیا ھوئے اس کے جاننے کی حکومت نے کوشش نہیں کی ۔ ایسے عناصر وھاں جمع ھو رہے ھیں جو آج بھی نظام آباد کے امن کو خطرہ میں ڈال سکتے ھیں ۔ وھاں کے مقامی عہدہ داروں کو اور اوپر کے اعلی عہدہ داروں کو بتایا گیا کہ یہاں بعض غنڈہ عناصر جمع ھو رہے ھیں اور پاکستان سے بہت سے لوگ ایک ایک سال اور اس سے زیادہ کے پرمٹ لیکر یہاں آئے ھیں اور چند تو مقامی پاکستان نواز اخبار کی ایڈیٹنگ کرتے ھیں لیکن ان کو ان ارتھ (Unearth) کرنے کی حکومت نے کوشش نہیں کی ۔ اس ذمہ داری کو حکومت نے بروقت پورا نہ کرکے ایسے واقعات ھونے دئے ۔ پاکستانی جھنڈا کس نے لہرایا اس کی دریافت میں حکومت نے اب تک ناکامی کا ثبوت دیا ہے ۔ آج کے حالات میں جب کہ ھمارا دیش سیکولر اسٹیٹ کی بنیادوں پر کھڑا ھو رھا ہے کوئی بھی شخص اس چیز کو پسند نہیں کریگا کہ دیش میں ایسے ہنگامے اور ایسے واقعات ھوں جس کی وجہ سے دیش کی یکجہتی متاثر ھو ۔ اس چیز سے کسی کو انکار نہیں ھوسکتا ۔ اس چیز کو مجھے ھاؤز کے سامنے رکھنا ہے کہ کوئی بھی دیش بھگت جو ہندوستان کے قومی جھنڈے اور قومی تیوھار سے محبت رکھتا ہے اس قسم کی حرکت نہیں کرسکتا ۔ اس قسم کی حرکت سے جذبات متاثر ھو جاتے ھیں اور اون کو ٹھیس پہنچتی ہے اس کو بھی ھمیں اپنے دھیان میں رکھنا چاھئے ۔ میں اس موقع پر ھاؤز کے سامنے یہ چیز واضح کردینا چاھتا ھوں کہ اس انسیڈنٹ کے روز میں موقع پر موجود تھا ۔ مختلف مقامی لیڈروں سے ملا اور وھاں کے ہر گلی کوچے میں پہنچا میں نے ہر جگہ دیکھا کہ ماب (Mob) کا اشتعال اس قدر بڑھا ھوا تھا کہ تین گھنٹوں کی مسلسل کوششوں کے باوجود بھی وہ ڈسبرس (Disburse) نہیں ھو رھا تھا ۔ میں یہ کہونگا کہ مقامی آفیشیلس اور پولیس نے غفلت کی ۔ اس معنوں میں غفلت کی کہ جو واقعہ ھوا وہ ساڑھے چار بجے ھوا جب کہ پولیس نے جھنڈا ضبط کیا ۔ اس کے بعد پولیس کو انٹی سپیٹ (Anticipate) کرنا چاھئے تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ھو گی ۔ اور پری کاشنری میژرس اختیار کرنا چاھئے تھا ۔ لیکن انہوں نے اس چیز کی طرف دھیان نہیں دیا ۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ واقعہ معمولی ہے ۔ پولیس اور اڈمنسٹریٹیو اتھاریٹیز نے اس چیز کو بھلادیا کہ یہ سنگین معاملہ ہے ۔ اس کے بعد ساڑھے چھ بجے جھنڈا وندن کے بعد میٹنگ ھوئی اوس وقت ھی آثار

کچھ ایسے پیدا ہو رہے تھے کہ گڑبڑ کا اندیشہ تھا - اوس وقت بھی یہی سمجھا گیا کہ امن ہو جائیگا - وہ بھی پولیس کی غلطی تھی - اوسی وقت ھی پریکا شنری میژرس اختیار کئے جاتے اور دفعہ (۱۴۴) نافذ کیا جاتا اور میٹنگ پر پابندی عائد کی جاتی اور بلا لحاظ اس کے کہ وہ قومی تیوهار تھا موقع کی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر پابندی عائد کرنا چاھئے تھا - چاھے کسی جانب سے بھی ہو اس قسم کی اشتعال انگیز حرکت ہوئی تھی اور اس کی وجہ سے واقعات رونما ہونے والے تھے اس کا اندازہ پولیس کو کرنا چاھئے تھا - واقعہ کے تعلق سے یہ ضروری نہیں ہے کہ میں اون تمام ڈیٹیلس میں جاؤں - حکومت کی جانب سے جو پریس کمیونکے جاری کیا گیا اور آنریبل موور آف دی موشن نے جو اعداد و شمار پیش کئے ممکن ہے اون میں فرق ہوسکتا ہو - اور فرق ہے - ایک طرف بہت مبالغہ کرکے اور دوسری طرف بہت کم کرکے بیان کیا جارہا ہے - لیکن نقصان کافی ہوا ہے - یہ مجھے اعتراف کرنا ہے - اور نقصان بھی ایسے لوگوں کا جو غریب اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے - اس لحاظ سے مجھے اون سارے اسباب اور واقعات میں نہ جاتے ہوئے اتنا ھی عرض کرنا ہے کہ حکومت اس معاملہ میں پوری چھان بین کرے - کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایسے واقعات ایک مقام سے دوسرے مقام پر ہوتے جا رہے ہیں - اوس واقعہ کے بعد ایک واقعہ آرمور میں - پھر بالکنڈہ میں ہوا اور جگتیال میں ہوا - حیدرآباد میں بھی اس قسم کا ایک واقعہ ہوا - یہ واقعات جو ہو رہے ہیں اس کے پیچھے کیا چیز اور کونسی مشینری کام کر رہی ہے اوس کو بھی ان ارتھ (Unearth) کرنا ضروری ہے - اور یہ دیکھنا چاھئے کہ ہمارے پاس کا امن پچھلے پانچ سال سے متاثر نہیں ہوا تھا وہ اب بھی نہ ہو اور سکولر ازم کے اصول کو دھکا نہ لگے - ان حالات میں میں حکومت سے مطالبہ کرونگا کہ وہ اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کرے جو مختلف سیاسی جماعتوں پر مشتمل ہو - اور جو موقع پر جا کر امپارشللی تحقیقات کرے - دوسری چیز یہ ہے کہ اون غریبوں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو جن کا زیادہ نقصان ہوا ہے ریلیف دینے کے لئے کام جلد شروع کیا جائے - مجھے بتایا گیا ہے کہ پانچ ہزار کی معمولی رقم اون کی مدد کے لئے دی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ناکافی ہے - اون لوگوں کے پاس نہ دھندا کرنے کے لئے روپیہ ہے اور نہ کھانے پینے کی کوئی چیز باقی ہے - اون لوگوں کے نقصان کا لحاظ کرتے ہوئے مدد دی جانی چاھئے - پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر شری مہادیو سنگھ بھی نظام آباد آئے تھے - مشترکہ طور پر ہم نے اون مقامات کا دورہ کیا اور مسلمانوں کے ریپریزنٹیٹیوز سے ملنے کے بعد ہم کو اس کا اعتراف کرنا پڑا کہ نقصان زیادہ ہوا ہے - اوس کے بعد ہم نے شیوکمار لال صاحب سے ملاقات کی اور ہم نے کہا کہ امیڈیٹ ریلیف ملنا چاھئے - انہوں نے کہا کہ پانچ ہزار کی رقم حکومت نے دی ہے - معلوم ہوا کہ وہ بھی فوری نہیں دی گئی - بلکہ منسٹر صاحب نے دینے کا وعدہ کیا ہے - وہ بھی یہاں ہیں - اب معلوم ہوا ہے کہ احکام دئیے گئے ہیں اس قسم کا ہاف ہرٹیڈ اٹمپٹ (Half-hearted attempt) حکومت کی جانب سے کیا جارہا ہے - حکومت کو چاھئے کہ اون کی مدد بڑے پیمانہ پر کرے - میں یہ بھی

کہونگا کہ واقعات کو صحیح روپ میں دیکھا جائے اون کو مذہبی رنگ دینے سے جذبات کے بھڑکنے کا اندیشہ ہے - میں اس کی ذمہ داری صحافت پر بھی عائد کرونگا میں اس اسمبلی کے توسط سے ممبران صحافت سے یہ اپیل کرونگا کہ وہ حالات کو سمجھیں اور میں ہر نقطہ نظر کے اخبار سے اپیل کرونگا کہ اس واقعہ کو دنگا فساد کی بنیاد بنا کر ریاست کے امن و امان کو تباہ کرنے کی کوشش نہ کریں - اور حیدرآباد کی یکجہتی کو متاثر نہ کریں - میں آخر میں پھر حکومت سے اپیل کرونگا کہ اس جانب سے مختلف ممبران کمیشن بٹھانے کے متعلق جو سجیشن دیا اور امیڈیٹ ریلیف مصیبت زدگان کو دینے کے متعلق جو مطالبہ کیا ہے اوس پر غور کرے اور ایک صحیح قدم اس سلسلہ میں اٹھائے -

श्री. नरेंद्र (कारवान) :—अध्यक्ष महोदय, मैं अपना यह फर्ज समझता हूं कि अुन हरदो वाकयों की मैं मजम्मत करूं, जो कि हैदराबाद राज्य के अमन को बदअमनी में फैलाने के कारण हुये हैं। पहला वाक्या यह हुआ कि अेक पर्चम लहराया गया। मै यहां पर यह नहीं कहना चाहता कि वह पर्चम किसने लगाया था, वह सही था या गलत था, अुसके लगाने का तरीका क्या था, अिन तमाम मुबाहसमें मै नही जाना चाहता। लेकिन यह वाकया सही है कि वहां पर अेक पर्चम लगाया गया, और अुसी के पहले चौदा तारीख की रात को पाकिस्तान रेडियो से महंमदअली साहब का भाषण ब्रॉडकास्ट (Broadcast) हुवा, और अुसको हैदराबाद अखबारों नें जली हरफों के साथ शाया किया। अिसका नतीजा यह हुआ कि बहुत दिनों से अैसे जो अखबार गैर- जिम्मेदारी में बदल चुके थे, और अिनसे जो आग भडकने का डर था, अुसको यह बातें और हवा दे रही थीं। मुझे तो आज भी हुकूमत से यह शिकायत है कि हम मानतें हैं कि तहरीर की आझादी है, और होनी चाहिये। लेकिन तहरीर की आझादी से यदि अमन को बदअमनी में बदला नें के अिमकानांत हैं, तो अैसे अखबारों को अिजाजत नही देनी चाहिये। अिन अखबारों को अैसी आझादी हुकूमत देती रही तो और बदअमनी बढती जायगी अैसे समय हुकूमत चुपचाप बैठ कर देखती रहे, अैसा नहीं होना चाहिये। जहां जान बूझकर बदअमनी के हालात पैदा किये जाते हैं वहां सख्त से सख्त कार्यवाही की जानी चाहिये। यह सब बातें कहां से फैलाअी जा रही हैं, अिस पर कडी नजर रखी जानी चाहिये, और अिसके लिये फौलादी पंजे से काम लेने की जरूरत हो, तो अुसके लिये भी आगे पीछे नही किया जाना चाहिये। जिन लोगों नें अिस को किया है, और जिनपर अिन सब हालात की जिम्मेदारी है, अुन पर भी हुकूमत को तवज्जेह करनी चाहिये।

मोहरीक साहब ने जिन बातों का जिक्र किया है, और ज्यादा लोग जखमी हुअे अैसा जो बताया है, वह ठीक नहीं है। में अितना ही कहना चाहता हूं कि अिस तरह से संख्या घटाबढाकर कहने से अुस वाकया का महत्व कुछ कम या ज्यादा नहीं होता। अुसका महत्व तो अपनी जगह ही है। वह वाकया तो हुवा है, जिससे तो किसी को अिन्कार नही है। अिनकार करने से अुसकी शिद्दत तो कम नहीं हो सकती। १५ तारीख को २ बजे मुझे अिसकी अित्तला मिली। मैंने अिसकी जानकारी हैदराबाद के पुलिस अफसरों को दी। और अिस बारेमें मालूमात हासिल किये। मै १५ तारीख को अपनें काम खतम करनें के बाद निजामाबाद कें लिये चल पडा और बिलकूल सुबहा ही निजामाबाद पहुंचा। मैंने वहां पहूंचते ही कअी घर देखे। मोहरीक साहेबान भी वहां पहुंचे। अुन्होंने भी जानकारी हासिल करने की कोशिश की। मैंने वहां पर जो घर देखें

अुनकी तादाद शायद अब बढ गअी होगी, यह बिल्कुल मुमकिन है। मोहरिक साहब ने जो ज्यादा तादाद बताअी है वह शायद मेरी तादाद मे ज्यादा है। अुसमें कोअी ताज्जुब की बात नहीं है। नजर से कुछ घर छूट भी सकते हैं। अैसा हो सकता है कि जब मैं गया तब वह लोग नाम दर्ज करने के लिये न आयें हों और बाद में आये हों। पहले कितनी तादाद थी और बादमें कितनी बढी, यह कोअी सवाल नहीं है यह सवाल अेक बुनियादी सवाल है, और अुसी निगाह से अिसे देखा जाना चाहिये। हैदराबाद के अेक ही स्थान में अैसा वाकया हुआ है, अैसी बात नहीं है, बल्कि बाद में और जगहों पर वाकया होने की खबरें मिली हैं। यह जो वाक्यात हो रहे है, अुसका पसमंजर क्या है, यह हमें देखना चाहिये। क्योंकि अिसी तरह की हवा फैली और यह वाक्ये आरमुर, जगत्याल और निर्मल में भी होने की अित्तला मिली है। अिससे यह जाहिर होता है कि अिस तरह के खास माहोल का साया बढता जा रहा है। अिसकी तरफ बहुत सजींदगी के साथ गौर करने की जरूरत है। अिसके लिये मैं जो अमली तजावीज रखना चाहता हूं वह बाद में रखूंगा।

अिस वाकये की अित्तला पुलिस को सुबह साडेपांच बजे मिली। सुबहा ही अेक पुलिस आफीसर वहां पर पहुंचा, और वह झंडा निकाल लिया गया। लेकिन अुस समय यह नहीं समझा गया कि यह वाक्या अेक संगीन सूरत अखत्यार कर सकेगा। और यह अिस तरह से आपस के झगडे में फैलेगा। बात यह है कि पुलिस को जब कोअी कार्यवाही करनी पडती है, तो अुसे तीन तरह से सोंचना पडता है। कबल अज वक्त, बाद अज वक्त, और बर वक्त अैसे तीन वक्तों पर किस तरह कार्यवाही की जाय यह पुलिस को सोंचना पडता है। कबलज वक्त कौनसी कार्यवाही करना मुनासिब होगा, यह सब हालात के लिहाज से सोंचना पडता है।

मोहरिक साहब ने और अपोजिशन लीडरसाहब ने यह कहा कि हुकूमत को जितनी तवज्जेह देनी चाहिये, थी वह नहीं दी गअी। अैसे जब हालात पैदा होते हैं तो पुलिस को बहुत शिद्दत के साथ सोंचना पडता है कि क्या कार्यवाही की जाय। यदि वहां पर १४४ दफा अेकदम से लगाया गया तो क्यों लगाया गया ? अिससे जाहिर होता है कि पुलिस जितना कर सकती थी, अुतना अुसने बराबर किया। अैसे हालात में बहुत ठंडे दिल से सोंच कर फिर अॅक्शन (Action) लेना पडता है। निजामाबाद में हर वक्त २०० पुलिस रहती है। अुसी में से ट्रेजरी और तहसील के लिये कुछ पुलिस चले जाते हैं, और बाद में ७०, ७२ पुलिस रह जाते हैं। वाक्यात की अित्तला मिलते ही हर चौराहे पर कॉंस्टेबल रख दिया गया था।

अब आप बताअिये कि अेक तरफ ७० या ७२ पुलिस के जवान जिसमें कलेक्टर साहब हों दीगर पुलिस के अफसर हों, दूसरीपार्टी के वर्कर्स भी हों, और दूसरी तरफ करीब पांच हजार का मजमा हो, अैसे हालात में आप वहां का मजमा और पुलिस की अुस वक्त की कूवत अिनका अंदाजा कीजिये। फिर भी अुन हालात में अुन ७० जवानों ने जहां तक हो सके कंट्रोल करने की कोशीश की। हालात के नुक्ते नजर से वहां की पुलिस ने जो काम किया, वह हालात को पूरी तरह से कंट्रोल करने के लिये जितना चाहिये था, अुतना काफी न हों, लेकिन जो कुछ भी अुन्होंने अपनी ताकत के मुताबिक किया, वह काबिले तारीफ होना चाहिये। यह भी सोंचने की बात है कि पांच हजार के अेक मजमे की दीवार के सामने सिर्फ सत्तर जवानों को टक्कर लना था। मुमकिन

है अुनमें से अिक्के दुक्के जवान ने अपनी खिदमत में गफलत बरती हो, और वह मॉब (Mob) के साथ गया हो। अैसा हो सकता है क्योंकि दुनिया में सभी फरिश्ते नहीं बसते। अिसलिये मैं यह तसलीम करता हूं कि कुछ अफसरों नें वाक्यात की खबर कान पर पहुंचने पर भी लापरवाही बरती होगी। लेकिन अितने बडे मजमे का मुकाबिला अितनी छोटी सी ताकत पर पुलिस ने किस तरह से किया, वह भी देखनें के काबिल चीज है। पुलिस की अिन सारी कोशीशों को फर्ज की अदम तकमीली कहना या, यह कहना कि पुलिस अिन्तजाम करनें में नाकामयाब हुअी, तो मैं अैसी बात को नहीं मानता। वहां पुलिस के १४–१५ कान्स्टेबल्स जखमी हो गये हैं।

شری سید اختر حسین :— معزز مقرر جن باتوں کی طرف اشارہ کر رہے ھیں وہ سب جوڈیس معلوم ھوتی ھیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے بھی واقعات کے کہنے کی اجازت ملنی چاھئے۔ پتھر مارنے اور زخمی ھونے کا واقعہ جیسا کہ اب کہا جا رھا ھے بیان کرنے کی اجازت دینا چاھئے تھا ۔

श्री. नरेंद्र:—पत्थर अस्मान से बरसे होंगे, वहां तक मैं नहीं जाता। पत्थर बरसे, किसी को मार लगी, मार लगनेवाले डयूटी पर थे और वहां किसी अेक मोहकमे के अफसर भी थे, अिस तरह से मैं चाहूं तो बोल सकता हूं, लेकिन अुससे कोअी मतलब नहीं। अेक अफसर को भी मार लगा। मैं पूछता हूं अगर पुलिस वहां बरवक्त फर्ज की अदायगी नहीं कर रही थी, तो क्या किसी और जगह जाकर काम कर रही थी? कहा जाता है कि लाठीचार्ज बिल्कुल हलका किया गया। १६ तारीख की शाम को ९ बजे तक जब तक मैं वहां था, मेरे अंदाज से करीब १७२ लोग जखमी हुअे थे। अुनमें से तकरीबन १०६ लोग लाठीचार्ज से जखमी हूअ। अिस लाठीचार्ज से जख्मी कोअी भी हुअे हों।.....

شری پنڈم واسدیو (گجویل):— پولیس کا لاٹھی چارج یا غنڈوں کا لاٹھی چارج ؟

श्री. नरेंद्र:—लेकिन जो भी लाठीचार्ज हुआ, वह निजामाबाद की दीवारों पर नहीं हुआ, या वहां की सीमेंट की सडकों पर नहीं हुआ। लाठीचार्ज अुन लोगोंपर हुआ, जो गुंडागिरी पर आमादा हुअे थे। गुंडागिरी का मुकाबिला हृदय परिवर्तन से नहीं होता। अुसका मुकाबिला अुसी तरह से करना चाहिये, जिस तरह से हुकूमत ने किया, और वह मुकाबला लाठीचार्ज से किया गया। और जो लोग लाठी चार्ज से जखमी हुअे, वह अिसी बात को बताते हैं। जब अिन्स-पेक्टर जनरल को खबर मिली तो वे वहां पुलिस लेकर गये। कहा जाता है कि तारीख १६ की शाम को अुनकी मौजूदगी में कुछ वाक्या हुआ। मैं कहता हूं कि बहुत बडे मजमे में, बहुत बडे मुकाम पर कितना भी अिन्तजाम किया जाय, किसी कोनें में कहीं पर कुछ वाक्या हो जाता है लेकिन यह कहना कि चूंकि अेक वाक्या हुआ, अिसलिये अुनकी मौजूदगी में भी कुछ अिन्तजाम नहीं किया गया, अेक अजीब बात हो जाती है। मैं कहता हूं कि सख्ती से अिन्तजाम किया गया। वाक्या बुरा हुआ है, अिसके बारे में शक नहीं। गरीब लोगों पर अुसका असर पडा है। अुन लोगों पर पडा है, जो दिन भर मेहनत करते हैं, और रातमें रोटी के टुकडे पर निगाह रखते हैं। कुछ पैसे वालों पर भी अिसका असर हुआ है, लेकिन अुन्होनें पैसा पहले कमाया था और आज भी वे कमा लेंगे। लेकिन दुःख अिस बात का होता है कि अिस दिन भर मेहनत करके शामको अपनी नजर तवे पर रखनें वाले गरीब लोगों पर अिस का असर पडा है। अुनकी मदद करना हुकूमत का और सब का फर्ज है। हुकूमत ने अिमदाद दी है। अिससे ज्यादा भी अिमदाद दी जा सकती

हैं। लेकिन मैं यह कहना चाहता था कि यहां से जो पुलिस वहां गअी, अुसने वहां पहुंचते ही वाक्यात पर कंट्रोल पा लिया। मैंने देखा कि वहां के मकानात के दरवाजे खुले हो गये, हैं। बहुत से मकानात जल गये हैं, यह भी वाक्या है। अिससे अिनकार नहीं। अुसकी मैं सख्त मजम्मत करता हूं। लेकिन अुसको लेकर हम अिस बात को न भूल जायें, कि पूरी रियासत में अिस वाक्ये के बाद हुकूमत ने अिस तरह का अिन्तजाम किया। हैदराबाद के किसी कोने में अिसी तरह का वाक्या हुआ, लेकिन वहां वह हंगामा नहीं हुआ जो निजामाबाद मे १५ अगस्त को हुवा। मैं यह भी बताअूंगा कि वाक्ये पर काबू पाने के लिये और बाद में अुनकी मदद करने के लिये कांग्रेस और दूसरी पार्टियों की तरफ से कोशीश की गअी। मुझे अभी खबर मिली है कि कांग्रेस वालंटियरों ने पुलिस की मदद से करीब हजार रुपये का माल लोगों से वसूल किया है, और वहां पर दाखिल किया है। अीमानदार आदमी जो यह समझता है कि अिस तरह के काम काबीले मजम्मत हैं, औरजो यह समझता है कि गुंडा गुडा होता है, अुसको धर्म होता है न अीमान होता है न कोअी सियासी खयाल होता है, अैसा हर शरीफ आदमी गुडागिरी को खतम करना चाहता है। वह गुंडों को गुंडा ही समझकर, अुन पर किसी तरह का निकाब न अुडाते हुअे अुन पर काबू पाने की कोशीश करेगा, और यही किसी भी मजहब, जमात या सियासी पार्टी की तरफ से कोशीश होनी चाहिये। आज बंगाल का वाक्या हमारी आंखों के सामने है, पाकिस्तान के वजीर आजम की तकरीर हमारे सामने है, वाकअी विदेशीयों के अेजेंट भी यहां काम कर रहे होंगे। अिस लिहाज से अिस वाक्ये की तरफ निहायत गौर के साथ देखने की जरूरत है। मैं चाहता हूं कि अैवान में अेक गुंडा अैक्ट पास किया जाय। गुंडों की अेक फेहरिस्त तैयार की जाय और अैसे वाक्यात होने का अगर कहीं अंदेशा मालूम हो तो अुनको फौरन गिरफ्तार कर लिया जाय, ताकि वे हालात का फायदा न अुठा सकें। अिसी तरह से अेक कमीशन भी अगर चाहें तो भेजा जा सकता है, और अुसमें सब पार्टी के लोग हों। वे लोग हों जो बहुत समझदार हों, फितरती जजबात के तहत गौर करनेवाले न हों, बल्कि हर मसले पर ठंडे दिमाग से सोंच कर हुकूमत को मशविरा देने के काबिल हों। अैसे आदमियों को भेज कर अगर रिपोर्ट मंगवाअी जाय तो अुससे मुल्क का फायदा होगा। मैं आखिर में अितना ही कहूंगा कि हुकूमत ने अब तक जो कुछ किया है और वह अब भी जो कुछ कर रही है, वह अितमिनान बख्श है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हाअुस के सामने जिस प्रस्ताव के सिलसिले में जो ख्यालात आये हैं......

مسٹر اسپیکر :— ہم کو آٹھ بجے تک ختم کرنا ہے اور رولس کی جانب بھی توجہ . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं आपसे अर्ज करूंगा कि आठ बजे तक डिबेट के लिये मौका दिया जाय, और अुसके बाद कम्यान्डं मिनिस्टर साहब को जवाब के लिये वक्त दिया जाय।

مسٹر اسپیکر :— رولس کی جانب میں توجہ دلاتا ہوں ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—रूल्स तो आपके अख्तियार में हैं। आप चाहें तो —

مسٹر اسپیکر :— میں نے فیصلہ کردیا ہے ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—फैसला आपके तहत है, आप ही फैसला करनेवाले हे।

مسٹر اسپیکر :— میں نے فیصلہ کردیا ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मुझे अफसोस है कि अिस अहम वाक्ये पर यह हाअुस अपनी कीमती राय नहीं दे सकता। फिर भी दो तीन चीजें सामने रखना चाहता हूं। पहले मुझे यह कहना है कि निजामाबाद का वाक्या अेक अलग वाक्या समझकर काम्प्लेसेंट अेटीटयूड (Complacent Attitude) नहीं ली जानी चाहिये। मैं हाअुस को याद दिलाना चाहता हूं कि हाअुस के सामने अिंडो-पाक हालात के बारे में और पाक-अमेरिका पैक्ट के सिलसिले में चर्चा हुअी थी अुसी वक्त मैंनें यह सामने रखा था कि मुल्क के अंदर और बाहर भी अैसे अनासिर हैं जो मुल्क की तरक्की को रोकना चाहते है, जो हमारे आसपास के मुल्कों के साथ दोस्ताना तालुकात हैं, अुनमें गडबड पैदा करना चाहते हैं, और अिस तरह की चीजों का हमें मुकाबिला करना पडेगा। निजामाबाद का जो वाक्या है, या अिसी तरह से दूसरी तरफ भी जो परचम लहराये जा रहे हैं अुसके पीछे अेक फिरकेवाराना अेलीमेंट (Element) काम कर रहा है या अैसे लोगों को सामने कर के अैसे अनासीर भी हो सकते हैं, जो प्रोवोकेशन (Provocation) का काम कर रहे हैं। अिसलिये जो अेक्सटरनल (External) और अिंटरनल (Internal) कूवतें हमारे जमहूरी मुल्क को आगे बढाने में हायल होना चाहती हैं, अुनका खयाल रख कर बहुत संजीदगी से खास तौर पर, अिमोशन के तौर पर नहीं, बल्कि सिक्यूलर स्टेट को मजबूत बनाने के लिये हमें आगे बढने की कोशीश करनी चाहिये। दूसरी चीज यह है कि हिंदुस्तान और पाकिस्तान की दो अलग रियासतें बनने के बाद भी आज मुल्क के अंदर शायद अिधर भी और अुधर भी अैसे अनासिर हैं, जिनको यह तकसीम पसंद नहीं है, और वे यह कोशीश करते रहते हैं कि किसी तरह से फिरकेवाराना हालात पैदा करें और अुसके नतीजे के तौर पर वे अपने मकासिद को पूरा करें। अिसी तरह से मुझे रियासते हैदराबाद के बारे में भी कहना है। आज यहां जमहूरी हुकूमत कायम हो गअी है। हो सकता है कि चंद लोगों को यह पसंद न हो अिस लिये वे कुछ कार्रवाही करते रहते हों। कम्यूनल अेलीमेंट (Communal Element) हिंदुस्तान में और हैदराबाद में भी हिंदुओं में मौजूद है, और दूसरी कौमों में भी मौजूद हो सकत हैं। हमारे सामने सवाल यह है कि कम्यूनल अेलीमंट चाहे किसी तरीके से आते हों, अुनका अिन्तजाम करना जरूरी है, और खासकर आज के नाजुक हालात में अिसकी तरफ हमारी काम्प्लीसंट अॅटीटयूड न हो। अिसके बाद मुझे हुकूमत की सर्विसेस के बारे में भी कहना है। मैं तजुर्बे के साथ कह सकता हूं कि अेक जमाने में हैदराबाद की सर्विसेस में अेक किस्म के कम्यूनल अेलीमेंटस थे, आज वहां दूसरे किस्म के कम्यूनल अेलीमेंटस काम कर रहे हैं। सभी लोग कान्शसली अिस तरह काम कर रहे हैं, अैसा मैं नहीं कहूंगा, लेकिन अिसतरह के अेलीमेंटस सर्विसेस में भी हैं। पुराने लोग जो रजाकार के जमाने के हैं, आज के हालात में अुसके रद्देअमल के तौरपर कहिये या सियासी ख्यालात के तौर पर कहिये या आर. अेस. अेस. के ख्याल से कहिये, आज भी सर्विसेस में मौजूद हैं। हुकूमत का फर्ज है कि वह सी. आय. डी. के जरिये अिस बात की कोशीश करें कि अेलीमेंटस चाहे वह किसी भी फिरके के हों, मुकामी हालात पर अैसे अंदेशे पैदा न कर सकें। मैं मानता कि निजामाबाद में पुलिस फोर्स कम होने से सिच्यूअेशन (Situation) काबू में जल्द

नहीं लाओ जा सकी। लेकिन मैं पूछना चाहता हूं कि आपके मोहकमे में जब कि कम्यूनिस्टों के लिये अेक डिपार्टमेंट है, मुस्लिम लीग के लिये अेक डिपार्टमेंट है, तो क्या ये दोनों डिपार्टमेंटस जब कि अैसे हालात पैदा हो रहे थे, अुस वक्त सो रहे थे ? यह तो साफ बात है कि यह वाक्या अेकदम से पैदा नहीं हुआ। कम से कम आयंदा के लिये हुकूमत को अिस बात की कोशिश करनी चाहिये कि वह अपने अिस डिपार्टमेंट को अॅक्टिव्ह (Active) बनाये और जब कि अैसे फिरकेवाराना हालात पैदा हों, तो अुनको रोकने के लिये भी आगे बढे। अिसमें शक नहीं कि हमारे मुल्क के परचम की हिफाजत करना हमारा पहला फर्ज है, लेकिन अुसके साथ साथ सिक्युलर स्टेट कायम रह सके अिसलिये अिसको मजबूत करना हमारा फर्ज है। मैं अपने मुल्क के परचम के लिये मरने के लिये तैयार भी रहता हूं, लेकिन अुसके साथ साथ यह भी मुझे सोंचना चाहिये कि दुश्मन कहीं मुझे प्रोवोकेशन के लिये अिस्तेमाल तो नहीं कर रहा है ? अैसे वक्त मैं अपने दिमाग का बॅलन्स नहीं जाने दूंगा, बल्कि यह सोंचूंगा कि अिस तरह का काम किसने किया है, क्यों किया है, और अुसके खिलाफ क्या तदाबीर अेख्तियार करना चाहिये। हमारी अव्वाम को हमें सिखाना होगा कि मुल्क के परचम का अेहतराम करते हुअे अिसका भी खयाल रखना चाहिये कि हम किसी के प्रोवोकेशन में नहीं आ रहे हैं। निजामाबाद में जो वाक्या हुआ, अुसके पीछे अेक मुनजिम ताकत थी, अैसा कयास है। अगर वह न भी हो तो भी हम देख रहे हैं कि अिस तरह के प्रोवोकेशन के वाक्यात हमको मुख्तलिफ मुकामात पर नजर आ रहे हैं। अैसी हालत में सिक्यूल्यारिजम को मजबूत करना हमारा फर्ज हो जाता है। लोगों को बताना चाहिये कि किस तरह से अलग अलग तरीकों से हमारे अंदरूनी और बैरूनी दुश्मन कोशिश कर के हमको प्रोवोकेशन दिला सकते हैं। अिस का तरह वाक्या हमारी यूनिटी में, चाहे वह हिंदुस्तान में हो या पाकिस्तान में हो, किस तरह से हायल होता है अुसके बारे में लोगों को समझाना जरूरी हो जाता है। अिसलिये मैं हुकूमत से अपील करूंगा कि वह अपनी सी. आय. डी. को आयंदा अिस सिलसिले में जागृत रखे ताकि अिस तरह के फिरकेवाराना कूवतें आगे न बढ सकें। अिसके साथ साथ हुकूमत को लोगों में सिक्यूलिरिजम के बारे में जानकारी पैदा करने के लिये कुछ ठोस कदम अुठाने चाहिये। निजामाबाद में जो वाक्या हुआ अुसको बुनियादी तौर पर हम न देखें तो वह बढने के अिमकानात हैं। अिस वजह से अेक अेन्क्वायरी कमीशन बिठाने की जरूररत है, और हम जानना चाहते हैं कि आखिर अैसा कौन है, जो अिस तरह के प्रोवोकेशन को ला रहा है। और हमारी अव्वाम के आगे बढने में हायल हो रहा है। मैं कहूंगा कि हुकूमत की तरफ से निजामाबाद के लोगों को जो पांच हजार की अिमदाद दी गअी है, वह काफी नहीं हो सकती। वहां जो हालात पैदा हुअे हैं, अुनके लिहाज से काफी अिमदाद मिलनीं चाहिये। अुनको फिर से बसाना चाहिये। अनाज और कपडे का भी सवाल है। अुनको न सिर्फ अिमदाद देने का सवाल है, बल्कि जैसे कि मूव्हर आफ दि मोशन ने बताया खुशगवार हालात पैदा करने के लिये तमाम पार्टियों का अेक गुडविल डेलीगेशन (Good will delegation) भी वहां जाना चाहिये। और वहां के लोगों को अितमीनान दिलाना चाहिये। साथ साथ मैं यह अपील करूंगा कि हमें अभी से जागृत रहना चाहिये और जिन मुकामात पर अैसे वाक्यात होने के अिमकानात हैं वहां अभी से पीस (Peace) कमेटियां बनानी चाहिये। मैं अव्वाम से, तमाम सियासी पार्टियों से और तमाम जमातों के अिदारों से चाहे वे

किसी भी सियासी ख्यालात के हों, अपील करना चाहता हूं कि जब मुल्क के अित्तेहाद का सवाल आता है, और जहां सिक्यूलर स्टेट का सवाल है, हम सब को कंधे से कंधा लगा कर आगे बढना है, और अैसे तमाम तदाबीर अेख्तियार करने हैं, जिससे अैसे वाक्यात फिर से पेश न आयें, और मुल्क की तरक्की के रास्ते में वह हायल न हो सकें।

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—मिस्टर स्पीकर सर, जहां तक निजामाबाद के वाक्ये का तालुक है, अुसके दो हिस्से हैं। पहला हिस्सा यह है कि वहां शाम में अेक पाकिस्तान का झंडा लगाया जाना और दूसरा हिस्सा वहां फिसाद होना। अिन दोनों हिस्सों के बारे में हुकूमत ने अब तक दो प्रेस नोट जारी किये है और अुनके जरिये से यह वाजे किया गया कि हुकूमत अिन दोनों वाक्यात पर बहुत अहमियत से गौर करती है, और अुसके सीरियसनेस (Seriousness) को समझ रही है। यह कोअी मामूली बात नहीं है कि अेक दूसरे मुल्क का झंडा यहां लगाया जाय। अिस पर हुकूमत बहुत सीरियसली गौर कर रही है, और अिसकी छानबीन भी कर रही है। हुकूमत अिससे गाफिल नहीं है। हुकूमत ने यह वाजे किया है कि अिसकी वजह से गो कि प्रोवोकेशन हुवा हो, लेकिन अुस अिश्तेयाल में आकर कानून को अपने हाथ में लेना यह नागरिकों का काम नहीं है, और सरकार अिसको भी अितना ही बुरा समझती है, और अुसको भी अुतनी ही सख्ती से दबाना चाहती है। अिसके बारे में जिन लोगों ने अिस किस्म का वाकया किया है अुनका मुकाबला करने के लिये हुकूमत पूरी कूवत रखती है और छानबीन करने के बाद अुनको सख्त से सख्त सजा दिलाअी जायगी। लेकिन अुसके पहले ही कानून को अपने हाथ में लेकर अिस किस्म के फिसाद पर अुतर आने की किसी को जरूरत नहीं है, और अैसा करना अेक तरह से हुकूमत के लिये हरॉसमेंट (Harassment) करना है। अिसलिये हुकूमत के अिल्म में अैसे वाक्ये को लाकर अुसकी मदद की जानी चाहिये। हुकूमत ने यह अपनी पालिसी जाहिर कर दी है। लेकिन मैं अेक चीज बताना चाहता हूं कि जितनी तकरीरें यहां हुअीं, अुनमें शक नहीं कि चंद तकरीरें अच्छी हुअीं, और चंद वाकये को न समझने की वजह से हुअीं। कुछ मुगालते से काम लिया गया। हुकूमत के अिल्म में निजामाबाद का वाक्या नहीं था, अैसी बात नहीं है। निजामाबाद में जो वाक्ये हो रहे थे, हुकूमत अुनके बारे में जो छानबीन या जरूरी कार्रवाअी मुनासिब समझ रही थी वह कर रही थी। लेकिन वाक्यात के सिलसिले के लिहाज से जो अब नार्मल चीजें होती हैं, अुनके बारे में अंदाजा कैसे हो सकता है? यह समझना कि निजामाबाद में अेक पाकिस्तानी झंडा लगने वाला है, खिलाफ तवक्को था और अेक वाक्या पर है जिसको मैं आगे चल कर बयान करूंगा। अगर निजामाबाद के पूरे वाक्ये पर गौर किया जाय तो वहां पर फिसाद के सिलसिले में दो वाक्यात काबिले जिकर हैं। अेक है पाकिस्तानी झंडा वहां पर लगाना, और दूसरा वाक्या बीच में अेक अैसा हो गया कि वहां पर पांच छः बंदूकों की आवाजें आअीं। मैं अिस वक्त अुसके तफसीलात में कि वह क्यों हुअे, कैसे हुअे, अुसमें नहीं जाअुंगा। लेकिन अितना जरूर कहूंगा कि अचानक वहां पर मुसलसिल छः बंदूकों की आवाजें आयीं।

شری سید اختر حسین :— کیا منسٹر صاحب بتلاسکتے ہیں کہ کس وقت یہ واقعہ ہوا؟

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ (یلندو - عام) :— کیا حکومت کے پریس نوٹ میں یہ ہے ؟

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—हां, हां पढिये। ये दो वाक्यात अैसे हैं, जिनके बारे में नहीं समझा जा सकता था कि वहां पर अैसी छः बंदूकों की आवाजें होंगी और अुनसे अेक किस्म का

बहुत बडा अिश्तेयाल हो जायगा, और बडी तादाद मे लोग जमा होंगे और अुसके बाद फिसाद होगा। १५ तारीख को साढे चार बजे वहां पाकिस्तानी झंडा लहराया जायगा, अिसकी तवक्को नहीं हो सकती थी। यह हो सकता था, अैसा अगर लोग समझते हैं तो वह सही नहीं है। कुछ वाक्यात अैसे होते हैं, जो अचानक हो जाते हैं। अैसे अचानक वाक्यात की जिम्मेदारी, जिसकी तवक्को पुलिस को पहले से नहीं हो सकती, फौरन पुलिस पर डाल देना कहां तक सही हो सकता है अिस पर हमारे आनरेबल मेंबर्स गौर करें। अिसमें कोअी नार्मल वाक्या नहीं हुआ है, जिसकी तवक्को की जा सकती थी। मैं समझता हूं कि पहला वाक्या जिस तरीके से हुआ, यानी झंडा लगाने के बाद जो वाक्या हुआ था, अुसको पुलिस ने मुमकिना कोशिश करके जहां के वहां रफादफा कर दिया। अुसके बाद जो गैर मुतवक्को चीज थी, जो बंदूकों के चलने का वाक्या हुआ, अुसनें हालात को बढाने में मदद दी। अुस वाक्ये की तवक्को नहीं की जासकती थी। अुसका मुकाबला करने के लिये पुलिस पहले से पूरी तरह तैयार नहीं थी। १५ तारीख को अैसा वाक्या होनेवाला था, वहां फायरिंग होनेवाली थी, अैसा पहले से ही समझकर अेच. अेस. आर. पी. और अिंडियन यूनियन की मिलिटरी वहां लायी जानी चाहिये थी, अैसा कयास करना सही नहीं है। अिसके बाद मैं यह कहना चाहता हूं कि वाक्ये को सामने रखा गया। मैं जरूर मानता हूं कि यह वाक्या बहुत बुरा हुआ है, अुसके बारे में हुकूमत को जो तदाबीर करने चाहियें, वह किये गये हैं। लेकिन अिस वाक्ये के या हुकूमत की पालिसी के बारे में जिस तरीके से कहना जैसा कि यह कहा जाय कि दूसरे रोज सब मिनिस्टर्स वहां चले गये, वे वहां पर अेक दौलतमंद आदमी के घर में बैठे रहे, और कहीं नहीं गये, अैसा कहना कहां तक सही है, यह मैं जानना चाहता हूं। पहले वे खुद अपनी नब्ज पहचानें, या थोडी देर छान बीन कर लें। वे वाक्ये को भूल जाते हैं, क्योंकि जिस दौलतमंद आदमी के घर में मिनिस्टर्स गये, वहां से फायरिंग हुअी थी। वह अहम मुकाम था जिसकी तफसीलात देखने के लिये वहां पर अगर थोडी देर के लिये मिनिस्टर्स रुकें तो अुसमें दौलत का क्या सवाल था, यह मेरी समझमें नहीं आता।

شری سید اخترحسین :— میں نے دولت کا سوال نہیں اٹھایا تھا ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—लेकिन अिसके बाद आप अुस वाक्ये को भूल जाते हैं, जब कि घर घर फिरकर मिनिस्टर्स देखते हैं, चौकी के सामने जो होटल और दूकानें जली हुअी थीं अुनको भी मिनिस्टर्स देखते हैं।

شری سید اختر حسین :— میں نے کہا ہے کہ منسٹرس موٹر میں سے دیکھے تھے ۔

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—जिन वाक्[illegible] को मोटर से देखना जरूरी था, अुनको मोटर से देखा गया। जहां घर के अंदर जाकर अलर्ट (Alert) वहां घर के अंदर जाकर देखा गया, जहां घूम फिर कर देखने [illegible] (Curfew) भी लगाया। जैसी जरूरत हुअी, वैसा देखा गया है। अगर [illegible] जिन लोगों की जरूरत थी वह बराबर मौके पे[illegible] रखते हुअे बयान किया जाता, लेकिन मैं अि[illegible]) देने का काम था, वह भी किया जा रहा है। [illegible] है। अिसके सिवा मैं अिसके [illegible] अैसा काम हुकूमत की तरफ से किया जाना चाहिये, अैसा जाता है कि पुलिस ने मौके पर [illegible] [illegible] करेगी। सिच्यु-

अेशन (Situation) का मुकाबला नही किया, जो फिसाद मिटाने के लिये जरूरी था बल्कि पुलिस ने कुछ भी नहीं किया । अगर अिस वाक्ये के सिलसिले में यह कहा जाय कि पुलिस के १४ आदमी, जिनमेंसे दो अफसर भी हैं, जखमी हो कर दवाखाने में जेरे अिलाज हैं, और मैं यह बताना चाहता हूं कि पुलिस को जो ये जखमें आअीं हैं, वह अिस दुर्घटना में ही आअीं और अुसी के बारे में यह कहा जाय कि————

شری سید اختر حسین:- مجھے اسکا اعتراف ہے -

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—हो सकता है, और हर अेक वाक्ये के मुताल्लिक यह कहा जा सकता है। लेकिन जो पुलिस घटना के रोज दवाखाने में रुजू होती है, और गव्हर्नमेंट भी अपने प्रेस नोट के जरिये यह वाक्या अुसी वक्त शाया करती है, तो अैसे हालात में पुलिस के बारे में यह कहा जाय कि अुसने परिस्थिति का मुकाबिला नहीं किया, तो वह कहां तक सही हो सकता है? अगर कोअी यह कहे कि पुलिस ने खुद अपने हाथ से जखमें करवा लीं तो अुसके लिये मेरे पास जवाब नहीं है। लेकिन पुलिस के ओहदेदार वहां पर खडे थे, अिसलिये अुनको जखमें हुअीं हैं, फिर भी यह कहना कि अुन्होंने मुकाबला नहीं किया, तो वह सही नहीं है।

यह कहना कि पुलिस ने मुकाबिला नहीं किया ठीक नहीं है। पुलिस की लाठी से १४० आदमी जखमी हुअे, और मैं यह कहना चाहता हूं कि लाठीचार्जसे जखमी हुअे हैं, और पुलिस भी कुछ जखमी हुअे हैं। तो अैसे हालात में पुलिस ने कुछ नही किया, यह कहना सही नहीं है। लाठी चार्ज से जो आदमी जखमी हुअे, अुन्हींसे यह पता चलता है कि जितनी अुस समय मुमकिन थी, अुतनी कोशिश पुलिस ने की। मैं दावे के साथ कहता हूं कि पूरी कोशिश की गअी।

लेकिन हालात के नुकते नजर से पुलिस भेजी जाती है। हर मौके पर अेकदम अेच. अेस. आर. पी. की बटालियन्स या मिलट्री तो नहीं भेजी जाती है। नॉर्मल हालात को कायम रखने के लिये पुलिस हरजगह रहती है। लेकिन जब हजारों लोग जमा होकर गडबड करने लगते हैं, तो ७०, ७२ पुलिस वहां पर क्या कर सकती है? अैसे हालात में अितनी पुलिस मुकाबला कैसे कर सकती है?

شری سید اختر حسین:- مجھے اسکا اعتراف ہے - لیکن ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہونے کے ناطے کتنی پولس نظام آباد میں تھی ؟

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—निजामाबाद में कुल २२० आदमी पुलिस के रहते हैं। जिसमें से काफी लोग डेली ड्युटी पर रहते हैं। अिसी में ट्रेजरी गार्ड करनेवाले पुलिस भी रहते हैं और दूसरी जगहों पर [illegible] तफसीलात में कि वह पुलिस फोर्स (Police force) का सवाल आता है तो बहुत [illegible] कि अचानक वहां पर मुस्तकिल पुलिस बजट है, यह पुलिस बजट है। जिसको कम करना चाहिये [illegible] کہ کس وقت ہیں کہ کس [illegible] ते पेश आते हैं, तो कहा जाता है कि ज्यादा पुलिस क्यों नहीं रखी [illegible] نوٹ میں

[Laughter, app'ause & interruptions]

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—बार बार यह पूछा जाता है की पुलिसफोर्म में कमी क्यों नही की जाती ? यह पुलिस बजेट है, अैसा भी कहा जाता है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—ज्यादा रखने का शायद यह असर होगा।

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—मैं यह बतलाना चाहता हूं कि जिस लिहाज से बजेट रखा गया है, अुस लिहाज से नार्मल हालात को कायम रखने के लिये हर जगह पुलिस रखी जाती है, और जब अबनार्मल हालात होते हैं तो अुसके लिये दूसरी जगह से फोर्स भेजा जाता है।

अिस हालत के बारें में जब ११ बजे अित्तला आअी तो अुसी वक्त आय. जी. पी. और अेच. अेस. आर. पी. का फोर्स वहां पर भेजा गया, और वे तीन रोज वहां रहे। अुसके बाद और भी जरूरी लोग वहां पहुंच गये। अुसके बाद जो बातें की गअीं, वह भी मैं हाअुस को मालूम कराना चाहता हूं। वहां जो पुलिस थी, अुसके जरियेसे और वहां के मुकामी लोगों के सहायता से पुलिस ने अबतक पंधरह हजार रुपये का माल बरामद किया, और १५० आदमियों को राअुंडअप (Round up) करके डीटेन (Detain) किया।

شری سید اختر حسین:— یہ صحیح نہیں ہے - غلط بیانات دئے جارہے ہیں -

Mr. Speaker : No interrtuption, please.

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—गलत नहीं है, गलत नहीं है। बराबर १५० आदमी पुलिस नें राअुंडअप किये हैं, और पंधरह हजार रुपये का माल बरामद किया है, और कोशिश हो रही है। अिसके अलावा वहां अिनवेस्टिगेशन (Investigation) के लिये मुकामी पुलिस काम कर रही है. और सी. आय. डी. और क्राअिम डिपार्टमेंट की तरफ से भी अिस तरह के काम किसने किये, अिसकी तफतीश की जा रही है। और अुन्हें अिसी के लिये वहां पर भेजा गया है। वहां का मामला अब वहां के मुकामी पुलिस के हाथ में नहीं रखा गया है। वहां पर अब सी. आय. डी. पुलिस भी पहुंच चुकी है। पर्चम के सिलसिलेमें भी दरयाफ्त जारी है। निजामाबाद में पुलिस को यह अहकामात जारी कर दिये गये हैं कि अैसे वाक्यात यदि कहीं हों तो अुन्हे सख्ती से दबाया जाय नजामाबाद में ही नही, बल्कि दूसरी जगह भी यदि अिस तरह हुवा तो वहां भी पूरी सख्ती से अुसे दबाया जाय। पुलिस फोर्स अिस्तेमाल करने के भी अेखत्यारात दिये गये हैं। अिसके बारें में तो ऑनरेबल मेंबर्स बोलते ही नही। हैदराबाद की पुलिस क्या कर रही है, यह भी आपने देखा होगा। हैदराबाद की पुलिस को भी अिस तरह के अेखत्यारात दिये गये हैं। आपने अिसे देखा भी होगा, लेकिन आप बोलना नहीं चाहते और बोलते नहीं हैं।

हुकूमत अिन सब के बारे में बिलकूल अलर्ट (Alert) है। हुकूमत नेदफा १४४ भी नाफिज किया है, और करफ्यु (Curfew) भी लगा दिया है। आय. जी पी. भी वहां पर तुरंत पहुंच गये थे, जिन लोगों की जरूरत थी वह बराबर मौके पर पहुंच गये। जो भी रिलीफ (Relief) देने का काम था, वह भी किया जा रहा है। वाकयी जहपर जिस काम की जरूरत है, वहां अैसा काम हुकूमत की तरफ से किया जाना चाहिये, और किस तरह की अिमदाद करनें में हुकूमत कभी पसोपेश नहीं करेगी।

यहां और अेक चीज मे कहना चाहता हूं कि जो रेजोल्युशन लाया गया है और जो बहसें की गअीं, अुसमें सही वाक्यात को बढाचढा कर बताने की कोशिश की जा रही है। रेजोल्युशन में यह कहा गया है कि ४४० आदमी ग्रिव्हियसली अिंज्युअर्ड (Grievously injured) हुअे हुकूमत ने जो प्रेस नोट शाया किया है, अुसमें यह बताया गया है कि ११९ आदमी अिंज्युअर्ड हुअे। शायद यह हो सकता है कि हुकूमत के सामने पूरा मवाद न आया हो, लेकिन जहां पर हमारे प्रेस नोट में चार ग्रिव्हियसली अिंज्युअर्ड अैसा शाया हुआ है, वहां रेजोल्युशन में ४०० लिखा गया है। मै बताना चाहता हूं कि अुस समय ऑनरेबल मेंबर जिन्होंने यह रेजोल्युशन लाया है, वे निजामाबाद में थे और हुकूमत की तरफ से जो प्रेस नोट निकाला गया था, वह भी अुन्होंने पढा होगा। लेकिन फिरभी रेजोल्युशन में लिखा है कि ४०० आदमी ग्रिव्हियसली अिंज्युअर्ड हुवें। शायद कुछ लोग रजिस्टर न किये गये हों। मेरा आप से कहना है कि और कम से कम चार अैसे लोग लाअीये जो ग्रिव्हियसली अिंज्युअर्ड हुये हों। बात यह है कि अैसे वक्त यदि कोअी अिंज्युअर्ड होता है तो वह तुरंत पुलिस के पास पहुंचता है और अपने को रजिस्टर मे दर्ज करवा लेता है। पुलिस के पास अेक रजिस्टर अिसके लिये होता है। लेकिन जखमी होने पर भी पुलिस के रजिस्टर में नाम दर्ज न करवाना और बाद में तादाद ज्यादा बताना यह सही नहीं होगा। अिस तरह से वाक्यात को जानबूझकर बढाचढाकर रखने से क्या फायदा होगा ? मै यही बताना चाहता हूं कि अिसमें क्या असलियत थी। मै यह कहना चाहता हूं कि मुबालिगा वाक्यात बयान करना यह सही कदम नहीं हो सकता है।

شری سید اختر حسین:— ڈپٹی منسٹر صاحب جو چارجس (Charges) لگا رہے ہیں اسکے خلاف میں احتجاج کرتا ہوں - میں اون سے ملنے کے لئے پہلی مرتبہ جب گیا تو کہا گیا کہ فرصت نہیں ہے اور وہ نہ مل سکے - اوسکے بعد مجھے مصروفیت کی وجہ سے فوری ملنے کی فرصت نہ ملی - جب شام کو میں پھر ملنے کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ڈنر پر مصروف ہیں -

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर:—यदि आप अुन चार सौ आदमियों की फेहरिस्त देंगे तो जरूर तहकिकात की जायेगी। हम अुसके लिये तैयार हैं।

ہوم منسٹر (شری د گمبر راؤ بندو):— وہ فہرست داخل کی جائے تو میں تحقیقات کرونگا -

श्री. श्रीनिवासराव अेखेलीकर :—कुछ सजेशन्स जो यहां पर किये गये हैं वे काफी अच्छे हैं। अखबारों के बारें में और प्रेस के बारें में ऑनरेबल मेंबर ने जो कहा है, वह बिलकुल सही है। जिन वाकयात को अुछाल अुछाल कर और बढा चढाकर शाया करने की जो कोशिश की जा रही है, और प्रेस में जो प्रापेगेंडा किया जा रहा है, अुसको बंद किया जाना मुनासिब होगा। अिस के लिये भी यदि सजेशन पेश किये जाते हैं और अुस तरह के सजेशन दिये जाते हैं, तो गव्हर्नमेंट अुसपर जरूर गौर करेगी। हुकूमत अैसी अुमीद करती है कि सब लोग अिस मामलें में गव्हर्नमेंट को कोऑपरेशन देंगे। और दूसरी जगह अैसे वाकयात न हों अिसके लिये गव्हर्नमेंट पूरी कोशिश करेगी। गव्हर्नमेंट को अपोजिशन की तरफ से सजेशन आता है अिस लिये मानने के लिये तैयार नहीं है, अैसा तसव्वुर

रखना ठीक न होगा। अैसे या दूसरे जरिये से कोशिश की जाय कि हम मुल्क की खिदमत कर सकें और अभी जो वाकया हुआ, वह और किसी जगह न फैले जिसके लिये कोशिश की जाय।

Mr. Speaker : We shall now adjourn.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 23rd August, 1954.
